میوقوم کا واحد نمائندہ ترجمان
ماہنامہ
صدائے میو
لاہور پاکستان
بانی: شہید اجمل خاں میو
چیف ایڈیٹر حافظ سلمان طارق میو 300-2481227
جون 2026ء
جلد نمبر 16 | سالانہ ممبر شپ :/1000 لائف ٹائم :/10000 خصوصی ممبر سالانہ /10000 | شمارہ نمبر 01
www.sadaemeo.com..Page FB:Sada-e-Meo News

سالگرہ ایڈیشن

پاکستان صدائے میو فورم کا تیسرا سالانہ تین روزہ تربیتی کنونشن 19 تا 21 جون نیو مری میں ہوگا

22 مئی 2026ء
16 ویں سالگرہ — 11 واں یوم تاسیس — S.M.F — ماہنامہ صدائے میو لاہور

اتفاق واتحاد کی باتوں کے باوجود میو قوم میں جوڑ کی بجائے توڑ کیوں؟

آپس کی نفرتوں کو محبت میں بدلنا ہوگا

پانچویں سالانہ میو بیٹھک کے شرکاء کا عزم

میو تنظیمات کے نمائندوں سمیت بڑی تعداد میں معززین برادری نے شرکت کی

انجمن اتحاد و ترقی میوات کا الیکشن 16 اگست کو کرانے کا اعلان

ممتاز شفیق میو عبوری صدر نامزد

پہلا میواتی کلچر ڈے 31 اکتوبر کو منانے کا فیصلہ

بڑی تقریب لاہور میں منعقد ہوگی

THE COUNTRY
REAL ESTATE AND BUILDERS

سنٹرل پارک اور دیگر پرکشش سوسائٹیز میں پلاٹوں کی خرید وفروخت کا
با اعتماد نام
کنٹری رئیل اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
چوہدری اشرف خاں میو CEO
0300-7535661 0345-9005678
جاوید اقبال میو
0321-3330433
B-36 مین بلیووارڈ سنٹرل پارک مین فیروز پور روڈ لاہور

سب سے اعلیٰ معیار
پہلے آئیں پہلے پائیں
صدائے میو کی ٹیم کو 16 ویں سالگرہ مبارک
بکنگ جاری ہے
خوشخبری
علاقہ بھر میں تمام سہولیات سے آراستہ شاندار مارکی اینڈ شادی ہال
لگژری سٹائل
برکت پیلس
ایونٹ کمپلیکس
ڈائریکٹر برکت علی میو
مکمل صوفہ سیٹ
مکمل ایئر کنڈیشن
ایڈریس
نصف کلومیٹر مین کوٹ رادھا کشن روڈ رائیونڈ
چوہدری سرور شاہین
0333-4426402
0300-0074172
چوہدری بابر محمود
0333-4426403
0321-4426403

ZOOM
صدائے میو کی ٹیم کو 16 ویں سالگرہ مبارک
معیار اور مقدار 100%
حاجی نیاز اینڈ جاوید
پٹرولیم
نزد للیانی ٹول پلازہ فیروز پور روڈ مصطفےٰ آباد
حاجی جاوید میو
0300-8463843
حاجی نیاز احمد باگھوڑیا
0300-8463844 (شیرا پوتا)

بزمِ روشنی

شوہر کا بیوی کو ستانے کا نتیجہ

اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ فرشتوں جاؤ اس شخص کے پاس جس نے اپنی بیوی کو ناجائز رلایا اپنی بیوی کو ستایا، اس کا حق پورا نہیں کرتا، اس سے پیار نہیں کرتا تو جاؤ اس سے یہ چیزیں لے کر آؤ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس کی روزی سے برکت چھین لو، تنگ دستی میں مبتلا کردو، اس کے گھر سے رحمت اُٹھالو اور اس شخص کی کوئی بھی فریاد، کوئی بھی دعا اس وقت تک مجھ تک نہ پہنچاؤ جب تک وہ اپنی بیوی سے صلح نہیں کرلیتا

میں اُسے قتل کردیتا ہوں!

جس نے مجھے طلب کیا اُس نے مجھے پالیا، اُس نے مجھے پہچان لیا۔ جس نے مجھے پہچان لیا وہ میرا مُحب بن گیا اور جو میرا محبؔ بن گیا وہ میرا عاشق ہوگیا، جو میرا عاشق ہوجاتا ہے میں اُسے قتل کردیتا ہوں اور جسے میں قتل کردیتا ہوں اُس کی دیت (یعنی خون بہا) مجھ پر لازم ہوجاتی ہے اور میں وہ دیت اس طرح ادا کرتا ہوں کہ میں خود اس کا ہوجاتا ہوں۔

(نورالہدیٰ)

☆ قرآن مجید کی تلاوت کی فضیلت ☆

حضرت ابواہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جس سے کسی مومن سے دنیا کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کی اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی تکلیفوں میں سے کوئی بڑی تکلیف دور فرمادے گا، جس نے کسی تنگ دست اور عسیرالحال (بدحال) پر آسانی کی اللہ تعالیٰ اس پر دنیا وآخرت میں آسانی فرمائے گا، جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ دونوں جہانوں میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے مدد کی مدد میں لگا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے (مسلمان) بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے جو ایسے راستے پر چلتا ہے جس میں وہ علم (دین) تلاش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرمادے گا۔ اکثر ایسا وہی لوگ کرتے ہیں جو قرآن پاک کی تلاوت میں مشغول رہتے ہیں۔

اپنے کاموں میں اللہ تعالیٰ سے کفایت حاصل کیجئے

حضرت معاویہؓ نے ام المومنین حضرت عائشہؓ کو خط لکھا اور اس میں درخواست کی کہ آپؓ مجھے کچھ نصیحت اور وصیت فرمائیں لیکن بات مختصر اور جامع ہو تو حضرت ام المومنینؓ اُن کو مختصر خط لکھا: سلام ہو تم پر۔ ’’میں نے سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپؐ فرماتے تھے جو کوئی اللہ کو راضی کرنا چاہے، لوگوں کو اپنے سے خفا کرکے تو اللہ مستغنیٰ کردے گا اس کو لوگوں کی فکر سے اور خود اس کیلئے کافی ہوجائے گا اور جو کوئی بندوں کو راضی کرنا چاہے گا اللہ کو ناراض کرکے تو اللہ اُس کو سپرد کردے گا لوگوں کے‘‘۔ (سنن الترمذی)

جاکر دیکھو میرا محبوب کیسے پیارے فیصلے کرتا ہے

ایک مرتبہ نبی کریمؐ کے قدموں میں ایک کبوتر آکر بیٹھ گیا اتنے میں ایک باز آکر دوسری طرف بیٹھ گیا کبوتر نے عرض کیا یارسول اللہؐ یہ مجھے کھانا چاہتا ہے میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ نبی کریمؐ نے باز کی طرف دیکھا اور فرمایا اِسے چھوڑ دو۔ باز نے عرض کیا اگر میں اِسے چھوڑ دوں تو میرے بچے بھوکے رہ جائیں گے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا اگر ایسا ہے تو میری ران سے گوشت نکال لو یہ سن کر دونوں نے عرض کیا یارسول اللہ ہم آپؐ پر قربان۔ ہم فرشتے ہیں ہمیں اللہ نے بھیجا ہے کہ جاکر دیکھو میرا محبوب کیسے پیارے فیصلے کرتا ہے۔

اولاد کا بوسا لینا!

ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عراض کیا کہ میں نے اپنی اولاد کا کبھی بوسہ نہیں لیا جب وہ چلا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نزدیک یہ شخص جنمی ہے اور فرمایا جو شخص اپنے بچے کا بوسہ لیتا ہے اللہ تعالیٰ ایک نیکی اسکے نامہ اعمال میں لکھتا ہے اور جو شخص اپنے بچے کو خوش کرتا ہے اور اُسے قرآن مجید پڑھاتا ہے تو قیامت کے دن یہ شخص اور اس بچے کے ماں باپ بلائیں جائیں گے اور ایسے قیمتی لباس انہیں پہنائے جائیں گے کہ ان کے نور سے اہل جنت کے چہرے بھی نورانی ہوجائیں گے۔

کان کھول کر سُن لو! قران اور حدیث الگ نہیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔ ’’وہ وقت دور نہیں جب ایک شخص آرام سے تکیہ لگائے پلنگ پر بیٹھا ہوگا۔ جب اُس سے میری حدیثوں میں سے کوئی حدیث بیان کی جائے گی تو کہے گا کہ ہمارے اور تمہارے اللہ کی کتاب موجود ہے جس چیز کو اس میں حلال پائیں گے تو اُسے حلال جانیں گے اور جس چیز کو اس میں حرام پائیں گے تو حرام جانیں گے (یعنی حدیث رسولؐ کی ہمیں ضرورت نہیں قرآن کی کافی ہے) خوب کان کھول کر سن لو! جس چیز کو رسول اللہؐ نے حرام قرار دیا وہ ایسا ہی ہے جیسے اُسے اللہ نے حرام دیا ہے‘‘۔ (سنن ابن ماجہ)

لڑکیوں کی شادی جلدی کرنا ضروری کیوں؟

ایک مرتبہ حضرت جبرائیلؑ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا:۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپؐ کا رب آپؐ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ: ’’کنواری لڑکیاں درخت پر لگے ہوئے پکے پھل کی مانند ہیں جب پھل پک جائے تو اس کا علاج اُسے توڑنا ہی ہے ورنہ سورج کی تپش اُسے خراب کردے گی یا پھر ہوا اُسے ضائع کردے گی اسی طرح کنواری لڑکیا جب بلوغت کی عمر کو پہنچ جائیں (اور ان میں منفی شعور پیدا رہو جائے) تو ان کا علاج نکاح کے علاوہ کچھ نہیں ورنہ وہ فتنے اور خرابی سے محفوظ نہیں رہیں گی‘‘۔

اقوالِ زریں

میاں بیوی قدر کریں

میاں بیوی جوانی میں ایک دوسرے سے لڑلڑ کر بوڑھے ہوجاتے ہیں۔ بڑھاپے میں ایک دوسرے کا احساس ہوتا ہے تو ایک دوسرے کا دکھ سمجھنے والا کوئی نہیں ہوتا اور اس بات کی فکر میں ہی دنیا سے کوچ کرجاتے ہیں کتنے حسین پل ہم نے نفرتوں کی بھینٹ چڑھادیئے اس لئے خوش رہیں اور اپنے ہم سفر کی قدر کریں۔

صبر ہی تو ہے!

زندگی کو سمجھنا شروع کیا تو پتہ چلا کہ زندگی تو صبر کا ایک حصہ ہے۔ کوئی بچھڑ جائے تو صبر، کوئی ناراض ہوجائے تو صبر، کسی نے کردار پر انگلی اُٹھائی تو صبر۔ کچھ نہ ملا تو صبر۔ (عادل اسحاق میو)

مجھے کبھی اکیلا نہیں چھوٹا!

میں نے رشتوں کو خود سے دور جاتے دیکھا، میں نے دوستوں کو منہ موڑتے دیکھا، میں نے جان سے عزیز لوگوں کو بدلتے دیکھا ہے پر میں نے ایک ذات کو ہمیشہ اپنے قریب محسوس کیا۔ بے شک اس ذات نے مجھے کبھی اکیلا نہیں چھوڑا اور وہ ذات اس رب کریم کی ہے جو اپنے بندے سے ستر ماؤں سے بھی زیادہ پیار کرتا ہے۔ (ابوطلحہ سلمان میو)

ذہنوں پر سوار لوگ!

ہماری زندگی میں کچھ ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو گدھے پر سوار ہونے کے بھی قابل نہیں ہوتے مگر ہم انہیں اپنے ذہنوں پر سوار کرلیتے ہیں جس پر ایک نہ ایک دن پشتانا پڑتا ہے۔

جن لوگوں نے حساب ہی غلطیوں کا رکھا ہوتا ہے ان کو خاک پتہ ہوگا کہ تم نے اچھائی کونسی کی تھی۔

کامیابی کا جھاں

پہلے لوگوں کی ہلاکت!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ’’تم میں سے پہلے لوگ اس لئے ہلاک ہوگئے کہ اگر ان میں سے کوئی معزز شخص چوری کرتا تو اُسے چھوڑ دیتے لیکن اگر کوئی کمزور چوری کرلیتا تو اُس پر حد قائم کرتے اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں (محمدؐ) کی جان ہے اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرے تو میں اس کا ہاتھ کاٹوں گا‘‘۔ (صحیح بخاری)

اللہ کا سب سے محبوب بندہ!

اسامہ بن شریکؓ سے مروی ہے انہوں کہا کہ ہم بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس طرح بیٹھے ہوئے تھے گویا کہ ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں ہم میں سے کوئی بھی شخص بات نہیں کررہا تھا کہ کچھ لوگ آئے اور کہنے لگے کہ اللہ کے بندوں میں سے اللہ کو سب سے پسندیدہ کون ہے؟۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جس کا اخلاق سب سے عمدہ ہے‘‘۔

ماں کی شکل میں فرشتہ

اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایک بچے سے کہا۔ "کل تم کو زمین پر بھیجا جارہا ہے۔ بچہ رونے لگا اور اس نے پوچھا۔ "میں لوگوں سے کیسے باتیں کروں گا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے اس کام کے لئے زمین پر فرشتہ بھیج دیا ہے۔ بچے نے پوچھا۔ میں آپ سے دعا کیسے کروں گا؟ ارشاد باری ہوا۔ "یہ تمہیں فرشتہ سکھائے گا۔‘‘ بچے نے عرض کی میں اچھی باتیں کیسے سیکھوں گا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ یہ بھی تمہیں فرشتہ ہی سکھائے گا۔ بچے نے بے بسی سے پوچھا۔ میں اس فرشتے کو کیسے تلاش کروں گا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ یہ بہت آسان ہے، عام طور پر لوگ اس فرشتے کو ماں کہتے ہیں۔

ماہنامہ **صدائے میو** لاہور

جون 2026ء

چیف ایڈیٹر: حافظ سلمان طارق میو 300-2481227

ایڈیٹر: محمد اکرم میواتی 0321-4990135

ڈپٹی ایڈیٹر: شہاب الدین مالبیا (حیدرآباد)

سب ایڈیٹر: چوہدری ناصر محمود میو (شجاع آباد)

☆☆☆ ہیڈ آفس: فسٹ فلور پراپرٹی چینل طاہر ٹریڈر (کوٹ میلہ رام) مین فیروزپور روڈ لاہور.......... خط و کتابت کا پتہ: لٹیین پبلک ہائی سکول میو کالونی چونگی امرسدھو لاہور ☆☆☆

سرپرست

سالانہ خصوصی ممبران

- نجم الحسن میو — لاہور
- محمد عامر میو — کراچی
- چوہدری نعیم حنیف ایڈووکیٹ — لاہور
- غلام نبی میو ایڈووکیٹ — میرپورخاص
- چوہدری محمد اکبر میو — ملتان
- چوہدری سرور شاہین — رائیونڈ
- ڈاکٹر محمد اقبال میو — کھروڑپکا

سرپرست

سالانہ خصوصی ممبران

- حاجی طیب محمود میو — کراچی
- مفتی محمد ابراہیم میو — کراچی
- ڈاکٹر نجمہ حنیف میو — میرپورخاص
- حاجی محمد عثمان میو — میرپورخاص
- راشد خاں ایڈووکیٹ — حیدرآباد
- عبدالعزیز نکو میو — حیدرآباد
- سیٹھ جبیب احمد میو — کراچی

میواتی کلچر ڈے کے اعلان پر میو تنظیمات کی خاموشی کیوں؟

گذشتہ دنوں میو تنظیمات کونسل نے تمام میو تنظیمات کی مشاورت سے 31 اکتوبر کو میواتی کلچر ڈے منانے کا اعلان کیا جو کہ کسی ایک تنظیم یا فرد کا کام نہیں اجتماعی معاملہ ہے اور یہ کام وہ برادریاں بھی کر رہی ہیں جن کی تعداد میو قوم سے کہیں کم ہے۔ اس پروگرام سے نہ صرف میواتی کلچر و ثقافت کو روشناس کیا جاسکتا بلکہ پوری قوم یہ دن ایک ساتھ منا کر اپنے اتحاد کا پیغام بھی دے سکتی ہے اگرچہ اس کام کی شروعات بہت پہلے کر دینی چاہیئے تھی لیکن دیر آید درست آید کے مصداق بہت اچھا اور قابل تحسین فیصلہ ہے۔ سوشل میڈیا پر میو تنظیمات کونسل کی طرف سے میواتی کلچر ڈے منانے کا اعلان کیا گیا تو ماسوائے پاکستان صدائے میو فورم یا اسی نام سے بنے ہوئے ایک واٹس ایپ گروپ کے کسی بھی تنظیم نے اس فیصلے کا خیر مقدم نہیں کیا۔ دن رات سوشل میڈیا پر پوسٹیں چلانے والوں نے بھی اس معاملے میں خاموشی اختیار کی اور سوشل میڈیا کے فلاسفر جو اکثر بے مقصد کاموں میں ہوا بھرنے میں مصروف رہتے ہیں ان میں سے کسی ایک نے بھی اس کی ضرورت اور اہمیت پر اپنے ملفوظات کا اظہار نہیں کیا۔ اگر وقت آنے پر بھی یہی حال رہا تو میواتی کلچر ڈے منانے کا قوم کو کیا فائدہ ہوسکتا ہے؟۔ میو تنظیمات کونسل نے بھی گوارہ نہیں کیا کہ کونسل کے واٹس ایپ گروپ میں ہدایت کی جاتی کہ سب لوگ اور خاص طور پر میو تنظیمات اس اعلان کا خیر مقدم کر کے بھرپور پرچار کریں تا کہ پوری قوم میں اسکا پیغام پہنچ سکے اگر میواتی کلچر ڈے اسی طرح منایا گیا تو ہوسکتا ہے دوسرے اجتماعی پروگرامز کی طرح اس پروگرام کو کرنے کا فریضہ بھی پاکستان صدائے میو فورم اور میواتی دنیا ہی انجام دے۔ کیا یہ لمحہ فکریہ نہیں کہ قوم کو متحد کرنے کی باتیں کرنے والے اجتماعی معاملات میں خاموش تماشائی بنے رہتے ہیں جو کہ افسوسناک بات ہے۔ سب کو اس رویہ پر غور کرنا چاہیئے۔ (اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو) خیر اندیش (چیف ایڈیٹر)

میو فیملی ہمیں جن پر ناز ہے

شعور کی دنیا

پیر محل کے پسماندہ علاقہ سے صنعتی شہر فیصل آباد میں رہائش پزیر فیملی

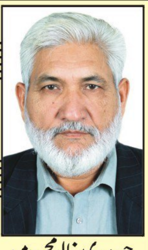

چوہدری خالد محمود میو

ولید خاں میو

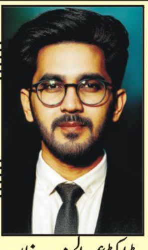

ڈاکٹر عبدالمنیب خاں

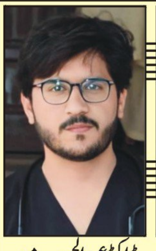

ڈاکٹر عبدالحسیب میو

میو قوم میں بہت سے ایسے لوگ اور فیملیز ہیں جن کی مصروفیات کے بارے میں تو سب ہی جانتے ہیں لیکن ان فیملیز میں کتنے ہیرے چھپے ہوئے ہیں اور کس طرح مختلف شعبہ ہائے زندگی میں کیا خدمات سرانجام دے رہے ہیں اس بارے میں زیادہ لوگوں کو علم نہیں ہوتا۔ صدائے میو نے ایک سال پہلے ’’میو فیملی ہمیں جن پر ناز ہے‘‘ کے عنوان سے سلسلہ شروع کیا تھا اور اعلان لگایا تھا کہ کسی بھی فیملی کے دو یا زادہ افراد نے کسی بھی شعبہ میں ایسا نام کمایا ہوں جس پر قوم فخر کر سکے وہ اپنی تفصیلات ہمیں بھیج سکتے ہیں لیکن افسوس چند ایک کے سوا کسی نے دو چار سطر لکھ کر بھیجنا بھی گوارہ نہ کیا۔ خیر جیسی سوچ ویسا ہی عمل۔

اس بار ہم بات کریں گے پیر محل کے نواح میں واقع سند ھلیانوالی کی یہاں سے ملتان، عبدالحکیم، فیصل آباد اور ٹوبہ ٹیک سنگھ کیلئے ٹرانسپورٹ گزرتی ہے عبدالحکیم روڈ پر ذیشان ٹینٹ سروس کا بورڈ دکھائی دے گا جس کے آنر چوہدری خالد محمود میو ہیں۔ چوہدری خالد محمو میو نہ صرف اپنی برادری کی سرگرمیوں سے دلچسپی رکھتے ہیں بلکہ اپنے بچوں کو بھی اعلیٰ تعلیم سے آراستہ کیا ہے۔ چوہدری خالد محمود میو جن کی گوت سینگل ہے آج کل وہ سبینہ ٹاؤن فیصل آباد میں رہائش پزیر ہیں۔ 63 سالہ خالد محمود صاحب کے پانچ بیٹے ہیں صرف ان کے پانچوں بیٹے ہی اعلیٰ تعلیم یافتہ نہیں انہوں نے خود بھی ایم ایس سی سیاسیات (ڈبل ماسٹرز) کر رکھا ہے۔ چوہدری خالد محمود کی فیملی کیوں قابل فخر ہے اس کے بچوں کی تفصیل پڑھ کر قارئین ہماری تائید کرینگے۔

ولید خاں میو

چوہدری خالد محمود میو کا سب سے بڑے بیٹے کا نام ولید خاں میو ہے۔ 34 سالہ شادی شدہ ولید خاں میو کی تعلیم ایم بی اے ہے وہ ابوظہبی میں کاروبار اور ملازمت کرتے ہیں۔ ولید خاں میو۔ عربی، اردو، انگریزی، میواتی اور پنجابی اچھی بول لیتے ہیں۔

ڈاکٹر عبدالحسیب خاں میو

دوسرے بیٹے کا نام عبدالحسیب خاں میو ہے انہوں نے ایم بی بی ایس، ایم ڈی کیا ہے۔ پنجاب انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور سے کارڈیالوجی میں مہارت حاصل کر رہے ہیں۔ 30 سالہ عبد الحسیب میو انگریزی، اردو، میواتی اور پنجابی جانتے ہیں اور غیر شادی شدی ہیں۔

عبدالمنیب خاں میو

چوہدری خالد محمود کے تیسرے بیٹے کا نام عبدالمنیب خاں میو ہے انہوں نے بی ایس سی الیکٹریکل انجینئرنگ (UET لاہور) نیورک امریکہ سے پی ایچ ڈی کیا ہے اور اسٹونی بروک یونیورسٹی میں ریسرچ آفیسر ہیں۔ 28 سالہ عبدالمنیب خاں میو غیر شادی شدہ ہیں اور حال ہی میں انہوں نے ریسرچ میں پوری دنیا میں پہلا انعام جیتا ہے۔ عبد المنیب میو انگلش، اردو، پنجابی اور میواتی میں یعنی جیسا ماحول ہو ویسی ہی بات کر لیتے ہیں

گل محمد میو

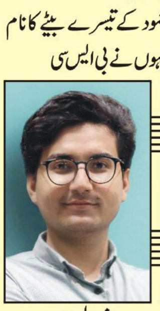

افضال احمد میو

گل محمد میو

چوہدری خالد محمود کے چوتھے بیٹا گل محمد میو ہے۔ 25 سالہ گل محمد میو کی تعلیم CA فائنلسٹ ہے اب وہ انسٹی ٹیوٹ آف چارٹرڈ اکاونٹنٹس پاکستان سے چارٹرڈ اکاؤنٹنس کر رہے ہیں۔ گل محمد میو بھی غیر شادی شدہ ہیں۔

افضال احمد میو

چوہدری خالد محمود کے پانچویں بیٹے افضال احمد میو کی تعلیم ڈاکٹر آف فارمیسی ہے اور اب بہاولدین زکریا یونیورسٹی ملتان سے فارماسیوٹکس میں پی ایچ ڈی کر رہے ہیں۔ 24 سالہ افضال احمد بھی غیر شادی شدہ ہے۔

پسماندہ علاقہ میں رہتے ہوئے کاروباری مصروفیات کے ساتھ ساتھ بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلانا اور ان کے اخراجات پورے کرنا کوئی معمولی بات نہیں یہ وہی جانتے ہیں جن پر گزر رہی ہوتی ہے لیکن تمام تر مشکلات کے باجود اپنی سوچ پر قائم رہنے والے ہی پسماندگی سے نکل کر بڑے شہروں کی پوکشش سوسائٹیز کے باسی بنتے ہیں اور جو مشکلات کے سامنے ہتھیار ڈال دیتے ہیں نہ صرف ان کی بلکہ ان کے بچوں کی بھی ساری زندگی مشکلات اور پریشانیوں سے لڑتے لڑتے گزر جاتی ہے اس لئے حالات جیسے بھی ہوں اپنے بچوں کو تعلیم ضرور دلائیں۔ تعلیم ہوگی تو یقیناً شعور بھی آئے گا اور شعور والے ان کی قدر ضرور کرتے ہیں جن کی وجہ سے وہ ترقی کی منازل طے کرنے کے قابل بنتے ہیں۔ چوہدری خالد محمود جیسے کتنے ہی لوگ ہیں جو اپنی ذات پر اعتماد کرتے ہوئے نہ صرف خود چٹان کی طرح کھڑے رہتے ہیں بلکہ ان کی اولاد بھی انہی کی طرح مضبوط ارادوں کی حامل بنتی ہے۔

کسی بھی فیملی میں دو یا دو سے زائد ایسے افراد ہوں جنہوں نے کسی بھی شعبہ میں اپنی محنت سے نام کمایا ہوں وہ آپ ہی بمع تصاویر پستی سے بلندی تک کا سفر لکھ کر بھیج دیں

تعارف کیلئے صدائے میو کے صفحات حاضر ہیں

رابطہ نمبر
حافظ سلمان طارق میو
0300-2481227

المومیٰ ویلفیئر فاؤنڈیشن کوٹرادھاکشن کی طرف سے ہندال میں دو بچیوں کی اجتماعی شادی کے موقع پر فاؤنڈیشن کے صدر ڈاکٹر ساجد ابراہیم میو، ڈاکٹر رفیق میو اور محکمہ ویلفیئر کے آفیسر سلائی کڑھائی کا کورس مکمل کرنے والی بچیوں میں انعامات اور سرٹیفکٹ تقسیم کرتے ہوئے

16 جولائی تک انجمن اتحاد و ترقی میوات کی ممبر شپ کرانے 16 اگست کو الیکشن کرانیکا فیصلہ

انجمن کے مرکزی صدر شہزاد جواہر میو نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا، میو اتحاد کے صوبائی صدر ممتاز شفیق میو عبوری صدر نامزد، عام ممبر کیلئے 1000 روپے فیس مقرر، انجمن کے دستور میں ترامیم کا فیصلہ

میواتی دنیا کے سرپرست جمیل احمد میو کے دفتر ڈیوائن گارڈن لاہو میں انجمن اتحاد و ترقی میوات اور الیکشن کمیٹی کا مشترکہ اجلاس۔ طویل مشاورت کے بعد انجمن کی ممبر سازی اور الیکشن کا اعلان کیا گیا

لاہور (نمائندہ صدائے میو) انجمن اتحاد و ترقی میوات اور انجمن کی الیکشن کمیٹی کا مشترکہ اجلاس میواتی دنیا کے سرپرست جمیل احمد میو کے دفتر ڈیوائن گارڈن لاہور میں منعقد ہوا جس میں انجمن کے عہدداران شہزاد جواہر میو، چوہدری نصیر خاں، زاہد خاں سنگاریا، فجر دین میو، آفتاب اختر میو، ڈاکٹر خالد محمود سینگل، کمیٹی کے ممبران برگیڈیئر (ر) ظفر لٰیسین بابر میو، سردار امجد طفیل خاں، چوہدری انیس نتھی، حاجی نور محمد میو، ڈونرز چوہدری یوسف میو، چوہدری عثمان میو، دیگر معززین برادری جمیل احمد میو، کرنل (ر) محمد علی میو، چوہدری علی محمد میو، ماسٹر جمال دین اور بلال لٰیسین میو نے بھی شرکت کی۔ اس موقع پر انجمن کے مرکزی صدر چوہدری شہزاد جواہر نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا اور باہم مشورہ سے میو اتحاد پنجاب کے صدر ممتاز شفیق میو کو الیکشن تک انجمن کا عبوری صدر نامزد کیا گیا۔ اجلاس طویل مشاورت کے بعد فیصلہ کیا گیا کہ 16 جولائی تک انجمن اتحاد و ترقی میوات کی ممبر شپ کی جائے گی اور 16 اگست کو انجمن کے عہدداران کا الیکشن ہوگا۔ بتایا کہ سابقہ ممبر شپ کی جانچ پڑتال سے معلوم ہوا ہے کہ انجمن کے پرانے ممبران میں سے 70 فیصد ممبران وفات پا چکے ہیں اس لئے نئی ممبر شپ مکمل ہونے کے بعد عہدداران کے کاغذات کی نامزدگی اور جانچ پڑتال کے شیڈول کا اعلان کیا جائے گا۔

میواتی دنیا کے سرپرست جمیل احمد میو کے آفس لاہور میں ہونیوالے انجمن اتحاد و ترقی میوات اور کمیٹی کے مشترکہ اجلاس میں برگیڈیئر (ر) ظفر لٰیسین بابر، جمیل احمد میو، شہزاد جواہر، سردار امجد طفیل خاں، چوہدری محمد یوسف، چوہدری عثمان میو، کرنل (ر) محمد علی میو، ممتاز شفیق میو، چوہدری علی محمد میو، چوہدری انیس نتھی اور دیگر شریک ہیں

معروف سیاسی شخصیت چیئرمین چوہدری آصف خاں میو وفات پا گئے

مرحوم میو عوامی اتحاد کے مرکزی صدر، سابق چیئرمین اور ن لیگ کے سینئر رہنما تھے

جنازہ میں سیاسی وسماجی اور مذہبی شخصیات سمیت ہزاروں افراد نے شرکت کی

لاہور (نمائندہ صدائے میو) لاہور کی معروف سیاسی وسماجی شخصیت اور سابق ایم پی اے چوہدری امجد علی میو کے چچازاد اور طارق میو کے بھائی چوہدری آصف خاں میو اچانک طبیعت خراب ہونے سے ٹاؤن شپ لاہور میں قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ جنازہ اور رسم سوئم میں معروف سیاسی وسماجی اور مذہبی شخصیات سمیت ہزاروں افراد نے شرکت کی اور لواحقین سے اظہار افسوس کیا۔ واضح رہے کہ مرحوم چوہدری آصف خاں میو پاکستان میو عوامی اتحاد کے سابق مرکزی صدر، ٹاؤن شپ لاہور کی یونین کونسل کے چیئرمین وناظم اور مسلم لیگ ن لاہور کے سینئر رہنما بھی تھے۔

چوہدری آصف کی اچانک وفات کسی سانحہ سے کم نہیں، شبیر عثمانی
چوہدری امجد علی، اختر بادشاہ

لاہور (نمائندہ صدائے میو) وزیر اعظم کے مشیر خاص شبیر احمد عثمانی، سابق ممبران پنجاب اسمبلی چوہدری امجد علی میو اور اختر حسین بادشاہ نے چیئرمین چوہدری آصف خاں میو کی وفات پر اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا ہے کہ چوہدری آصف کی اچانک وفات کسی سانحہ سے کم نہیں ان کی قومی، سیاسی وفلاحی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

ایم پی اے محترمہ سونیا علی رضا شاہ نے چوہدری وحید اختر میو سے ملاقات کر کے بیٹی کی شادی کی مبارکباد دی

کنگرہ کے ہسپتال میں زیادتی کی مزاحمت پر میولڑکی کو قتل کر دیا گیا

شاہ زیب اور ظفر بھٹی نے بیمار والد اور چھ بہنوں کی سہارا (س) کو گولی مار کر ہلاک کیا

موضع چارواہ کی (س) چار سال سے ہسپتال میں نرس کے طور پر کام کر رہی تھی

پسرور (نمائندہ صدائے میو) ضلع سیالکوٹ کی تحصیل پسرور کے شہر کنگرہ میں واقع حمزہ سعید ہسپتال میں افسوسناک اور دلخراش واقعہ۔ تفصیلات کے مطابق موضع چاروا کے شبیر احمد میو کی بیٹی مسمات (س) چار سال سے حمزہ سعید ہسپتال میں بطور نرس کا کام کر رہی تھی۔ 23 مئی کی رات کو ہسپتال کے مالک اور اس کے ساتھی شاہ زیب، امام بخش اور ظفر بھٹی نے (س) سے زبردستی کرنے کی کوشش کی تو غیرت مند (س) نے اپنی عزت بچانے کے لئے مزاحمت کی ملزمان نے نرس پر سیدھے فائر کر دیئے جس کی وجہ سے مسمات (س) موقع پر ہی دم توڑ گئی۔ مرحوم بیمار والد اور چھ بہنوں کا سہارا تھی۔ مرحومہ کے والد شبیر احمد میو نے تھانہ سبز پیر تھانہ میں ایف آئی آر درج کرا دی لیکن ابھی تک کسی ملزم کو گرفتار نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے متاثرہ فیملی شدید پریشانی کا شکار ہے۔

قلعہ نو پنڈی بھٹیاں کے سابق انسپکٹر طارق سلیم میو طویل علالت کے بعد وفات پا گئے

حافظ آباد (نمائندہ صدائے میو) پنڈی بھٹیاں کے نواحی گاؤں نو کوٹ میں سابق انسپکٹر، سہیل طارق کے والد محترم، پروفیسر طارق جمیل کے بھائی اور صدائے میو کے ممبر چوہدری طارق سلیم میو طویل علالت کے قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ جنازہ میں بڑی تعداد میں معززین علاقہ نے شرکت کی۔ صدائے میو کی ٹیم نے طارق سلیم کی وفات پر اظہار افسوس کیا ہے

مسلسل اشاعت کے 16 سال

سندھ اور پنجاب کے 42 اضلاع میں پڑھا جانے والا میو قوم کا واحد نمائندہ ترجمان

ماہنامہ صدائے میو

مالی وذاتی مفاد سے بالاتر کوشش

سالانہ آمدن واخراجات کی تفصیل

سال	آمدن	خرچہ
سال 2010ء	95300/.....	115400/.....
سال 2011ء	152800/....	193145/....
سال 2012ء	131700/....	222390/....
سال 2013ء	374150/....	354670/....
سال 2014ء	651100....	592515/....
سال 2015ء	534700/....	567170/....
سال 2016ء	592300/....	584750/....
سال 2017ء	784000/....	618570/....

سالانہ آمدن واخراجات کی تفصیل

سال	آمدن	خرچہ
سال 2018ء	823500/....	790600/....
سال 2019ء	945800/....	967595/....
سال 2020ء (لاک ڈاؤن)	155500/....	321400/....
سال 2021ء	966160/....	955930/....
سال 2022ء	936100/....	954200/....
سال 2023ء	1021600/....	999040/....
سال 2024ء	869000/....	815350/....
سال 2025ء	991500/....	931350/....
سال 2026ء (4 ماہ)	201000/....	287040/....

16 سال کی ٹوٹل آمدن
1 کروڑ 2 لاکھ 26 ہزار 210 روپے

16 سال کے مکمل اخراجات
1 کروڑ 2 لاکھ 71 ہزار 115 روپے

16 سال کا ٹوٹل خسارہ
44 ہزار 905 روپے

نوٹ: اخراجات میں ممبر شپ کیلئے آنے جانے کا کرایہ اور اخبار کی ترسیل کا خرچہ بھی شامل ہے، میگزین کی کمپوزنگ اور پیج میکنگ خود کی جاتی ہے اگر باہر سے کرائی جاتی تو خسارہ تین لاکھ سے بھی تجاوز کر جاتا

چیف ایڈیٹر
حافظ سلمان طارق میو 300-2481227

میوقوم کا واحد نمائندہ ترجمان
ماہنامہ صدائے میو لاہور

جون 2026

ایڈیٹر
محمد اکرم میواتی 0321-4990135

پاکستان صدائے میوفورم کے گیارھویں یوم تاسیس اور صدائے میو اخبار کی 16 ویں سالگرہ کے موقع پر چوہدری صابر حسین بلا میو کے ڈیرہ لاہور میں ہونیوالی پانچویں سالانہ ''میو بیٹھک'' سے کرنل (ر) محمد علی میو، چوہدری نعیم حنیف ایڈووکیٹ، ممتاز شفیق میو، اسداللہ ارشد میو، چوہدری طاہر اسماعیل، ڈاکٹر ساجد ابراہیم میو، چوہدری سرور شاہین، پروفیسر سرفراز احمد میو، چوہدری صابر حسین بلا میو، ریاض نور میو، پرویز اقبال میو، افتخار نتھی میو، حافظ سلمان طارق، ماسٹر رمضان میو، چوہدری آس محمد، میاں جی جمیل ڈھنگل، سرور خاں میو اور حافظ ریحان احمد خطاب کر رہے ہیں

ایک ہی خاندان جیسی قوم میں جوڑ کی بجائے توڑ کیوں؟ کے موضوع پر پاکستان صدائے میو فورم کے زیر اہتمام پانچویں سالانہ میو بیٹھک

قوم متحد ہوسکتی ہے بلاوجہ کے حسد اور بغض کو ختم کر کے

آپس کی نفرتوں کو محبت میں بدلنا ہوگا

میو بیٹھک سے میو رہنماؤں کا خطاب

میوقوم میں جوڑ پیدا کرنا مشکل نہیں بس سب کی باتوں کو سننے اور سمجھنے کا حوصلہ پیدا کرنا ہوگا، ایسا مقصد پیدا کرنا ہوگا جو جوڑ کی طرف لے کر جائے، سوشل میڈیا سے فائدہ کی بجائے نقصان پہنچ رہا ہے

لاہور میں ہونیوالی ''میو بیٹھک میں میو تنظیمات کونسل سمیت میو اتحاد، میواتی دنیا، صدائے میوفورم، میوقومی یکجہتی کونسل اور الموسیٰ ویلفیئر فاؤنڈیشن کے نمائندوں اور بڑی تعداد میں معززین برادری کی شرکت

لاہور (نمائندہ صدائے میو) پاکستان صدائے میوفورم کے گیارھویں یوم تاسیس اور ماہنامہ ''صدائے میو'' کی سولہویں سالگرہ موقع پر صدائے میوفورم لاہور کے صدر چوہدری صابر حسین بلا میو کے ڈیرہ پر ایک ہی خاندان جیسی ''میوقوم جوڑ کی بجائے توڑ کیوں پیدا ہورہا ہے؟'' کے موضوع پر پانچویں ''میو بیٹھک'' منعقد ہوئی جس میں میو تنظیمات کونسل کے کوارڈی نیٹر کرنل (ر) محمد علی میو، پاکستان میو اتحاد کے رہنماؤں ممتاز شفیق میو، ماسٹر جمال الدین، ڈاکٹر نوالدین، میواتی دنیا کے سیکرٹری اسداللہ ارشد میو، میوقومی یکجہتی کونسل کے رہنماؤں چوہدری طاہر اسماعیل، چوہدری آس محمد میو، الموسیٰ ویلفیئر فاؤنڈیشن کے صدر ڈاکٹر ساجد ابراہیم میو اور پاکستان صدائے میوفورم کے ذمہ داران سمیت بڑی تعداد میں معززین برادری نے شرکت کی۔ اس موقع پر کرنل (ر) محمد علی میو، ممتاز شفیق میو، چوہدری نعیم حنیف ایڈووکیٹ، پروفیسر سرفراز احمد میو، چوہدری طاہر اسماعیل میو، ڈاکٹر ساجد ابراہیم، چوہدری سرور شاہین میو، چوہدری صابر حسین بلا میو، میاں جی جمیل ڈھنگل، ماسٹر محمد رمضان، سابق کونسلر مبارک علی میو، میو میڈیا کے ذمہ داران ریاض نور میو، پرویز اقبال میو، افتخار احمد نتھی، حافظ سلمان طارق میو اور دیگر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میوقوم میں جوڑ پیدا کرنا مشکل نہیں بس ایک دوسرے کی باتوں کو سننے اور سمجھنے کا حوصلہ پیدا کرنا ہوگا، میو تنظیمات کو ایسے مقاصد بنانے ہونگے جو قوم کو توڑ کی بجائے جوڑ کی طرف لے کر جائیں۔ انہوں نے کہا میوقوم کسی کی چودھر تسلیم نہیں کرتی اس لئے بے مقصد باتوں پر آپس میں ہی الجھنا شروع کر دیتی ہے۔ آج کل سوشل میڈیا پر مثبت باتوں کی بجائے منفی باتوں پر لکھا جاتا ہے اور کسی کے کام کی تعریف کرنے کی بجائے ایک دوسرے پر تنقید کی جاتی ہے جس کی وجہ سے سنجیدہ لوگ اور نوجوان میو تنظیمات سے بیزار دکھائی دے رہے ہیں۔ پیغام رسانی میں سوشل میڈیا کی اہمیت سے انکار نہیں لیکن ہمارے لوگ بے مقصد لکھ کر اور دن رات فضول پوسٹیں کر کے فائدے کی بجائے نقصان کر رہے ہیں انہوں نے مزید کہا کہ بدقسمتی سے ہماری قوم میں کوئی کسی کی بات سننے کو تیار نہیں، کام کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کی بجائے تنقید کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ آپس کے ختلافات پہلے بھی تھے لیکن گھر کی لڑائی گھر میں رہتی تھی اب ہر بات کی سوشل میڈیا پر تشہیر کی جاتی ہے۔ میوقوم متحد ہوسکتی ہے لیکن اس کیلئے بلاوجہ کے حسد اور بغض کو ختم کر کے آپس کی نفرتوں کو محبت میں بدلنا ہوگا۔ تقریب کے آخر میں صدائے میوفورم کے گیارھویں تاسیس اور صدائے میو کی سولہویں سالگرہ کے کیک بھی کاٹے گئے۔

پاکستان صدائے میوفورم کے زیر اہتمام ہونے والی میو بیٹھک کے اختتام پر شہید اجمل خاں میو کی مغفرت اور میوقوم میں بھائی چارہ کے لئے دعا کی جارہی ہے

ٹاؤن شپ لاہور میں معروف سیاسی وسماجی شخصیت، پاکستان میوعوامی اتحاد کے سابق مرکزی صدر چوہدری آصف خاں میو کی میت آخری آرام گاہ کی طرف لے جائی جارہی ہے۔ جنازہ میں وفاقی وزراعطاء تارڑ، رانا مبشر اقبال، وزیراعظم کے مشیر شبیر احمد عثمانی، ممبران قومی وصوبائی اسمبلی ملک سیف الملوک کھوکھر، چوہدری احسن رضا خاں، سردار راشد طفیل، میاں عمران جاوید، سابق صوبائی وزیر چوہدری عبدالغفور خاں میو، سابق ایم پی ایز چوہدری امجد علی میو، اختر حسین بادشاہ، دیگر سیاسی شخصیات سلمان شیخ، توصف شاہ اور نصیر بھٹہ سمیت ہزاروں افراد نے شرکت کی

اپنا کچھ کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے سوشل میڈیا نے خودنمائی کا نیا راستہ دکھا دیا

سوشل میڈیا پر ایسی ایپ آگئی ہیں کہ خودنمائی کے شوقین افراد کو اپنی تصویر کا کیپشن یا پوسٹ بنانے کیلئے کسی کی طرف دیکھنا نہیں پڑتا، جنہوں نے کبھی پگڑی کو ہاتھ تک نہیں لگایا وہ بھی سر پر پگڑی پہن لیتے ہیں

میو، آرائیں اور رانا برادری کی تنظیموں میں خودنمائی کے شوقین سب سے زیادہ ہیں، پہلے اچھا بننے کیلئے کچھ نہ کچھ کیا جاتا تھا اب خود کو اچھا دکھانے کا ہتھیار ہاتھ میں آگیا، کسی کو تنخواہ پر رکھنے کی بھی ضرورت بھی نہیں

لاہور (رپورٹ صدائے میو) اب گھر سے نکل کر کچھ اچھا کرنے کی ضرورت نہیں سوشل میڈیا نے خودنمائی کے شوقینوں کے لئے آسانیاں پیدا کردیں۔ تفصیلات کے مطابق سوشل میڈیا پر ایسی ایسی ایپ آگئیں ہیں جنہیں لکھنا تک نہیں آتا وہ جو بھی بول کر ریکارڈ کر کے سینڈ کریں گے اُس کے مطابق ہی اشتہار بن کر سامنے آجائے گا۔ جو لوگ اپنی تصویر کا کیپشن لکھنے یا پوسٹ بنوانے کیلئے دوسروں کی طرف دیکھتے تھے سوشل میڈیا نے ان کی محتاجی بھی ختم کردی ہے۔ سوشل میڈیا پر اتنے پرکشش الفاظ کے ساتھ پوسٹیں دیکھنے کو ملتی ہیں کہ پوسٹ اپ لوڈ کرنے والے کو نہ جاننے والے اُسے اعلیٰ تعلیم یافتہ یا بڑا اسکالر سمجھنے پر مجبور ہوجاتے ہیں حالانکہ اکثر ایسے ہوتے ہیں جو لکھنا بھی نہیں جانتے پہلے جو لوگ اچھا کھلانے کیلئے کچھ نہ کچھ کرنے کی کوشش کرتے تھے اب انہیں کچھ بھی کرنے کیلئے گھر سے بھی نکلنے کی ضرورت نہیں۔ کہیں کوئی قتل ہوجائے یا کسی کے ساتھ بدزبانی یا بدتمیزی کرے تو چند الفاظ ریکارڈ کر کے پوسٹ بنوائیں اور سوشل میڈیا کے حوالے کردیں۔ ہر طرف سے واہ واہ ہونے لگتی ہے اور سب سے حیران کن بات یہ ہے قوم کو متحد ہونے اور ناانصافی کے خلاف کھڑے ہونے کا درس دینے والے سرد گرم بستر میں بیٹھ کر لوگوں کو غیرت دلانے کی کوشش کررہے ہوتے ہیں اور خود کسی کے ساتھ چند قدم چلنے کو بھی تیار نہیں۔ خودنمائی کی بیماری میو، آرائیں اور رانا برادری میں بہت زیادہ ہے۔ کچھ لوگوں نے تو ہر بات پر پوسٹ بنانے کیلئے تنخواہ پت بھی لوگ رکھے ہوئے تھے لیکن اب ان کی بھی ضرورت نہیں رہی۔ سوشل میڈیا کے مہربانی سے وہ لوگ بھی سر پر پگڑی پہنے دکھائی دیتے ہیں جنہوں نے کبھی پگڑی کو ہاتھ تک نہیں لگایا ہوتا۔ اب کچھ بھی اچھا کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ خود کو اچھا دکھانے کا ہتھیار ہاتھ میں آگیا ہے۔

اظہر حسین میو ایڈووکیٹ
(صدر)

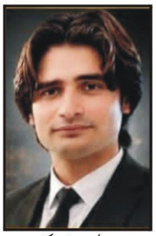

وقار ادریس ایڈووکیٹ
(جوائنٹ سیکرٹری)

فرید بشیر میو ایڈووکیٹ
(فنانس سیکرٹری)

عزیز محی الدین ایڈووکیٹ
(انفارمیشن سیکرٹری)

ممتاز احمد میو ایڈووکیٹ
(نائب صدر ماڈل ٹاؤن)

کاشف علی سینگل میو
(نائب صدر کینٹ)

اظہر حسین ایڈووکیٹ میو لائرز فورم کے بلامقابلہ صدر منتخب

وقار ادریس جوائنٹ سیکرٹری، فرید بشیر فنانس سیکرٹری، عزیز محی الدین انفارمیشن سیکرٹری، ممتاز احمد نائب صدر ماڈل ٹاؤن بن گئے

کاشف علی سینگل نائب صدر کینٹ، تمام امیدوار بلامقابلہ منتخب ہوئے، نائب صدر اور جنرل سیکرٹری کا انتخاب ہی نہ ہوسکا

لاہور (نمائندہ صدائے میو) ایک سال کیلئے میو وکلاء کی نمائندہ تنظیم میو لائرز فورم پاکستان کے انتخابات میں چوہدری اظہر حسین میو ایڈووکیٹ صدر، چوہدری وقار ادریس ایڈووکیٹ جوائنٹ سیکرٹری، چوہدری فرید بشیر میں ایڈووکیٹ فنانس سیکرٹری، چوہدری عزیز محی الدن میو ایڈووکیٹ انفامیشن سیکرٹری، چوہدری ممتاز احمد میو ایڈووکیٹ ماڈل ٹاؤن کے نائب صدر اور چوہدری کاشف سینگل ایڈووکیٹ کینٹ کے نائب صدر منتخب ہوئے تمام عہدداران بلامقابلہ منتخب ہوئے جبکہ نائب صدر اور جنرل سیکرٹری کی سیٹ پر الیکشن ہی نہیں ہوئے۔ معلوم ہوا ہے کہ نائب صدر اور جنرل سیکرٹری کے الیکشن کے شیڈول کا تاحال اعلان نہیں کیا گیا۔ منتخب عہدداران کو سینئر میو وکلاء اور دیگر معززین برادری نے مبارکباد دی ہے۔

ظفروال میں منعقدہ بیساکھی کے میلہ میں سردار وجے کمار سابق ناظم اور پاکستان صدائے میو فورم نارووال کے سرپرست اعلیٰ چوہدری اسماعیل میو کو پگڑی پہناتے ہوئے

سابق ممبر پنجاب اسمبلی اختر حسین بادشاہ میو اور بریگیڈیئر (ر) ظفر یٰسین بابر میو ڈیفنس لاہور گیریزن یونیورسٹی میں ایچ این ڈی کچن لیب کا افتتاح کرتے ہوئے

میو طلبہ کنونشن اور میو سپوت ایوارڈ کی تاریخوں کا اعلان جلد کر دیا جائیگا

لاہور، نارووال اور شجاع آباد کے بعد جھنگ میں طلبہ کنونشن کی شروعات کا امکان

لاہور (سٹاف رپورٹر) پاکستان صدائے میو فورم کے مرکزی سیکرٹری جنرل چوہدری سرور شاہین میو نے کہا ہے کہ لاہور، نارووال اور شجاع آباد میں ہونیوالے سالانہ میو سپوت ایوارڈ اور میو طلبہ کنونشن کی تاریخوں کا اعلان جلد کردیا جائے گا۔ پہلا پروگرام لاہور، دوسرا نارووال اور تیسرا شجاع آباد میں منعقد ہوگا انہوں نے بتایا کہ توقع ہے کہ فیصل آباد بورڈ کا پروگرام احمد پور سیال میں کیا جائے اس سلسلے میں حتمی فیصلہ ضلع جھنگ کی برادری ہی کرے گی۔ امید ہے تمام پروگرامز کا شیڈول اگست کے مہینے میں کردیا جائے گا اس سلسلے میں مری میں ہونے والے تربیتی کنونشن میں مشاورت کی جائے گی۔

شجاع آباد میں انسپکٹر موٹروے چوہدری عامر سردار میو کے بھائی کے ولیمہ میں صدائے میو فورم جنوبی پنجاب کے چیف آرگنائزر چوہدری ناصر محمود میو، اظہر خاں جوئیہ، رانا عبدالرزاق نون اور دیگر کا دلہا کے ہمراہ گروپ فوٹو

کماہاں لاہور کے چوہدری بشیر احمد پاہٹ وفات پا گئے

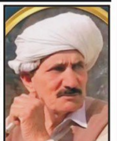

لاہور (نمائندہ صدائے میو) لاہور کے نواحی موضع کماہاں کے ڈیرہ اختر حسین شہید میں محمد رفیق پاہٹ کے بھائی اور سردار خاں پاہٹ کے بیٹے چوہدری بشیر احمد پاہٹ قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ جنازہ میں بڑی تعداد میں معززین علاقہ نے شرکت کی۔

چاہ پپلی والا کہروڑپکا میں شہزاد میو کی والدہ محترمہ وفات پاگئیں

کہروڑپکا (نمائندہ/عدنان اسحاق) حاصل والا کی نواحی بستی چاہ پپلی والا میں صدائے میو کے ممبر چوہدری شہزاد میو کی والدہ محترمہ قضائے الٰہی سے وفات پاگئیں۔ جنازہ میں بڑی تعداد میں معززین علاقہ نے شرکت کی۔

چوہدری آصف میو کی اچانک وفات پر برادری میں افسردگی کا عالم

ٹاؤن شپ کی تاریخی کے بڑے جنازہ میں لوگ دھاڑیں مار کر روتے رہے

لاہور (نمائندہ صدائے میو) ٹاؤن شپ لاہور کی معروف سیاسی وسماجی شخصیت، سابق چیئرمین وناظم، سابق ایم پی اے چوہدری امجد علی میو کے چچا زاد بھائی اور پاکستان میو عوامی اتحاد کے سابق مرکزی صدر چوہدری آصف خاں میو کی اچانک وفات پر میو برادری اور ٹاؤن شپ کے پورے علاقہ میں افسردگی چھاگئی۔ جنازہ میں لوگ دھاڑیں مار کر روتے رہے۔ آصف پاک میں ہونے والا چوہدری آصف خاں کا جنازہ ٹاؤن کی تاریخ کا بڑا جنازہ تھا جس میں معروف سیاسی وسماجی شخصیات، وفاقی وصوبائی وزرا، مذہبی اور میو تنظیمات کے رہنماؤں سمیت ہزاروں افراد نے شرکت کی۔

سابق ایم پی اے اختر حسین بادشاہ کے ڈیرہ اٹاری لاہور میں صدائے میو میگزین کی 16 ویں سالگرہ کے حوالے منعقدہ اجلاس کے موقع پر نوجوانوں کا حافظ سلمان طارق اور میزبان فرحان بادشاہ کے ہمراہ گروپ فوٹو

چیف ایڈیٹر حافظ سلمان طارق میو 300-2481227

میوقوم کا واحد نمائندہ ترجمان

ماہنامہ **صدائے میو** لاہور

جون 2026ء

ایڈیٹر محمد اکرم میواتی 0321-4990135

مری کے تین روزہ سالانہ تربیتی کنونشن کے سلسلے میں پاکستان صدائے میوفورم لاہور کے رابطہ آفس میں ہونیوالے اجلاس میں چوہدری نعیم حنیف میوایڈووکیٹ، چوہدری سرور شاہین میو، عبدالستار خاں میو، چوہدری صابر حسین بلامیو، چوہدری طاہر اسلام، چوہدری سلیم خاں ایڈووکیٹ چوہدری شبیر خاں، کیپٹن آزر حسین، محمد سرور خاں میو، سردار اصغر حسین، حاجی عبدالرزاق کارولیا، حاجی سردار خاں، چوہدری اسلم نواب، چوہدری خالد محمود انجم، حافظ سلمان طارق، حافظ ریحان احمد، ڈاکٹر محمد اکرم میو اور دیگر شریک ہیں

میو تنظیمات کونسل کی طرف سے

تمام تنظیمات کی مشاورت سے ہر سال میواتی کلچر ڈے منانے کا فیصلہ

پہلا میواتی کلچر ڈے 31 اکتوبر کو منایا جائیگا، کلچر ڈے کی بڑی تقریب لاہور میں منعقد کی جائے گی، تاریخ کا انتخاب اس لئے کیا گیا کہ 1947ء میں میوقوم نے سب سے بڑی ہجرت اکتوبر کے آخری ہفتہ میں کی تھی

فیصلہ میو تنظیمات کونسل کے اجلاس میں کیا گیا جس میں میواتی دنیا، صدائے میوفورم، میوایمپلائز فورم، انجمن اتحاد وترقی میوات، میوقومی یکجہتی کونسل اور الموسیٰ ویلفیئر فاؤنڈیشن کے نمائندوں نے شرکت کی

لاہور (نمائندہ صدائے میو) میواتی کلچر ڈے منانے کے سلسلے میں میو تنظیمات کونسل کا مشاورتی اجلاس پاک عرب لاہور میں میو تنظیمات کونسل کے کوارڈی نیٹر کرنل (ر) محمد علی میو کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں میواتی دنیا کے سردار اسداللہ ارشد میو، پاکستان صدائے میوفورم کے چوہدری نعیم حنیف میوایڈووکیٹ، چوہدری سرور شاہین، پروفیسر سرفراز احمد میو، میوایمپلائز فورم کے حاجی عصرالدین میو، چوہدری سلیم خاں، انجمن اتحاد وترقی میوات کے ڈاکٹر خالد محمود سینگل، میوقومی یکجہتی کونسل کے چوہدری طاہر اسماعیل میو، الموسیٰ ویلفیئر فاؤنڈیشن کے ڈاکٹر ساجد ابراہیم میو، محمد یٰسین میو اور صدائے میو کے چیف ایڈیٹر حافظ سلمان طارق میو نے شرکت کی اس موقع پر میوقوم کی ثقافت وکلچر کی اہمیت کو روشناس کرانے کرانے کیلئے اجلاس میں شریک میو تنظیمات کے نمائندوں اور شریک نہ ہونے والی تنظیمات کے رہنماؤں سے ٹیلی فونک مشاورت کے بعد ہر سال میواتی کلچر ڈے منانے کا فیصلہ کیا گیا اور پہلا کلچر ڈے 31 اکتوبر کو منانے کا اعلان کیا اکتوبر کے مہینے کا انتخاب اس لئے کیا گیا کہ میوقوم نے 1947ء میں سب سے بڑی ہجرت اکتوبر کے آخری ہفتہ میں کی تھی۔ میواتی کلچر ڈے ہر سال 31 اکتوبر کو ہی منایا جائیگا یا اکتوبر کے آخری ہفتہ کا انتخاب کیا جائیگا اس بات کا حتمی اعلان پہلے میواتی کلچر ڈے کے موقع پر کردیا جائے گا۔

پاک عرب لاہور میں ہونیوالے میو تنظیمات کونسل کے مشاورتی اجلاس میں کرنل (ر) محمد علی میو، چوہدری نعیم حنیف میوایڈووکیٹ، اسداللہ ارشد میو، پروفیسر سرفراز احمد میو، حاجی عصرالدین میو، چوہدری سلیم خاں، چوہدری سرور شاہین، چوہدری طاہر اسماعیل، ڈاکٹر ساجد ابراہیم، ڈاکٹر خالد محمود سینگل، محمد یٰسین میو اور حافظ سلمان طارق میو شریک ہیں

صدائے میو فورم کا سالانہ تربیتی کنونشن 19 تا 21 جون مری میں ہوگا

پروگرام چوہدری صابر حسین بلامیو کے ڈیرہ ٹھنڈی چھاؤں نیو مری میں ہوگا، تین دن میں چار تربیتی نشستیں ہونگی

شامل ہونے کیلئے 10 جون تک نام لکھوائے جاسکتے ہیں، قافلے میں شامل ہونے کیلئے صدائے میو کا ممبر ہونا ضروری ہے

لاہور (سٹاف رپورٹر) پاکستان صدائے میو فورم کا تیسرا سالانہ تین روزہ تربیتی کنونشن 19 تا 21 جون صدائے میوفورم لاہور کے صدر چوہدری صابر حسین بلامیو کے ڈیرہ ٹھنڈی چھاؤں نیو مری میں ہوگا تین دن میں چار تربیتی واصلاحی نشستیں ہونگی جبکہ 20 جون کو خصوصی اجلاس کے بعد تمام شرکاء شام تک سیر وسیاحت پر جاسکیں گے۔ تربیتی کنونشن میں شامل ہونے کیلئے 10 جون تک نام لکھوائے جاسکتے ہیں۔ کسی بھی ضلع سے قافلے میں شامل ہونے کے لئے پاکستان صدائے میوفورم کا رجسٹرڈ ممبر ہونا ضروری ہے۔ ایک نشست میں اسلام آباد کے میو نوجوانوں کو بھی شرکت کی دعوت دی جائے گی۔

صدائے میوفورم کی کارکردگی اور صدائے میو اخبار کے کردار پر فخر ہے، سرور خاں میو

قصور (نمائندہ صدائے میو) پاکستان صدائے میو فورم ضلع قصور کے صدر محمد سرور خاں میو نے پاکستان صدائے میو فورم کے گیارھویں یوم تاسیس اور صدائے میو اخبار کی 16 ویں سالگرہ پر دونوں اداروں کے ذمہ داران کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ ہم فورم کی کارکردار اور میوقوم کے لئے اخبار کے کردار پر فخر انہی کی وجہ سے قوم میں بیداری پیدا ہورہی ہے۔

دارالخلافہ اسلام آباد میں جلد ہی میو سپوت ایوارڈ کا سلسلہ شروع کیا جائیگا، عامر اسرار

اسلام آباد (نمائندہ صدائے میو) میو یوتھ ویلفیئر فورم اسلام آباد کی طرف سے جلد ہی میوقوم کے سپوتوں کی حوصلہ افزائی کیلئے میو سپوت ایوارڈ کا سلسلہ شروع کیا جائیگا۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے صدائے میو سے بات چیت کرتے ہوئے کیا انہوں نے کہا چونکہ صدائے میوفورم کی ٹیم یہ کام سالہا سال سے کررہی ہے اس لئے اس ٹیم سے بھی رہنمائی لی جائے گی۔

سندھ سے سپریم کورٹ پاکستان کا پہلا میو وکیل بننے کا اعزاز پانے پر میر پور خاص کے معروف قانون دان اور پاکستان میو اتحاد کے مرکزی سیکرٹری جنرل غلام نبی میو ایڈووکیٹ کو برادری کی معروف شخصیات سرپرست میو فاؤنڈیشن حاجی محمد عثمان میو راجپوت، پاکستان میو اتحاد کے رہنما غلام فاروق میو، عدنان خرم میو ایڈووکیٹ، محمد جمیل میو، ممبر ضلع کونسل محمد رمضان میو، سابق کونسلر محمد یوسف میو، حاجی محمد حیات میو، فرخ بشیر میو کونسلر، عبدالستار میو، محمد اکبر میو، نور محمد میو اور دیگر مبارکباد دیتے ہوئے

قمبر شہداد کوٹ کے نواحی گاؤں

پکھو میں دو بھائیوں کا سرعام قتل، قاتلوں کی دھمکی آمیز ویڈیو

ملک بھر کی برادری میں غم و غصہ کی لہر

عیدالاضحیٰ سے چند روز قبل سندھ پولیس کے حوالدار ندیم میو کو ڈیوٹی پر جاتے ہوئے اور مزمل میو کو اس کے سٹور پر گولیاں مار کر شہید کیا گیا۔ مقتولین کے بھائی کاشف نے مغیری برادری کی لڑکی سے پسند کی شادی کی تھی

ایف آئی آر ہونے کے باوجود تا حال اصل قاتل گرفتار نہ ہوسکے، مرکزی ملزم زاہد مغیری نے واقعہ کو سندھی پنجابی کا رنگ دے کر دھمکیاں دینی شروع کر دیں، میو اتحاد کے قائدین پکھو پہنچ کر متاثرین سے ملاقات کی

قمبر شہداد کوٹ (نمائندہ صدائے میو) سندھ کے ضلع قمبر شہداد کوٹ کے گاؤں پکھو کے دو بھائیوں کو مغیری برادری کے زاہد مغیری اور ان کے ساتھیوں نے سرعام گولیاں مار کر قتل کر دیا۔ تفصیلات کے مطابق عیدالاضحیٰ سے چند روز قبل عبدالحمید میو کے بیٹے اور صحافی عبدالوحید کے بھائی ندیم میو کو اس ڈیوٹی پر جاتے ہوئے اور مزمل کو اس کے سٹور پر فائرنگ کر کے شہید کیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ مقتولین کے بھائی کاشف نے مغیری برادری کی لڑکی سے پسند کی شادی کی اور غائب ہو گیا تھا۔ ایف آئی آر ہونے کے باوجود تا حال اصل ملزمان کو گرفتار نہیں کیا گیا اور مرکزی ملزم زاہد مغیری نے ایک دھمکی آمیز ویڈیو میں مسئلہ کو سندھی پنجابی کی ہوا دے کر میوؤں کو پنجابی کہہ کر گاؤں چھوڑنے کی دھمیاں تو ملک بھر کی برادری میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی۔ میو اتحاد کے بڑے وفد نے چیئرمین حاجی افضل خاں میو کی قیادت میں پکھو پہنچ کر متاثرین سے ملاقات کی اور ان کے ساتھ مل کر انصاف دلانے کا وعدہ کیا۔

مقتول مزمل میو

مقتول ندیم میو

سفاک قاتل زاہد خان مغیری اور اس کا ساتھی

پکھو گاؤں میں میو اتحاد کے چیئرمین حاجی افضل خاں، شمس العارفین، حاجی محبوب علی، محمد الیاس نکہ میو، غلام نبی ایڈووکیٹ، حاجی عبدالحکیم میو، حاجی عبدالعزیز، حاجی شوکت علی، محمد حسن چاندو، ٹھیکیدار محمد حسین، سردار غیبی خاں چانڈیو، سیٹھ روشن علی میو اور میو قومی یکجہتی کونسل کے چیف آرگنائزر سلیم الرحمٰن میو و دیگر تعزیت کے بعد دعا کرتے ہوئے

گل پرنٹر والے محمد عامر میو کے والد عبدالرشید میو نارتھ کراچی میں وفات پا گئے

کراچی (نمائندہ خصوصی) صدائے میو کے خصوصی ممبر (سرپرست) اور گل پرنٹرز کے آنر محمد عامر میو کے والد محترم عبدالرشید نارتھ کراچی میں قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ جنازہ میں میو برادری کی اہم شخصیات سمیت بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔

غلام نبی میو سندھ سے سپریم کورٹ کے پہلے میو وکیل بن گئے

سپریم کورٹ آف پاکستان کی وکالت کی سند ملنے کا اعزاز پانے پر بڑی تعداد میں وکلاء اور میو برادری کے معززین کی مبارکباد

میر پور خاص (رپورٹ / فیصل میو) میر پور خاص سے سندھ ہائی کورٹ کے معروف قانون دان پاکستان میو اتحاد کے مرکزی سیکرٹری جنرل اور صدائے میو کے خصوصی ممبر غلام نبی میو ایڈووکیٹ سندھ سے سپریم کورٹ آف پاکستان کے پہلے میو وکیل بن گئے۔ سپریم کورٹ کا وکیل بننے کی سند ملنے کی خبر ملتے ہی سندھ بھر سے معززین میو برادری اور وکلاء کی بڑی تعداد مبارکباد دینے کیلئے غلام نبی میو ایڈووکیٹ کے گھر پہنچ گئی جس پر غلام نبی میو نے سب کا شکریہ ادا کیا۔

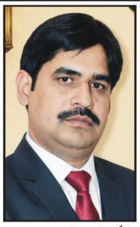

یوتھ ونگ ٹنڈو الہیار کے نائب صدر محمد عمران میو کے ماموں یامین سانتلیا وفات پا گئے

ٹنڈو الہیار (نمائندہ صدائے میو) پاکستان میو اتحاد (یوتھ ونگ) ٹنڈو الہیار کے نائب صدر محمد عمران میو کے ماموں یامین سانتلیا میو ٹنڈو الہیار میں وفات پا گئے۔ جنازہ میں میو اتحاد کے رہنماؤں سمیت بڑی تعداد میں معززین علاقہ نے شرکت کی۔

بابر میو کی رہائش گاہ کراچی میں ہونیوالے میو سوشل ویلفیئر آرگنائزیشن کے اجلاس کے موقع پر ڈاکٹر الیاس میو، عمران ایڈووکیٹ، محمد عمر میو، عمران سعید، محمد صدیق میو، عبدالغنی میو، حاجی اختر حسین، میزبان بابر میو کا گروپ فوٹو

میوات ویلفیئر ایسوسی ایشن کراچی کے صدر برکت علی میو اور نائب صدر ماسٹر جاوید میو نے سیاست میں برادری کی اہمیت کو منوانے کے سلسلے میں میو اتحاد کے چیئرمین حاجی افضل خاں اور میو قومی یکجہتی کونسل و میو فیڈریشن کے چیئرمین حاجی غلام رسول میو سے ملاقات کی اور سیاسی میدان میں اپنی قوم متحد کرنے پر مشاورت کی

میر پور خاص کے مختیار کار محمد راشد میو اور ان کے والد شہاب دین میو ریٹائرڈ ریونیو آفیسر

میو سوشل ویلفیئر کی سماجی خدمات کے دائرہ کار کو بڑھانے کا فیصلہ

تنظیم کے مقاصد کے کام میں مزید بہتری لائی جائے گی، ڈاکٹر محمد الیاس میو

کراچی (نمائندہ صدائے میو) میو سوشل ویلفیئر آرگنائزیشن کراچی کا مرکزی اجلاس محمد بابر میو کی رہائش گاہ پر منعقد ہوا جس میں تنظیم کے ذمہ داران ڈاکٹر الیاس میو، ڈاکٹر عظیم الرحیم، عمران میو ایڈووکیٹ، حاجی اختر حسین، عمران سعید، محمد عمر میو، محمد صدیق میو، عبدالغنی میو، میزبان بابر میو اور دیگر نے شرکت کی۔ اجلاس میں تنظیم کی سابقہ کارکردگی کا جائزہ لیتے ہوئے فیصلہ کیا گیا کہ تنظیم کی بہتری، سماجی خدمات کے دائرہ کار کو مزید بڑھایا جائے گا اور تنظیمی ڈھانچے کو بھی فعال بنایا جائیگا۔ صدر ڈاکٹر الیاس میو نے کہا کہ تنظیم کے مقاصد میں مزید بہتری لائی جائے گی تاکہ مشکل اہداف پر عمل کیا جاسکے۔

مختیار کار راشد میو کو کرپشن کا حصہ نہ بننے پر انتقام کا نشانہ بنایا گیا

والد شہاب دین نے ناجائز تفتیش پر احتجاج کیا تو بیٹے کے ساتھ اُسے بھی گرفتار کر لیا

میر پور خاص (نمائندہ صدائے میو) سندھ میں ایمانداری بھی جرم بنا دیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق گذشتہ دنوں مختیار کار محمد راشد میو کو کرپشن کا حصہ نہ بننے پر انتقام کا نشانہ بنایا گیا۔ جہاں ان کی کبھی ڈیوٹی ہی نہ رہی وہاں کے کیس میں انٹی کرپشن نے چند کرپٹ عناصر کے ایما پر تفتیش کیلئے بلایا گیا تو بیٹے کی ایمانداری کو جانتے ہوئے ریونیو کے ریٹائر آفیسر شہاب الدین میو نے موقع پر جا کر ناجائز تفتیش پر احتجاج کیا تو مختیار کار راشد میو اور ان کے والد پر سرکار کے کام میں مداخلت کا کیس بنا کر گرفتار کر لیا چند دن بعد راشد میو اور شہاب الدین ضمانت پر رہا تو ہو گئے لیکن اداروں کی ایمانداری پر سوالیہ نشان لگ گیا

میو اتحاد یوتھ ونگ ٹنڈو الہیار کے صدر اشفاق میو کے بھتیجے اسامہ میو کے دعوت ولیمہ میں میو اتحاد کے رہنماؤں حاجی عبدالحکیم میو، محمد الیاس نکہ میو، عبدالعزیز نکو میو، اشرف خاں میو، عبدالرزاق میو، محمد حسن چاندو میو، وسیم میو، نثار احمد میو، رضاء الرحمٰن، عطاء محمد میو اور دیگر کا میزبان اور دلہا کے ہمراہ گروپ فوٹو

چوہدری صابر حسین بلا میو کے ڈیرہ لاہور میں میو بیٹھک کے موقع پر میو تنظیمات کے رہنما کرنل (ر) محمد علی میو (میو تنظیمات کونسل) ممتاز شفیق میو (میو اتحاد) چوہدری طاہر اسماعیل (قومی یکجہتی کونسل) اسد اللہ ارشد میو (میواتی دنیا) چوہدری نعیم حنیف میو ایڈووکیٹ (صدائے میو فورم، میو میڈیا کے ذمہ داران ریاض نور میو (رہبر میوات نیوز) پرویز اقبال میو، امجد شریف (میو ایکسپریس) افتخار نتھی (روزنامہ نتھی نیوز) حسن خاں میو (999 نیوز)، حافظ سلمان طارق (صدائے میو) اور پاکستان صدائے میو فورم کے رہنما چوہدری سرور شاہین، عبدالستار خاں میو، چوہدری صابر حسین بلا میو، چوہدری طاہر اسلام، حاجی رزاق کارولیا، چوہدری خالد محمود انجم، چوہدری اسلم نواب، کیپٹن آزر حسین، حافظ ریحان میو، مبارک علی میو اور دیگر صدائے میو فورم کے تاسیس اور صدائے میو کی سالگرہ کا کیک کاٹ رہے ہیں

صدائے میو کی مسلسل اشاعت کے 16 سال مکمل

16 سال میں 312 شمارے شائع ہوئے جن پر ایک کروڑ 2 لاکھ 71 ہزار 115 روپے خرچ ہوئے

ممبر شپ، تعاون اور اشتہارات کی مد میں ایک کروڑ 2 لاکھ 26 ہزار روپے آمد ہوئی، 44 ہزار 905 روپے خسارہ ہوا

لاہور (سٹاف رپورٹر) میو قوم کے واحد نمائندہ ترجمان ماہنامہ ''صدائے میو'' لاہور نے اپنی مسلسل اشاعت کے 16 سال مکمل کر لئے ہیں۔ سولہ سال میں حالات کیسے بھی رہے ہوں تمام تر مشکلات کے باوجود میگزین کی اشاعت میں کوتاہی نہیں گئی۔ 16 سال میں 312 شمارے شائع ہوئے جن پر ایک کروڑ 2 لاکھ 71 ہزار 115 روپے خرچ ہوئے جبکہ ممبر شپ اور اشتہارات کی مد میں ایک کروڑ 2 لاکھ 26 ہزار 210 روپے آمدن ہوئی۔ سولہ سال کا ریکارڈ چیک کرنے پر معلوم ہوا کہ صدائے میو کی ابتدا سے سولہویں سالگرہ تک 44 ہزار 905 روپے کا خسارہ ہوا اگر ایک میگزین کی کمپوزنگ، پیج میکنگ کا خرچہ بھی شامل کیا جائے تو خسارہ تین لاکھ سے بھی تجاوز کر جاتا۔ واضح رہے کہ اخبار کی ترسیل اور ممبر شپ کے لئے آنے جانے کا کرایہ بھی اخراجات میں شامل ہوتا ہے۔

محمد عامر میو (کراچی)

حاجی چوہدری اکبر میو (ملتان)

حاجی طیب محمود (کراچی)

عامر میو، حاجی طیب محمود اور چوہدری اکبر میو صدائے میو کے خصوصی ممبر بن گئے

لاہور (سٹاف رپورٹر) نیو کراچی سے عامر میو (پریس والے) دوسری بار 25 ہزار، حاجی طیب محمود میو (میو فوڈز اینڈ ڈیری والے) پہلی بار 10 ہزار اور ملتان سے میو اتحاد پاکستان کے صدر چوہدری اکبر میو دوسری بار 10 ہزار جمع کرا کے خصوصی ممبر بن گئے۔

سیٹھ حبیب احمد میو

مفتی محمد ابراہیم میو

برکت علی میو

کراچی سے مفتی ابراہیم میو، سیٹھ حبیب احمد اور برکت علی میو کا صدائے میو سے خصوصی تعاون

کراچی (نمائندہ صدائے میو) مئی میں کراچی میں ہونیوالی صدائے میو کی ممبر شپ مہم کے دوران الحبیب ڈیری والے سیٹھ حبیب احمد میو، معروف مذہبی شخصیت مفتی محمد ابراہیم میو اور میوات ویلفیئر ایسوسی ایشن کے صدر براکت علی میو نے خصوصی تعاون کیا۔

بادشاہ ہاؤس اٹاری سروبہ لاہور میں صدائے میو کے رائیٹر اور سکالر فرحان اختر میو کی میزبانی میں صدائے میو کے چیف ایڈیٹر حافظ سلمان طارق نوجوانوں کے ہمراہ صدائے میو کی سولہویں سالگرہ کا کیک کاٹتے ہوئے

پاکستان صدائے میو فورم جنوبی پنجاب کے چیف آرگنائزر چوہدری ناصر محمود میو کے ڈیرہ شجاع آباد میں صدائے میو فورم اور صدائے میو اخبار کی سالگرہ کا کیک کاٹا جا رہا ہے

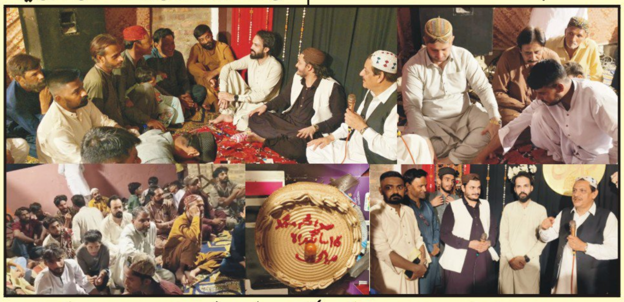

صدائے میو حیدر آباد کے سٹی رپورٹر محمد حسن پپو میو کی رہائش گاہ مہر علی کالونی حیدر آباد میں صدائے میو کی سولہویں سالگرہ کا کیک کاٹا جا رہا ہے جبکہ اس موقع پر معروف نعت خواں نے ثنا خوانی بھی کی

سوشل میڈیا کا بڑھتا ہوں استعمال

میو گروپس کے اختلافات!

صدائے میو کی مسلسل اشاعت کے سولہ سال مکمل ہونے پر "سالگرہ ایڈیشن" ہے اس لئے اپنی قوم کے حوالے سے کچھ باتیں کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ گذشتہ چند سالوں سے جہاں سوشل میڈیا نے انفارمشن کی دنیا میں ایک انقلاب برپا کیا ہے اور جدید ٹیکنالوجی نے زندگی میں آسانیاں پیدا کی ہیں وہیں پر اس کے بہت سے نقصانات بھی سامنے آئے ہیں۔ وقت کا ضیاع، غیر متعلقہ چیزوں کی بہتات اور غیر معیاری وغیر مصدقہ مواد کی تشہیر نے بہت سے مسائل اور تنازعات کو جنم دیا ہے۔

میو قوم خصوصاً نوجوان نسل اپنے ارتقائی سفر کو تیزی سے طے کر رہی ہے جس کی مناسب رہنمائی کا کوئی میکنزم موجود نہیں چنانچہ سوشل میڈیا پر بے شمار گروپس کی بھرمار ہے جس میں سارا دن بہت سا بے کار اور غیر معیاری مواد تیزی سے گردش کرتا ہے۔ اکثر گروپس تو بغیر کسی پالیسی اور واضع مقصد کے بنائے گئے ہیں اور گروپ بنانے والے حضرات کو بھی اپنے مقاصد کا تعین نہ ہونے کی وجہ سے گروپ ممبران کو کوئی پالیسی لائن دینے میں ناکامی رہتی ہے اس لئے یہ فائدے کی بجائے اختلافات کو بڑھانے اور پہلے سے منتشر قوم کو مزید تنازعات اور باہمی چپقلش کا شکار کرنے کا سبب بن رہی ہے۔ جس کی وجہ سے برادری کے سنجیدہ لوگ نہ صرف تشویش کا شکار ہیں بلکہ نوجوان نسل بھی میو تنظیموں اور گروپس سے بیزار اور متنفر ہو رہی ہے۔ ان حالات میں اس امر کی ضرورت شدت سے محسوس کی جا رہی ہے کہ ان اختلافات اور تنازعات کو ختم کرنے اور باہمی یگانگت اور آپس میں اتفاق و بھائی چارے کا ماحول پیدا کرنے کا کوئی منظم بندوبست کی جائے۔ اس مقصد کے حصول کیلئے درج ذیل تجاویز پیش خدمت ہیں۔

تنظیموں کے اغراض و مقاصد!

میو قوم کے نام پر تنظیم برائے تنظیم بنانے سے کوئی فائدہ نہیں ہو رہا سوائے چند لوگوں میں عہدوں کی تقسیم اور سوشل میڈیا پر اشتہارات اور خبروں کے۔ کوئی بھی تنظیم بنانے کیلئے اس کے اغراض و مقاصد کا واضح ہونا اور ان کے حصول کیلئے قابل عمل روڈ میپ کا ہونا بنیادی ضرورت ہے ورنہ تو صرف لوگوں کا کٹھ یا ہجوم ہے جو واضح مقصد نہ ہونے کی وجہ سے کسی کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔

کام کی تقسیم!

مختلف تنظیموں کے کاموں کی تقسیم بھی ضروری ہے۔ ہر آدمی کو قدرت نے بہت سی صلاحیتوں سے نوازا ہے لہٰذا اس کی صلاحیت کے مطابق کام کیا جائے تو زیادہ بہتر نتائج برآمد ہو سکتے ہیں اسی طرح بہت سارے کام کرنے ہیں، مثلاً: تعلیم صحت، شعر و ادب، تاریخ، ثقافت سماج و بہبود، باہمی رابطہ اور آپس کے تنازعات کی مصالحت وغیرہ: اگر ہر تنظیم کو ان کاموں میں سے کوئی کام استعداد اور صلاحیت کے مطابق مخصوص کر دیا جائے تو نہ صرف یہ تنظیمیں بامقصد ہو سکتی ہیں بلکہ مختلف کاموں کی تقسیم سے تمام کاموں کا بوجھ کسی ایک تنظیم کی بجائے مختلف تنظیموں اور کارکنان کیلئے کرنا آسان ہوگا۔ اگر ہر تنظیم کو مخصوص مقاصد کا پابند کر دیا جائے تو بے مقصد اور بلا ضرورت آئے روز نئی تنظیمیں بننے کا دروازہ بھی کسی حد تک بند ہو جائے گا۔

واٹس ایپ گروپس!

جب سے سوشل میڈیا عام ہوا ہے گروپ بنانے کا آسان طریقہ مل گیا ہے چونکہ تنظیم بنانے کیلئے کسی تنظیمی ڈھانچے، دفتر اور رجسٹریشن وغیرہ کے

رابطہ

کرنل (ر) محمد علی میو
کوارڈی نیٹر: میو تنظیمات کونسل
0321-4249759

مراحل درپیش ہوتے ہیں جبکہ واٹس ایپ گروپ یا فیس بک پیج بنانے کیلئے ایسی کسی پابندی اور لوازمات کی ضرورت نہیں اس لئے جس کا دل چاہتا ہے نیا گروپ یا پیج بنا لیتا ہے اور ان گروپوں کی اس قدر بھرمار ہے کہ ان کی کوئی منزل اور مقصد ہی نہیں رہا۔ اکثر ایک طرح کا مواد درجنوں گروپس میں زیر گردش ہوتا ہے، بہت ساری خبریں بغیر تصدیق کے چلائی جاتی ہیں جبکہ غیر معیاری اور قابلِ اعتراض مواد بھی بغیر سوچے سمجھے ڈال دیا جاتا ہے۔ لہٰذا تنظیموں کی طرح گروپس کو بھی کسی مخصوص مقصد کے تحت بنایا اور چلایا جائے اور اپنے مقاصد کے علاوہ کوئی اور مواد شیئر نہ کیا جائے اس سے نہ صرف ان گروپوں کی افادیت بڑھے گی بلکہ بہت سے اختلافات اور تنازعات بھی ختم ہو جائیں گے۔

باہمی مشاورت اور عدم برداشت!

بے مقصد گروپوں اور تنظیموں کی وجہ سے نہ صرف باہمی مشاورت اور یکجہتی کو نقصان پہنچ رہا ہے بلکہ لوگ تنظیموں اور گروپوں سے بیزار ہوتے جا رہے ہیں کیونکہ یہ گروپس آپس میں اتحاد و بھائی چارے کی بجائے اختلافات کا باعث بن رہے ہیں۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر گروپس میں بحث مباحثے اور تلخ جملوں کا تبادلہ عام سی بات ہوگئی ہے۔ آپس کے ادب اور احترام کا بھی لحاظ نہیں رکھا جاتا۔ بحثیت مجموعی ہمیں برداشت، رواداری، نرم مزاجی اور گفتگو میں ادب و احترام کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔ درگزر اور معاف کرنے کے جذبے سے معاشرے میں ایک اچھا ماحول پیدا ہو سکتا ہے۔

صحافی، لکھاریوں اور مصنفین کی ذمہ داری!

سوشل میڈیا کے عام ہونے سے اب لکھاری اور میڈیا اینکر پرسن بننا بہت آسان ہو گیا ہے لیکن کوئی ضابطہ اخلاق نہ ہونے کی وجہ سے صحافت اور میڈیا کا استعمال اختلافات کو مزید بڑھانے کا ذریعہ بن رہا ہے۔ اپنی ذاتی پسند ناپسند پر خبر بنائی اور چلائی جاتی ہیں۔ لکھتے یا بولتے ہوئے اس بات کا بھی لحاظ تک نہیں رکھا جاتا کہ یہ الفاظ دلوں میں کس قدر نفرت اور دوری کے بیج بو رہے ہیں عام طور پر صحافی بننے کے شوقین صرف بے جا تنقید اور ہر کام میں غلطی نکالنے کو بھی اپنی بہادری اور شہرت کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ تنقید کرنا دنیا کا سب سے آسان کام ہے اور جو تھوڑا بہت کام کر رہے ہوتے ہیں ان کی حوصلہ شکنی کا سبب بنتا ہے۔ صحت مند تنقید برائے اصلاح ضروری ہے لیکن اس میں تضحیک اور طعن و تشنیع سے گریز کیا جائے۔ بہتر ہے کہ جو بلاوجہ تنقید کرتے ہیں وہ دوسروں سے بہتر کام کر کے دکھائیں اور اس کمی کو پورا کریں جو انہیں دوسروں میں نظر آتی ہے۔

پس چہ باید کرد!

اب سوال یہ ہے کہ ان مسائل کو حل کیسے کیا جائے۔ اس کیلئے باہمی مشاورت سب سے اہم ذریعہ ہے انہیں باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اور مختلف تنظیموں میں باہمی رابطہ کیلئے میو تنظیمات کونسل کا قیام عمل میں لایا گیا تھا جو ایک ایسا پلیٹ فارم ہے جس پر مختلف تنظیمیں ایک ساتھ بیٹھ کر مشاورت کر سکتی ہیں اور اسی کا نتیجہ ہے کہ میواتی زبان کی نادرا اور محکمہ شماریات میں رجسٹریشن میو تنظیمات کونسل کے پلیٹ فارم سے ہوئی۔ علاوہ ازیں لاہور، اسلام آباد اور دیگر جگہوں پر میواتی ثقافت کو اجاگر کرنے کیلئے عمدہ پروگرامز منعقد کئے گئے اب ضرورت ہے کہ اس پلیٹ فارم کو مزید مضبوط اور موثر بنا کر باہمی مشاورت سے آپس کے اختلافات کو ختم کر کے یکجاں ہو کر کام کیا جائے۔ ہر تنظیم اپنے مقاصد کی روشنی میں کام کرے اور میو تنظیمات کونسل کے پلیٹ فارم سے ہر تنظیم کے کام کا جائزہ لیا جائے اور بہتر نتائج کے حصول کیلئے مشارت کی جائے۔

صدائے میو ٹیم کو سولہویں سالگرہ مبارک۔

ماہنامہ صدائے میو کی

سولہویں سالگرہ نہیں مسلسل محنتوں کا ثمر ہے

بکھرے ہوئے ازہان کو جوڑنا، منتشر قوم کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنا، اختلافات اور اعتراضات کے طوفان میں ثابت قدم رہنا اور طویل عرصے تک ایک ہی سمت میں مسلسل سفر جاری رکھنا کوئی معمولی کام نہیں۔ یہ اخلاص، صبر، حکمت، حوصلے اور مسلسل جدوجہد کا تقاضا کرتا ہے۔

الحمدللہ! صدائے میو پاکستان نے اپنے قیام سے لے کر آج تک جس استقامت، سنجیدگی اور فکری بصیرت کے ساتھ قوم کی نمائندگی کی وہ یقیناً قابل تحسین ہے۔ آج جب یہ کارواں اپنی سولہویں سالگرہ مناتے ہوئے 17 ویں سال میں داخل ہو رہا ہے تو یہ محض ایک سالگرہ نہیں بلکہ مسلسل محنتوں، قربانیوں، تنقید برداشت کرنے اور قوم کے درد کو اپنے سینے میں بسائے رکھنے کی روشن علامت ہے۔ ایسے وقت میں جب اکثر لوگ چند دنوں کے بعد راستہ بدل لیتے ہیں یا مخالفتوں سے تھک ہار کر خاموش ہو جاتے ہیں وہاں

مفتی محمد ابراہیم میو (کراچی)

حافظ سلمان اور ان کی پوری ٹیم نے ثابت کیا کہ اخلاص کے ساتھ کیا جانے والا کام آہستہ آہستہ دلوں میں جگہ بنا ہی لیتا ہے۔ آج پوری قوم کی توجہ، محبت اور پذیرائی دراصل انہی مسلسل محنتوں کا ثمر اور اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت کا نتیجہ ہے۔

میری اور "صدائے میو" کی رفاقت بہت پرانی نہیں لیکن ایک ہی دفعہ کے مطالعہ سے بخوبی اندازہ ہو گیا ہے کہ یقیناً کسی ایک فرد کیلئے یہ سفر ممکن نہ تھا۔ اس کامیابی کے پیچھے پوری ٹیم کا تعاون، فکری ہم آہنگی، باہمی اعتماد اور اجتماعی جدوجہد شامل ہے خاص طور پر ان لوگوں کا کردار بہت اہم ہے جو اس ٹیم کے ساتھ تو نہ چل سکے لیکن مالی معاملات میں سپورٹ کر کے اپنے حصہ کی ذمہ داری احسن طریقے سے نبھائی۔ ہر وہ فرد جو اس پلیٹ فارم سے کسی بھی حیثیت میں وابستہ رہا وہ اس مبارک سفر کی کامیابی پر مبارکباد کا مستحق ہے۔ ہم دل کی گہرائیوں سے ماہنامہ "صدائے میو" کی پوری ٹیم کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ پاکستان صدائے میو فورم اور ماہنامہ صدائے میو اخبار کو مزید ترقی، اتحادِ قوم، فکری بیداری اور خیر کے کاموں کا ذریعہ بنائے اور اس قافلے کو ہمیشہ حق، سچ اور اتحاد کے راستے پر قائم و دائم رکھے (آمین)

میوات کی آواز

ماہنامہ "صدائے میو" کے سولہ سال مکمل ہونا ایک عظیم کامیابی، مسلسل جدوجہد اور بے لوث صحافتی خدمات کا روشن ثبوت ہے۔ میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں اس رسالے کی بنیاد رکھنے والوں کو بلخصوص بھائی حافظ سلمان طارق صاحب کو کہ انہوں نے اتنے محدود وسائل کے ساتھ میو برادری کے لکھاریوں کے فن اور میوات کے کلچر کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کیا۔ کسی بھی رسالے یا ادبی و سماجی پلیٹ فارم کے لیے اتنے طویل عرصے تک اپنی شناخت برقرار رکھنا، قارئین کے اعتماد پر پورا اترنا اور معاشرے کی صحیح ترجمانی کرنا یقیناً قابلِ تحسین کارنامہ ہے۔ "صدائے میو" نے گزشتہ سولہ برسوں میں نہ صرف میواتی تہذیب و ثقافت اور زبان کی حفاظت و ترویج کا فریضہ انجام دیا بلکہ علمی، ادبی، دینی، سماجی اور تعلیمی میدان میں بھی اپنی منفرد پہچان قائم کی۔

یہ ماہنامہ ہمیشہ عوامی مسائل، نوجوان نسل کی رہنمائی، تعلیمی شعور کی بیداری اور مثبت معاشرتی اقدار

نادان

ندیم مشتاق میو
(لاہور)
0323-4835673

کے فروغ کے لیے سرگرم عمل رہا۔ اس نے معاشرے کے اُن موضوعات کو بھی اجاگر کیا جن پر اکثر توجہ نہیں دی جاتی۔ "صدائے میو" نے قلم کی طاقت سے حق و سچ کی آواز بلند کی، عوامی جذبات کی ترجمانی کی اور اصلاحِ معاشرہ میں اہم کردار ادا کیا۔ یہی وجہ ہے کہ آج یہ رسالہ صرف ایک جریدہ نہیں بلکہ ایک فکری تحریک اور اہلِ میوات کی نمائندہ آواز بن چکا ہے۔ اس کامیاب سفر میں مدیران، لکھاریوں، صحافیوں، معاونین اور قارئین سب کی محنت اور خلوص شامل ہے۔ ایک معیاری اور باوقار رسالے کو مسلسل شائع کرنا آسان کام نہیں لیکن "صدائے میو" نے ثابت کیا

کہ اگر نیت خدمتِ خلق ہو اور مقصد اصلاحِ معاشرہ ہو تو راستے کی مشکلات بھی کامیابی میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ ہم دل کی گہرائیوں سے ماہنامہ "صدائے میو" کی پوری ٹیم کو سولہ سالہ کامیاب سفر پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ دعا ہے کہ یہ ادارہ آنے والے وقت میں بھی اسی جذبے، دیانت داری اور فکری بصیرت کے ساتھ قوم و ملت کی خدمت کرتا رہے، نوجوان نسل کے لیے امید و شعور کی شمع روشن رکھے اور صحافت و ادب کے میدان میں مزید کامیابیاں حاصل کرے۔ اللہ تعالیٰ "صدائے میو" کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور اس کے قلمی سفر کو ہمیشہ جاری و ساری رکھے۔ آمین۔

میو خواتین کے کردار کو اہمیت کیوں نہیں دی جاتی؟

میو خواتین جنگ آزادی 1857ء اور تحریک پاکستان میں قربانیاں دے سکتی ہیں تو معاشرے کے سدھار میں بھی کردار ادا کرسکتی ہیں

میں صدائے میو کے قارئین کی محفل میں کبھی کبھی اپنی رائے کا اظہار کرتی رہتی ہوں۔ سالگرہ ایڈیشن ہے اس لئے سوچا کیوں نہ کچھ ایسی باتیں بھی کر لی جائیں جنہیں کوئی اہمیت ہی نہیں دیتا۔ تاریخ سے دلچسپی رکھنے والے اچھی طرح جانتے ہیں کہ جنگ آزادی 1857ء اور تحریک پاکستان میں نہ صرف میو خواتین اپنے بھائیوں اور والدین کے شانہ بشانہ لڑیں بلکہ جان کی قربانیاں بھی دیں۔ بڑی میوات میں اب بھی کئی خواتین مختلف شعبوں میں نام رکھتی ہیں لیکن پاکستان میں ایسا نہیں۔ محترمہ ناصرہ میو نے جس طرح الیکشن لڑ کے نام کمایا اور جس جرات مندی سے مردانہ وار مقابلہ کیا وہ سب کے سامنے ہے۔ پاکستان صدائے میو فورم لیڈیز ونگ کی صدر محترمہ صوبیہ جاوید اور میو اتحاد لیڈیز ونگ کی جنرل سیکرٹری لائبہ عرفان میو ہیں لیکن کبھی سوچا کہ ان کے ساتھ برادری کی دیگر خواتین کیوں نظر نہیں آتیں۔ میری سمجھ میں تو اب تک یہی آیا ہے کہ جن تنظیموں کی یہ ذمہ دار ہیں ان تنظیموں نے کبھی اُنہیں اہم نہیں سمجھا و گرنہ ذمہ داران میں سے کسی کی بیوی یا بہن سکول چلا رہی ہیں اور کسی کی ٹیچر یا کسی اور محکمہ میں بھی جاب کر رہی ہیں۔ میری

عمرانہ خاں میو (مانانوالہ) لاہور

معلومات کے مطابق انہوں نے آج تک نہ تو کبھی محترمہ ناصرہ میو، نہ صوبیہ جاوید اور نہ ہی لائبہ عرفان قصوری کی کبھی کوئی رابطہ کیا ہے۔

کوٹرادھاکشن کی بہن شگفتہ اُمید، سمندری کی بہن راشدہ عمر، سرگودھا کی رابعہ بہن اچھے لکھاریوں میں شامل ہیں۔ نارووال کی صفیہ ظفر، ٹیکسلا کہ شازیہ ظفر لاہور کی محترمہ نسیم اقبال، ڈاکٹر سلمہ یونس، پیر محل کی نجمہ یاسمین سمیت بہت سی خواتین واٹس ایپ گروپس کے ذریعے اپنی قوم کیلئے کچھ نہ کچھ کرنے کوشش میں لگی رہتی ہیں۔ صوبیہ جاوید کسی نہ کسی پروگرام میں دکھائی دیتی ہیں اور لائبہ قصوری اپنے دادا حاجی نور محمد کے ساتھ کراچی میں کچھ نہ کچھ کرنے کی جستجو کرتی دکھائی دیتی ہیں پھر بھی آج تک ہم نے برادری تنظیموں کی طرف سے ان کی حوصلہ افزائی ہوتے نہیں دیکھی۔ جب ہم کہتے ہیں کہ ہر مرد کی کامیابی کے پیچھے کسی نہ کسی عورت کا ہاتھ ہوتا ہے تو قوم کی کامیابی کیلئے خواتین کو کیوں اہمیت نہیں دی جاتی۔ خواتین کی مصروفیات اور مسائل مردوں سے کہیں زیادہ ہوتے ہیں پھر بھی بہت کچھ کرسکتی ہیں اس کیلئے راستہ بنانا اور مثبت پہلو تلاش کرنا تنظیموں کی ذمہ داری ہے۔

محترمہ ناصرہ میو

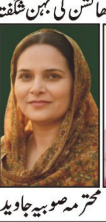
محترمہ صوبیہ جاوید

لائبہ عرفان قصوری

جنگ آزادی 1857ء
علی خاں میو کا پیلی بھیٹ پر حملہ

میو فریڈم فائٹ
بیرسٹر کے بی خاں میو
(لندن)
Email:mrkhanmayo@yahoo.co.uk

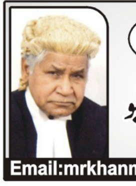

اگست 1857ء کے آخر میں جنرل ہوپ گرانٹ اودھ اور لکھنو کی لڑائیاں لڑتے لڑتے سلطان پور پہنچے تو جناب کولن کیمبل (Sir Colin Campbell) سے خراب موسم کی بنا پر مشورہ کرتے ہوئے فیصلہ کیا کہ لڑائیوں کو اکتوبر کے دمیان تک بند کردیا جائے لیکن آزادی کی جنگ کا رخ روحیل کھنڈ کی طرف ہوگیا حالانکہ اودھ اور روحیل کے بارڈر پر مکمل امن رہا مگر دونوں اطراف کے زمیندار راجہ پون کے فیض آباد کے مولوی احمد الیہ کے قتل پر سخت برہم تھے اور اُسے سزا دینے پر تلے ہوئے تھے۔ برٹش نے راجہ پون کو مشورہ دیا کہ وہ 2000 تربیت یافتہ فوج رکھے اس طرح اس کی جان بچ گئی لیکن روحیل گھنڈ کے دوسرے حصوں میں برٹش کی حکم عدولی کو ختم کرنا بہت مشکل تھا۔ اگست کے آخر میں علی خاں میو نے نظام علی کے تعاون سے ایک بڑی فوج اور چار توپوں کے ساتھ پیلی بھیٹ پر حملہ کیا اور نوریا پر جو پیلی بھیٹ کے نزدیک 10 میل کے فاصلے پر تھا جہاں برٹش کی ملٹری پوسٹ تھی کو اپنے کنٹرول میں لینا چاہا۔

پیلی بھیٹ پر کیپٹن رابرٹ لارکنز کے ماتحت 17 پنجاب انفینٹری، کیپٹن سام براوٴن کے 2 پنجاب کولری، 14 پنجاب پوآئینزان سم چامرز کا اور ایک دستہ کماوٴں لیویز کا موجود تھا۔ برٹش فوج 28 اگست 1857ء کو نوریا پہنچ گئی اور دوسرے دن آزادی پسندوں کا سردار جس کا ذکر اُپر کیا گیا ہے توپوں کے ساتھ 300 پیدل فوج اور ایک سو گھوڑ سوار فوجی حملہ کرنے آئے۔ برٹش فوج نے قصبہ سے باہر انکا مقابلہ کیا۔ آزادی پسند اچھا لڑے تاہم ہاتھوں سے ہاتھ کی لڑائی شروع ہوگئی۔ رسالدار حق دادخاں کے ماتحت 19 میں سے 14 مارے گئے۔ یہ بائیں بازو کی لائن پر ہوا۔ دائیں طرف وہ پیچھے ہٹ گئے اور سرپورا تک چلے گئے۔

برٹش نے آزادی پسندوں کی پوزیشن کا پھر معائنہ کیا یہ ایک سرپور گاوٴں کی ابھری ہوئی جگہ تھی اور نوریا قصبہ تک دلدلی خطہ جہاں پانی ایک فٹ اور کہیں دو فٹ تھا، برٹش کے لئے ادھر سے حملہ کرنا ممکن نہ تھا اس لئے دوسری طرف سے حملہ کیا گیا۔ مجاہدین کی ایک توپ برٹش کے قبضہ میں آگئی اس پر آزادی پسندوں کی مشکلات میں اضافہ ہوا اور جنگل کی طرف بھاگ نکلے۔ ان کا نقصان کافی تھا تقریباً 300 مجاہدین مارے گئے۔ چار توپیں، اسلحہ، بارود اور سٹور برٹش کے ہاتھ لگا۔ دونوں لیڈر بچ نکلے مگر نظام علی خاں زخمی ہوئے۔(1)

بریلی واپس پہنچے تو خان بہادر خاں سخت ناراض ہوئے اور حکم دیا کہ فوراً واپس جا کر لڑیں مگر یہ ممکن نہ تھا، ہندو اور مسلمان بریلی میں ہزاروں افراد کو چھوڑ کر دیہاتوں کو جارہے تھے۔(2)

بریلی کا علاقہ قدیم زمانہ میں پنچالہ کہلاتا تھا۔ مہابھارت کے عہد میں دروپدی کا پیدائشی دیس تھا اسلئے اس کو پنچالی بھی کہا جاتا تھا۔ پانڈو جو تومر یا تنوار نسل سے تھے۔ تومر میو اسی نسل سے ہیں۔ مہابھارت کی کامیابی پر ان کا بڑا بھائی یدھشتر حستناپور کا بادشاہ بنا تو دروپدی ملکہ بنی۔ گوتم بدھ نے بھی یہاں آکر ان کو آشیرباد بخشا۔ شہر دہلی یدھشتر نے آباد کیا۔ انقلابِ زمانہ کے مختلف اوقات میں اسی شہر پر قہرالٰہی نازل ہوتا رہا اور یہ بستی ہمیشہ سے اجڑتی بگڑتی رہی مگر یہ اتفاق کی بات ہے کہ اس کو بسانے والے ہمیشہ توار ہی رہے۔ انگ پال توار نے 792ء میں اپنے موروثی دارالحکومت میں ازسرِ نو جان ڈالی۔ انگ پال کے بعد دس پندرہ پشتوں تک دہلی توار کا پایہ تخت رہا بلا آخر انگ پال ثانی نے قانون شاستری کے مطابق بحالت لاولدی اپنے نواسے پرتھوی راج چوہان کو یہ موروثی حکومت سونپ دی اور شہر دہلی سے توار یا تومر نسل کی شہنشائیت کو ہمیشہ کیلئے خیر آباد کہہ دیا۔

دہلی کے اردگرد آج بھی تومروں کی آبادیاں ہیں جن میں میو شامل ہیں۔ میو مہارانا، کاکورانا بالوت توار نسل سے تھے انکا نعرہ تھا:

”جب تک دلی تومر کی“

1 Records of the intelligence department mutinity of India 1857 Sir William Muir, V.I.P 2018 Published in 1902

2 Tarekh Meo Khastary, by Hakeem Abdul Shakoor, P.208-300.

غیاث الدین بلبن سے ایک تاریخی جنگ لڑی گئی جس میں لاکھوں میو شہید ہوئے اور خود بلبن کی بھی ایک لاکھ فوج ماری گئی۔ فرشتہ کی تاریخ کے مطابق:

”یک لکھ بندہ خاص سلطان از میو شہید شد“

تومر نسل کی دو ریاستوں کا ذکر کرنل ٹاڈ نے کیا ہے۔ ایک تنوار گڑھ جو جمنا سنگھم کے کنارے ہے اور دوسری چھوٹی سی ریاست جے پور ہے۔ میووٴں کے بہت سے گوت اور پال تنوار، تومر نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔ چار پالیں بہت مشہور ہیں۔ لڈاوت، بالوت، رٹاوت، دیڑوال وغیرہ۔

عہد مغلیہ میں بریلی اور دیگر آس پاس کے علاقوں میں قومیں ہندوستان میں باہر سے آئیں۔ اورنگ زیب نے کھتریہ راجپوتوں کو دبانے کیلئے پشتون قبیلہ جات مثلاً یوسف زئی، غوری، عثمانی، گلزائی باریچ، مروات، تارین، کاکڑ، ناگھر، آفریدی اور خٹک بسائے اور اپنی فوج میں بھرتی کیئے۔ یہی علاقہ بعد میں روحیل کھنڈ کے نام سے مشہور ہوا۔ بیرون اقوام خطہ روح سے جو سوات اور بجنور کا علاقہ ہے۔ 1762ء میں میوات کے جان لیوا قحط کی وجہ سے وسیع پیمانہ پر میو بڑی تعداد میں روحیل کھنڈ میں آباد ہوئے۔ بریلی کے شمال میں میو آباد ہوئے جو علاقہ میواڑ کہلاتا ہے۔(1)

پیلی بھیٹ:

یہ ریکارڈ کی بات ہے کہ میوات میں 1762ء قحط کی وجہ سے وسیع پیمانے پر میو صوبہ روحیل کھنڈ آئے۔ رحمت خاں روحیلہ نے پیلی بھیٹ کے گرد گارے کی کچی دیوار کھڑی کرنے کیلئے دو سال تک ان کو ملازم رکھا اور بعد میں 1769ء میں دیوار کو پکا بنوالیا۔ رحمت خاں کا لڑکا عنایت خاں پیلی بھیٹ کا انچارج بن گیا جس نے بعد میں بریلی پر بھی قبضہ کرلیا۔ ان کے بعد اس کا لڑکا خان بہادر برٹش فوج میں رہا اور پنشن پائی۔ جب 1857ء کی جنگ آزادی شروع ہوئی تو وہ اسّی سال کے تھے اور برٹش کیخلاف ہوگئے۔ اگست 185ء کے آخر میں پیلی بھیٹ کو حاصل کرنے کیلئے علی خاں میو کو بھیجا جس کا ذکر اُوپر کیا گیا ہے۔ علی خاں بساپور کے علاوہ پہاڑ گنج کا رہنے والا تھا۔

1909ء کے گزٹیر کے مطابق پیلی بھیٹ میں میو 2262 نفری میں تھے اور تقریباً 2000 ایکڑ زمین کے مالک تھے۔(2)

1 History of Bareily, Wikipedia: Under Mughal rule, Aurangzeb, Pathans to suppress Rajpoot uprising

2 District Gazetter Pilibhit 1909; P.106

نواب خان بھادر آف بریلی!

نواب خان بہادر، روحیلہ چیف رحمت خاں کے پوتے تھے۔ رحمت علی نے میواتیوں کو بسانے میں مدد کی تھی اس لئے خان بہادر میواتیوں میں عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ جب وہ 82 سال کے تھے تو آزادی کی جنگ پھوٹ پڑی۔ بخت خاں کے کہنے پر وہ جنگ آزادی میں شامل ہوگئے۔ مسلم ہندو اتحاد کیلئے اس نے رام اور رحیم کا ایک ہی نعرہ لگایا۔ کئی مہمات کی وجہ سے برٹش سے مقابلہ ہوا۔ برٹش اُسے پکڑنے کی کوشش میں لگے رہے۔ فیض آباد کے احمد اللہ شاہ پر انکا بڑا انحصار تھا۔ پون کے راجہ نے دھوکہ دہی سے 15 جون 1857ء کو انہیں قتل کردیا اس پر خان بہادر میدان جنگ میں اکیلے رہ گئے اس نے علی خاں میو کو پیلی بھیٹ پر حملہ کرنے کی کمان دی، علی خاں میو نے بڑی بہادری سے دو تین دن برٹش کی بھاری فوج کا مقابلہ کیا۔ برطانوی برتر اسلحہ کی وجہ سے جنگ آزادی کی جنگیں جیتتے رہے۔ برٹش خان بہادر کے پیچھے لگے ہوئے تھے اس نے نیپال کے ترائی جنگل میں پناہ لی۔ دسمبر میں نیپال کے راجہ جنگ نے اُسے پکڑ کر قید کردیا اور پھر بریلی بھیج دیا وہاں قلعہ کی قید میں ہی اس پر بغاوت اور بغاوت پر اکسانے کا مقدمہ سپیشل انکواری کمیشن نے سنا۔ 23 مارچ 1860ء کو پھانسی کی سزا دی گئی۔ نواب صاحب کو جیل میں ہی دفن کردیا گیا تھا۔(جاری ہے)

صدائے میو اور لکھاری

"صدائے میو" کی مسلسل اشاعت کو 16 برس ہوگئے۔ یہ وہ اخبار ہے جس کا پودا میں نے اپنی آنکھوں سے لگتے دیکھا۔ دنیا کے سامنے میو قوم کی پہچان اور انہیں متحد کرنے کے لیے یہ پودا اس وقت لگایا گیا جب "المیوات ٹائمز" اجمل خان کی شہادت کے بعد یتیمی کی زندگی بسر کررہا تھا۔ حافظ بھائی نے بے سروسامانی کے عالم میں اس پر دست شفقت رکھا مگر زیادہ دیران کو اس کی کفالت کا موقع نہیں دیا. اس کے بعد انہوں نے کچھ ساتھیوں کے ساتھ مل کر "میو ایکسپریس" کا بیج بویا تا کہ میو قوم کی گھٹن سوچ کو نئی فکر اور بیداری کی آکسیجن ملتی رہے لیکن یہ ننھا سا پودا ابھی زمین سے نکلنے کے لیے سر اٹھا ہی رہا تھا کہ یہ بھی اپنوں کی بے توجہی کا شکار ہو کر وہیں دم توڑ گیا ایسے میں پھر انہوں نے اپنا ہی پودا "صدائے میو" لگایا۔ اسے اپنی محنت اور لگن کے جذبے سے سینچا، اپنے پسینے سے اسکی آبیاری کی، اسے پھلنے بولنے کے لیے اپنے تجربات کی روشنی دی، زمانے کی کی گرم و سرد سختیوں کو خود پر جھیل کر اس پر سایہ بن کر کھڑا رہا اور پھر ان کے مخلص ساتھیوں نے اس کی جڑیں مضبوط کرتے ہوئے اسے سہارا دیا۔ یہ ان کی دوڑ دھوپ کا نتیجہ ہے کہ آج یہ ملک بھر میں اپنی شاخیں پھیلاتا اپنے چھوٹے بڑے عملی کاموں سے برادری کو فیض یاب کررہا ہے اور انشاء اللہ وہ وقت دور نہیں جب اس تناور درخت کے پھلوں کی مٹھاس کی مہک سے متاثر ہو کر لوگ اس کے زیر سایہ ٹھنڈک محسوس کریں گے۔

میرا اور "صدائے میو" کا تعلق اتنا ہی پرانا ہے جتنا کہ یہ خود اگرچہ کئی سالوں سے اس سے باوجوہِ مصرفیات زندگی دوری بنی رہی کہ منظر سے غائب البتہ یہاں کے مناظر سے بدستور سوشل میڈیا سے جڑی رہی۔ تیز رفتاری کے اس دور میں اس میں اتنی جدت آ چکی ہے کہ یہاں ہونے والی سرگرمیوں، عملی کاموں اور لمحہ لمحہ رونما ہونے والی خبروں کے چرچے اخبار کی زینت بعد میں بنتے ہیں سوشل میڈیا کے ذریعے پہلے پہنچتے ہیں بشرطیکہ اس سے جڑے رہیں۔ سوشل میڈیا کی اس برق رفتاری سے اتنا فرق آیا ہے کہ اب موبائل سکرین پر اخبار پڑھنے کا رجحان زور پکڑ رہا ہے۔

ایک وقت وہ بھی تھا جب اس اخبار کا بے چینی سے انتظار ہوا کرتا تھا ٹائم پر نہ ملنے کی صورت میں حافظ بھائی کے کان الگ کھائے جاتے اور گلی میں گھومتے ڈاکیے کی مزاج پرسی الگ۔۔۔ اور جب قلم سے جدوجہد کر کے ٹوٹا پھوٹا مضمون لکھنے کا تیر مارا جاتا تو حافظ بھائی کو پہلے ہی الرٹ کردیا جاتا کہ "شاہکار" آرہا ہے۔ جناب وصول کر لینا اور ساتھ ہی خصوصی تاکید کی جاتی کہ پہنچتے ہی ایک عدد خیریتی پیغام کی اور پھر اسے ڈاک خانے روانہ کرنے کی ایک علیحدہ ہی تگ و دو۔۔۔ بھائیوں اور کزنز کی منت سماجت اور اوپر سے اس پر ٹیکس ادا کرنا بھی واجب ٹھہرتا۔ وہ تو بھلا ہو گھر میں کمپیوٹر آیا تھوڑی سہولت ہاتھ لگی۔ لو جی مختلف ایپس نے یہ قصہ بھی ختم کیا یہاں لکھو اور فوری پہنچا دو لیکن اتنی آسانیاں آنے کے بعد جوش و جذبہ ان مشکلات میں تھا اب نہیں شاید وہ عمر کا تقاضا تھا۔

اب تو یہ بھولی بسری باتیں رہ گئی ہیں اور وہ

لکھاری، یادیں جو کبھی اپنے قلم سے قارئین کی توجہ کا مرکز ہوتے بلکہ آپس کی نوک جھونک کرتے ہوئے وہ "صدائے میو" کی محفل کی رونقیں بڑھانے کا سبب بنے رہے۔ جانے مسائل زندگی کی دھند نے انہیں کہاں چھپا رکھا ہے بقول نامعلوم شاعر:

یہاں بڑا ہجوم تھا، یہیں کہیں تھیں رونقیں
وقت کھا گیا سبھی۔ وہ دوستیاں وہ رابطے!!!

اور وہ لوگ جنہوں نے کبھی "صدائے میو" کی کارکردگی کو بڑھانے کے لیے ایک ٹیم ورک کے طور پر کام کیا آج انہی میں سے بہت سے شناسا چہرے سوشل میڈیا پر اپنے اپنے گروپس اور چینل کھولے بیٹھے ہیں۔ بہرحال، "صدائے میو" میں کام کرنے والے لوگ ہوں یا لکھاری انکا یہاں آنا جانا لگا رہتا ہے اور لکھاریوں کے بارے میں یہ کہنا بجا ہے کہ یہ کسی بھی اخبار کی جان ہوتے ہیں اگر جان سے جان نکال دیں تو یہ بے جان۔۔۔ انصاف کے ترازو میں ان دونوں کو تولا جائے تو یہ دونوں برابر ہیں اگر لکھاری اپنی سوچ و خیالات اور لفظوں کی جادوگری سے اس میں جان ڈالتے ہیں تو بدلے میں اخبار انہیں نام و پہچان بھی دیتا ہے۔

"صدائے میو" کو تو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ اس میں برادری کے ہر طبقہ فکر کے لوگوں، ادیبوں اور دانشوروں نے لکھا ہے یہ وہ واحد پلیٹ فارم رہا ہے کہ جس نے مجھ جیسے نوآموز لکھاریوں کو قلم پکڑنا سکھایا، ان کی ٹوٹی پھوٹی تحریروں کی اصلاح کرتے ہوئے انہیں شائع کیا، ان کے خیالات کو پروان کی اڑان دی اور ان کے جذبات کا احترام کیا فراخدلی سے اپنے دامن کو وسیع کیا اور اب بھی یہی کام خندہ پیشانی سے کررہا ہے۔ اب بہت سے پرانے لکھاریوں کے ساتھ نئے لکھاری بھی یہاں اپنے قلم سے زور آزمائی کررہے ہیں۔ انشاء اللہ میں بھی ان میں شاملِ حال رہوں گی۔ یہ جھوٹ نہیں کہ لکھاری قلم کو شوقیہ پکڑتے ہیں مجبوری میں نہیں۔ میں نے بھی اسے اتفاقیہ تھا مگر اب سامنے قلم کا مقصد حیات۔۔۔ نئے عزم، نئی سوچ، نئے انداز اور نئے لگن و جذبے کے تحت اپنے افکار کی پختگی، فن تحریر میں جدت، سلیس کو مربوط و رواں کرنے کے لیے قلم پر کچھ تجربات کرتے ہوئے تحقیق کے سفر پر نکلنا چاہتی ہوں بس اس بار قارئین میرے ان تجربات کو سہ جائیں۔ اگر میں تحقیقی سفر میں نئی چیز دریافت کر بیٹھی تو یقیناً اس کا مستحق "صدائے میو" ہوگا میں تو پہلے ہی کہہ چکی ہوں کہ "صدائے میو" پر اللہ کا خصوصی فضل ہے کہ اس کو صرف روحانی آنکھ ہی دیکھ سکتی ہے۔ میں نے بھی قلم کے علاوہ یہاں سے بہت کچھ سمیٹا ہے کہ جس کو فی الحال لفظوں میں بیان کرنے سے قاصر ہوں اگر ایسے میں کتاب لکھنے کا کارنامہ سرانجام دے بیٹھی تو حافظ بھائی!۔۔۔ سن لیں چوہدری طاہر اسلام میو کی طرف سے دیے گئے پلاٹ پر . "صدائے میو" کی بلڈنگ بنانے کی جو تیاری کی جارہی ہے اس میں مستقبل قریب میں اتنی گنجائش ضرور رکھی جائے کہ میرے جیسے لکھاری اس پلیٹ فارم سے اپنی کتابیں شائع کروانے کا شرف حاصل کرسکے۔

سلسلہ وار

گھُر چڑھی میو خاں

اپنا ای اپنان کے
بیچ گرمی سردی

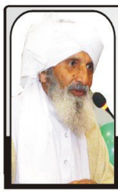

بالم
0300-4507208
قیس چودھری چھرکلوت میو

گذشتہ سُو پیوستہ

دن چڑھو۔ بھاگ مل چنڈاوٗ تاہنٗ بہنیو یو کے گھر جا پہنچو۔ بہن بھائی اے دیکھ کے نہالٗ ہوگی کہ دھیر دھیرے ایں ای دن کہاں سُو چڑھوا ے۔ ترک ای دودھ کو کٹورا بھرلائی اور بھائی کا ہاتھن میں پکڑا دیو۔ خدا بخش گھر پہ ای موجود ہو واہے تنک حیرانگی ہوئی کہ بھاگ مل دھیر دھرے ایں کائیں لُو آیوا ے؟۔ اپر جب بھاگ مل نے راجہ کا سنتری کی بات بتائی تو واکے کھٹک گی کہ گھر کا ای بیری بنٗ گا۔ وے گھر کا جن سُو کدی کچھ لینٗ دین ای نہ ہو، جاکو گاوٗں بی اور ہو۔ جو بسوہ اور مرتبہ میں بی واسُو کھنٗو بڈو ہو، جاکو راجہ کا دربار میں کرسی ملے ہی۔ واکو اور واکو تو کوئی مقابلو ای نہ ہو۔ بس یائی بات پہ بیری بنٗ گو کہ راجہ نے والُو پاگ اور بھیٹ کیں دی اے۔ اُو بولو:۔

’’بھاگ مل بھائی! میں کوئی راجہ سُو پاگ اور بھیٹ مانگن تو نہ گیو ہو۔ وانے آپ اپنو دیوان بھیج کے میں بلوایو ہو‘‘

موئے سب پتو اے۔ اپر توئے ای تو پتو ہے ناں کہ ای مانا کو کتنو بڈو بیج اے۔ یا ہے اپنے سوائے کائی اور کی اِجت نہ پچے گی۔ میں تمن نے چوکس کرن آیو ہوں یا کبیس کا داوٗ سُو بچ کے رہیو۔

’’بھائی! آج تیک ہماری یا کی تو کدے ابے تبے نہ ہوئی کہیں برادری میں کدی میل ملاکھات ہوجائے تو ہو جائے۔ ہینٗ تو ہماری کون سی واکو بانہہ پھڑ پھڑاری آں‘‘..

جیونْی بی بولے بنا نہ رہی۔ بولی:۔

’’آئے ہائے! دربار میں کرسی کہا ملی لینڈا ای گدّی کو چڑھ گو‘‘

وے ابھی بیٹھا بتلا ای رہا ہا کہ تینوں پہاڑ کا ناہر بی آ گا۔ ماما بیٹھو دیکھو تو نہال ہوگا۔ جھک کر سلام کرو۔ اپر جب واکا آنٗ کو کارن جانٗو تو میو خاں تو کچھ نہ بولو۔ گھر چڑھی پہ نہ جھلی بڈا غصہ میں بولو:

’’ای تو ہماری جان لو کہنس نکلو۔ میں نے تو یا پہ دوسو روپیہ دھرا ہا کہ کا کو ہے۔ کدی ہمارے کام آئے گو اپر ای تو گھنٗو نیچ نکلٗو‘‘۔

جیونْی نے بیٹا کو جوش دیکھو تو بولی:۔

بیٹا! بڈان سُو ایسی جبان میں بات نہ کرک را ہاں بری بات اے۔

’’مائی! تو بی حد کرا ہا۔ اُو ہماری جان کو لیگر ہو گو اور تو واے ہمارو بڈو بنائی جاری آ‘‘

بھاگ مل بولو:۔

’’لالہ! بے شک دُسمنائی پڑ گی اپر رستہ ناتا تو اتیک رہنگا، تہارو کا کا اے‘‘

ماما! اُو راج میں ہماری جڑ کاٹ رواے اور تو واہے ہمارو کا کا بنارو آ۔ ای کہا بات ہوئی۔

جونْی بولی:۔

’’پھر وہی بات! واکو باپ تیرا دادا جوہری کو کا کا کو بیٹا ہے۔ تہار وایک ای کُل اور خاندان اے‘‘

گھر چڑھی اُٹھ کھڑو ہو یو اور بولو:۔

’’میں ابھی جارو ہوں اور واسُو اپنا روپیان نے لارو ہوں۔ ایسی تیسی رستہ ناتان کی‘‘

خدا بخش بولو:۔

توئے روپیان کی کہا جرورت پڑ گی؟۔

’’جرورت نہ ہے اپر ایسا گھنْی اور کپٹی پہ میں اپنا روپیان نے نہ چھوڑسُوں (یاد ہے کہ روپیہ کو من گہیوں ملے ہو اور چار سیر دیسی گھی، سونا پندرھے روپیہ تولہ اور چاندی ایک روپیہ تولہ ہی)

بھاگ مل بولو:۔

’’خدا بخش! چھورا صحیح کہہ روا ے۔ یا بہانا سُو واکی نیت کو پتو بی چل جائے گو کہ اُو سودا روپیہ دیوے ہے کہ آنا کان کھیلے ہے‘‘

بیٹا! پھر بی میں کہہ رو ہوں کہ میرا ناوٗں کو داغ مت لگایو کہ مانے کہا سہور سکھایو اے، جائے چھوڑا بڈا کی سدھ ای نہ ہے۔

گھر چڑھی کچھ نہ بولو اور چل دیو۔ عمدہ مینا بولو:۔

’’بھایا میں ساتھ چلو؟‘‘

نہ تو یہیں رہ۔ میں اکیلو ای بہت ہوں اور اُو کندھا پہ بندوق اے لاٹھی کی جو دھر کے مرزا پر لو چل دیو۔

امراوٗ کو بنگلہ کائی کچہری سُو کم نہ ہو۔ دس بیس آدمی ہر بکھت حقّہ پہ بیٹھا رہوے ہا۔ اُو آپ اُونچا پلنگ پہ گولٗ تکیہ لگائی پاوٗں پساری آدھو لوٹو رہوے ہو۔ دو آدمی واکا پاوٗں دباتا رہوے ہا۔ گھر چڑھی بنگلہ میں گھستو دیکھو تو پاوٗں سمیٹ کے بیٹھ گو،

گھر چڑھی نے پئے پہنچ کے کہی:۔

’’کا کا! سلام علےکُم‘‘

والےکُم۔ امراوٗ نے مرامرا سا سور میں کہی۔

امراوٗ نگاہ گاڈ کے کھڑا گھر چڑھی اے دیکھتو رہو، جھوٹے مھوں بی خیریت نہ پوچھی نہ نُوں کہی کہ لالہ بیٹھ جا۔ کچھ دیر پاچھے گھر چڑھی بولو:

’’کا کا روپیان کی جرورت پڑ گی اے‘‘

پھر؟ بڈا اکڑ سُو امراوٗ بولو۔

’’دے دے‘‘ گھر چڑھی نے گسّو قابو میں راکھو۔

حال گھڑی تو نہ ہاں۔ دو چار دن ڈٹ کے لے جایو۔ ای کہہ کے اُو گول تکیہ کے آلتی پالتی مارے ای کڑی لگا کے لوٹ گو۔ گھر چڑھی نے پھر بی نرائی سُو کہی:

’’کا کا! جرورت تو آج اے۔ دو چار دن کیسے ڈٹ جاوٗں؟

اُو سمجھ گو کہ یا کی نیت میں کھوٹ اے بھلا اتنا بڈا جمیں دار پہ دوسو روپیہ نہ ہواں۔

’’جب تیں نے دھروایا ہا تو نوں کد کہی ہی کہ تُرت چوٹ مانگے گو؟۔

امراوٗ سودو ہور بولو۔

’’ای کوئی چھوٹی موٹی رقم نہ ہے یا بکھت میرے پیئے نہ ہے۔ دو چار دن میں کوئی بونت لگاوٗں گو۔ آ جایو۔

’’کا کا! موئے تو لگے ہے کہ دو چار دن پیچھے بی نہ مل ساں‘‘ گھر چڑھی نے چوٹ کری۔

ہاں ای بی ہو سکے ہے۔ جب ہو جائیں گا تو لے جایو۔ وانے واکے مہیں سُو پیٹھ موڑ لی۔

’’کا کا! تو دن رات ہجارن میں کھیلا ہا۔ ای کیسے مان لی جاوے کہ تیرے پئے دوسو روپیہ نہ ہاں‘‘

کچہری کا لوگ چپ چاپ دونون کی باتن نے سُنٗ راہا۔ اب اُن نے پتو چل گو کہ گھر چڑھی کا دوسو روپیہ دینا ہاں۔ دوسو روپیہ ایک رقم ہی۔ میو پہ تو ننانوے (99) روپیہ ہو جاوے ہا تو واکو پھیر ای نہ ڈٹے ہو۔ میوات میں روپیہ والاٗ کا بارا میں کہاوت ہی ’’ننانوے کا پھیر میں ہے‘‘

یا بات پہ امراوٗ تاوٗ کھا گو۔ پیٹھ موڑے موڑے ہڑ بڑایو:۔

’’تیری کونسی خون پسینہ کی کمائی ہی۔ رنڈی، بنیا اور کسائی لوٹ لیا تو روپیہ والو بنٗ گو‘‘

گھر چڑھی نے ایک لمبو سانس بھر و اور بولو:۔

’’کا کا! لگے ہے کہ تیرو دل بے ہی مان (بے ایمان) ہو گو اے۔ یا مارے لوٹ کو مال کہہ روا‘‘

تو کہا تیں نے سر سو بیچی ہی؟ امراوٗ نے پلٹ کے واکے مہیں دیکھی اور اُٹھ بیٹھو۔

’’کا کا! مان لی لوٹ کو مال ہے اپر تو تُو نہ لوٹو‘‘ گھر چڑھی نے کہی تو لوگ دبی دبی ہانسی ہسن لگ گا۔ امراوٗ اور تپ گو اور بولو:۔

تیری اتنی جرات اے کہ موئے لوٹ لیوا؟

’’ٹھیک! دو چار دن پاچھے نہ پورا آٹھ دن پاچھے آوٗں گو اور دیکھوں گو کہ پھر کہا بہانو بناوا‘‘

امراوٗ پلنگ پہ اُتر کے کھڑو ہو گو اور بولو:۔

’’اُو چیپڑا! کہا کہی میں بہانا بنا رو ہوں‘‘

واکا آدمی بی لاٹھی بندوق سمانٗ کے کھڑا ہو گا۔ امراوٗ دھاڑ کے بولو:۔

’’بنْیا باسُون نے راج میں دُھائی دیدی ہے جب راجہ کا سپائی پکڑن آئیں گا تو تم میرے پئے ای بھگ کے آوٗ گا۔

گھر چڑھی تپ گو اور بولو:۔

’’تیں نے اب تیک جو ڈھال لگا راکھی اے وائے سمبال لے ہم جانا اور مہراج جانے‘‘

ایک پاگ بھیٹ مل گی اے۔ تو وائی پہ لینڈ اُکاس کو چڑھ گو۔ امراوٗ نے تانو مارو۔

’’اُو بی تیری ای سپارس سُو ملی اے ناں؟‘‘

گھر چڑھی نے پلٹ کے تانو مارو۔ لوگ دبا دبا ہنس پڑا۔

لالہ! بات مت بڈھا۔ اپنی خیر چاہا تو چُپ چاپ چلو جا۔ میرا آدمی اب نہ جھیل ساں۔ تیری ساری اکٹ اے ناک کے بل نکال دیں گا۔

گھر چڑھی واکا آدمین میں گھر و کھڑو ہو کچھ نہ بولو۔ سمجھ گو کہ ای حرامی کائی صورت میں روپیہ نہ دے سے۔ ایک لمبو سانس بھر و اور ناڑ جھٹک کے بنگلہ سُو باہر نکل گو۔ وانے سُن راکھی ہی کہ اپنی گلی میں کتّا بی ناہر ہووے ہے۔ ای تو واکو بنگلہ ہو۔ واکو گاوٗں مرزا پر ہو۔ اُو ناہر کی نہ بنتو۔ اُو ہُوں سُو نکلو تو امراوٗ کا آدمی ٹھٹھہ مار کے ہنسا۔ وانے جاتے جاتے اُن کا ٹھٹھا سُنا اپر مُڑ کے نہ دیکھی۔ یا ہانسی نے واکی جلتی پہ تیل کو کام کرو اور واکی آنکھن میں خون اُتر آیو۔ (جاری اے)

صدائے میو 16 سالہ جدوجہد، شناخت کی بازیافت اور مستقبل کی آواز

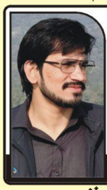

موقف
فرحان بادشاہ میو
(لاہور)
0300-5555113

میو قوم کی تاریخ صرف ماضی کی داستان نہیں بلکہ بقا، مزاحمت اور شناخت کی مسلسل جدوجہد کا نام ہے۔ ایسے وقت میں جب بہت سی مقامی زبانیں، ثقافتیں اور تاریخی روایات جدیدیت، ریاستی یکسانیت اور سماجی بے اعتنائی کے دباؤ میں مٹتی جا رہی ہیں، وہاں ’’صدائے میو‘‘ جیسے پلیٹ فارم امید کی ایک روشن علامت بن کر سامنے آئے۔ آج جب صدائے میو اخبار اپنی مسلسل اشاعت کے 16 سال مکمل کر رہا ہے تو یہ صرف ایک اخبار کی سالگرہ نہیں بلکہ پوری میو برادری کی اجتماعی شعوری بیداری کا جشن ہے۔

میو قوم کی شناخت کی بازیافت کا سفر آسان نہیں تھا۔ تقسیمِ ہند کے بعد پاکستان آنے والے میو اپنے ساتھ صرف ہجرت کا دکھ نہیں بلکہ صدیوں کی تہذیبی یادداشت بھی لائے تھے۔ برطانوی دور میں ’’کرمنل ٹرائب‘‘ جیسے نوآبادیاتی لیبل نے ان کی سماجی حیثیت کو شدید نقصان پہنچایا جبکہ بعد ازاں ریاستی سطح پر ثقافتی یکسانیت نے ان کی زبان، رسوم، اور اجتماعی شناخت کو مزید کمزور کیا۔ ایسے حالات میں میو برادری کے اندر یہ احساس پیدا ہوا کہ اگر اپنی تاریخ، زبان اور ثقافت کو خود محفوظ نہ کیا گیا تو آنے والی نسلیں اپنی اصل سے کٹ جائیں گی۔ یہی احساس بعد میں سماجی تنظیموں، ادبی حلقوں، ثقافتی تقریبات اور صحافتی پلیٹ فارمز کی بنیاد بنا۔

ابتدائی دور میں انجمن اتحاد و ترقی میوات جیسے اداروں نے میو برادری کو متحد کرنے کی کوشش کی۔ 1998 کی مشہور میو ریلی جس کی قیادت سردار طفیل جیسے رہنماؤں نے کی اس اجتماعی شعور کی نمایاں مثال تھی۔ بعد ازاں 2003 میں مینارِ پاکستان پر میو کانفرنس اور 2005 میں قذافی اسٹیڈیم لاہور میں جشنِ فتحِ میوات جیسے بڑے اجتماعات نے نہ صرف ثقافتی فخر کو زندہ کیا بلکہ سیاسی نمائندگی کے نئے امکانات بھی پیدا کیے۔ اسی پس منظر میں میڈیا نے ایک فیصلہ کن کردار ادا کیا۔ صدائے میو اور المیوات جیسے اخبارات نے میو برادری کو ایک ایسی آواز دی جو صرف خبریں نہیں بلکہ شناخت، ادب، زبان اور شعور کی ترجمان تھی۔ یہ پلیٹ فارم میواتی زبان کے تحفظ، تاریخی شعور کی بیداری اور سماجی رابطے کا ذریعہ بنے۔ خصوصاً صدائے میو نے اس میدان میں ایک مستقل اور مؤثر کردار ادا کیا۔ 2010 میں حافظ سلمان کی قیادت میں اس کی نئی شکل میں بحالی نے اسے ایک نئے دور میں داخل کیا جہاں سو سے زائد لکھاریوں نے اس پلیٹ فارم کو اپنی فکری اور ادبی خدمات سے مضبوط بنایا

صدائے میو محض ایک اخبار نہیں رہا بلکہ ایک تحریک بن گیا۔ اجتماعی شادی پروگرام، میو بیٹھک، میو پنچایت، میو سیاسی بیٹھک، طلبہ کنونشنز، میو سپوت ایوارڈ، اور مختلف شہروں میں ثقافتی اجتماعات — یہ سب اسی پلیٹ فارم کے تحت میو قوم کی سماجی تنظیم اور فکری وحدت کی مثال بنے۔ خاص طور پر اجتماعی شادی پروگرام میں اب تک سینکڑوں خاندانوں کو سہارا ملا جبکہ میو بیٹھک نے نوجوان نسل کو اپنی جڑوں سے جوڑنے میں اہم کردار ادا کیا۔

میواتی زبان کے فروغ میں بھی صدائے میو کا کردار ناقابلِ فراموش ہے۔ NADRA کی جانب سے میواتی زبان کو پاکستان کی علاقائی زبان کے طور پر تسلیم کیا جانا محض ایک انتظامی فیصلہ نہیں بلکہ ایک تاریخی کامیابی تھی۔ اس جدوجہد میں صدائے میو، میواتی دنیا، میو تنظیمات کونسل اور دیگر فکری حلقوں کی مسلسل کاوشیں شامل تھیں۔ زبان صرف ابلاغ نہیں بلکہ اجتماعی یادداشت ہوتی ہے، اور صدائے میو نے اس یادداشت کو محفوظ رکھنے کا فریضہ انجام دیا۔

آج اگرچہ پاکستان میں میو برادری کی 25 سے زائد تنظیمیں موجود ہیں لیکن اکثر تنظیمیں قیادت کے بحران، باہمی عدم ربط، اور عملی کمزوریوں کا شکار ہیں۔ ایسے ماحول میں صدائے میو کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے کیونکہ اس نے محض علامتی سیاست کے بجائے مسلسل سماجی موجودگی کو ترجیح دی۔ یہ پلیٹ فارم نہ صرف اختلافات کے باوجود رابطے کا ذریعہ بنا بلکہ ایک ایسے فکری مرکز کے طور پر سامنے آیا جہاں سے اجتماعی سمت متعین کی جاسکتی ہے۔

میو قوم کی اصل طاقت اس کی اجتماعی یادداشت، ثقافتی وقار، اور مزاحمتی شعور میں ہے۔ اگر یہ ختم ہو جائے تو صرف ایک برادری نہیں بلکہ ایک پوری تاریخی روایت خاموش ہو جائے گی۔ صدائے میو نے گزشتہ سولہ برسوں میں اس خاموشی کو آواز دی ہے۔ اس نے میو نوجوان کو بتایا کہ وہ صرف ایک سماجی شناخت نہیں بلکہ ایک تاریخی تسلسل کا وارث ہے۔ اس نے بزرگوں کو احساس دلایا کہ ان کی روایت اب بھی زندہ ہے۔ اس نے خواتین، طلبہ، وکلاء، ملازمین، ادیبوں اور کارکنوں کو ایک مشترکہ پلیٹ فارم فراہم کیا۔ آج جب صدائے میو اپنے سولہ سال مکمل کر رہا ہے تو یہ صرف ماضی کا جشن نہیں بلکہ مستقبل کی ذمہ داری بھی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ یہ پلیٹ فارم مزید مضبوط ہو، نوجوان نسل اس سے جڑے، تحقیق، صحافت اور ثقافتی سرگرمیوں کو مزید وسعت دی جائے اور میو شناخت کو محض یادگار نہیں بلکہ ایک زندہ سماجی قوت بنایا جائے۔

صدائے میو کی سالگرہ دراصل اس سوال کا جواب ہے کہ کیا ایک قوم اپنی شناخت کو دوبارہ حاصل کر سکتی ہے؟ جواب ہے: ہاں، اگر اس کے پاس اپنی آواز ہو۔ اور اس وقت میو قوم کی آواز کا نام ہے: ’’صدائے میو‘‘۔

چونکا دینے والے واقعات خونی مناظر

تحریک آزادی کے فراموش کردہ مناظر

گذشتہ سے پیوستہ

تاریخ بتاتی ہے کہ ہندوستان میں ظلم وجبر کا سلوک صرف مسلمانوں کے ساتھ نہیں ہوا۔ ہندو جب بھی من مانی کرنے کی پوزیشن میں آئے انہوں نے ہروہ کام کیا جس کی نہ کوئی مذہب اجازت دیتا ہے نہ اخلاقیات حتیٰ کہ ہندومت یا ویشنومت میں بھی اس ظلم کیلئے کوئی تائیدی حکم نہیں ملتا جس قسم کے ظلم کی مثالوں سے تاریخ ہند لبریز ہے۔ یہ معاملہ چاہے بدھ مت اور سکھ مذہب کے ماننے والوں کا ہو جنہیں 1947ء سے قبل ہندوستانی قومیت کا جھانسا دے کر ساتھ ملالیا گیا تھا یا عیسائیوں کا اختیار حاصل ہوتے ہی ہندو محض ہندو بن جاتا ہے۔ ہم اس خاموش اقلیت کے غیر اہم احتجاج کی وجہ سے اس نظریے کو رد نہیں کر سکتے جو ظلم ہو چکنے کے بعد واجبی واویلا کرتی ہے۔ نیز قوموں کا رویّہ اکثریت کے نظریات اور رائے عامہ کے مزاج سے پہچانا جاتا ہے نہ کہ کروڑوں کے سامنے سو پچاس کی بے معنی اخلاقی دہائی سے جو ظلم کو ہونے سے روک سکے اور نہ ہی اکثریت کو اپنے رویہ پر نظر ثانی کے لئے مائل کر سکے

بدھ مت کی مثال ہمارے سامنے ہے جو ہندوستان میں انتہائی مقبول مذہب تھا مگر اشوک اعظم کے جانشینوں کے کمزور پڑنے کے بعد جب موریہ خاندان کا آخری حکمران برہ ورتھ 184 قبل از مسیح میں اپنے سپہ سالار پشپا متر کے ہاتھوں مارا گیا جو برہمن مت یا ہندومت کا پیروکار تھا تو سارے بدھوں کے لئے ہندوستان کی زمین تنگ کردی گئی بے تحاشا قتل ہوئے۔ رماشنکر ترپاٹھی نے لکھا ہے:۔

”ودیاودان کی شہادت کے مطابق پشپا متر نے بدھ مت پر مظالم کئے۔ ساکل کا مشہور اعلان اسی سے منسوب ہے۔ کہتے ہیں کہ پشپا متر نے ہر بدھ بھکشو کے سر پر سو طلائی دینار کا انعام مقرر کردیا تھا۔ تارا ناتھ بھی اس کی تصدیق کرتا ہے کہ پشپا متر بد اعتقاد لوگوں کا دوست تھا اُس نے خود بہت سی خانقاہیں جلوا ڈالیں اور بھکشوؤں کو قتل کیا“۔

یہ قتل وغارت جاری رہا یہاں تک کہ اکثریت سے اقلیت بنے ہندوستان کے بدھ، ہندو مت کی چھتری تلے آگئے۔ سکھوں کے مسلمانوں سے ٹکراؤ کا ایک سیاسی پس منظر تھا اور اس ٹکراؤ کو صرف اس حد تک مذہبی کہا جاسکتا ہے کہ سکھ ایک علیحدہ مذہب کے پیروکار ہونے کی حیثیت سے علیحدہ قوم ہونے کے دعویدار اور اسی بنیاد پر سیاسی طاقت کے بھی طلبگار تھے۔ اس پس منظر کو استعمال کر کے ہندو لیڈروں نے سکھوں کو ہندوستانی قومیت کا سبز باغ دکھایا اور مسلمانوں سے برگشتہ کر کے اپنے ساتھ ملالیا اور اس طرح پنجاب پاکستان میں جانے کی بجائے تقسیم ہوگیا۔ بعد میں جو ہوا اس سے تاریخ کا ہر طالب علم واقف ہے۔

سکھوں کی مقدس ترین مذہبی عبادت گاہ دربار صاحب پر فوجی چڑھائی کے دوران اور اندرا گاندھی کے قتل کے بعد سکھوں کے ساتھ جو بیتی اس کی وجہ محض یہ تھی کہ سکھ ہندوستانی قومیت کے جھوٹ سے آگاہ ہو چکے تھے اور بحیثیت علیحدہ قوم اپنے حقوق تسلیم کروانا چاہتے تھے۔ ہزاروں سکھ بلا جواز مار دیئے گئے اور آج تک کسی شخص کیخلاف کاروائی نہیں ہوئی۔ آج کے بھارت میں جو سلوک مسلمانوں اور عیسائیوں سے روا رکھا جارہا ہے کیا اس کے بعد بھی ہندوستانی قومیت کا کوئی جواز باقی ہے۔

یہاں یہ ذکر بھی ضروری ہوگا کہ مسلم لیگ کے دوقومی نظریے کا مطلب بالکل یہ نہ تھا کہ ہندوستان میں دیگر قوم آباد نہیں بلکہ سادہ الفاظ میں اس کی توضیح یہ ہے کہ ہندوستان میں دو بڑی قومیں ہندو اور مسلمان آباد ہیں اور دیگر قومیں مثلاً سکھ، عیسائی، بدھ وغیرہ اپنے تناسب آبادی اور علاقائی حالات کی وجہ سے علیحدہ ملک کی بجائے انہی دونوں بڑی اقوام میں سے کسی ایک کے ساتھ شامل ہونی چاہئیں۔ حقیقت میں ہندوستان کا مسئلہ تھا ہی کثیر قومی جیسے ہندو لیڈر چالاکی سے ہندوستانی قومیت کے پردے میں چھپا دینا چاہتے تھے اور جس کے لئے انہوں نے مسلمانوں میں سے بھی کچھ لوگوں کی مدد حاصل کرلی تھی۔ یہ مسلمان جو اس دور کے علماء میں شمار ہوتے تھے اس

طرح کانگریس کے جال میں آئے کہ اسلام کے تصور اُمت کو ہی بھلا بیٹھے۔ یہی وہ تصور اُمت ہے جس پر مسلم قومیت کا دارومدار ہے اور پوری دنیا کے مسلمان کسی دوسری قوم کے ساتھ نہیں رہ سکتے اور ان کے نزدیک جغرافیائی سرحدوں اور وطن کی کوئی اہمیت نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ مشرق میں ریاست کو سوشل معاہدہ کی بنیاد پر قائم کرنے کا عملی مظاہرہ سب سے پہلے کیا ہی پیغمبر اسلامؐ نے تھا جب انہوں نے مدینہ کے یہودیوں کے ساتھ میثاق کر کے مدینہ کی پہلی اسلامی ریاست کی بنیاد رکھی تھی۔

یہی وہ نظریہ تھا جس کی پیروی کرتے ہوئے قائداعظمؒ نے سکھ لیڈروں سے منصفانہ بات چیت کر کے اُنہیں پاکستان میں شمولیت کی دعوت دی اور اس سلسلے میں سکھ لیڈروں اور مسلم رہنماؤں بشمول قائداعظمؒ کے درمیان کئی رابطے بھی ہوئے۔ حقیقت تو یہی تھی کہ ہندوستان میں مسلمانوں اور ہندوؤں کے علاوہ بھی دیگر قومیں تھیں جن میں سکھ، عیسائی، بدھ مت اور جین مت کے پیروکار شامل تھے۔ زیادہ بہتر ہوتا کہ دیگر مذاہب کو ماننے والوں کو ہندوؤں سے علیحدہ قوموں کی شکل میں مناسب طریقے سے دیکھا جاتا اور اسی منظر میں اُن سے بات چیت ہوتی۔ اُنہیں قائل کیا جاتا کہ مختلف مذاہب کے ماننے والے بھی ایک ریاست میں امن وسکون سے رہ سکتے ہیں اور ہندوؤں سے مسلمانوں کی علیحدگی کی وجہ محض مذہبی اختلافات نہیں بلکہ ہندوؤں کی طرف سے مسلمانوں کو بحیثیت ایک علیحدہ قوم تسلیم نہ کرنے کا رویہ اور مسلمانوں کے سیاسی ومعاشی اور مذہبی حقوق کا انکار ہے۔ کسی بھی ریاست میں آباد لوگوں کے اکھٹے رہنے کی مختلف وجوہات ہوسکتی ہیں، کہیں مشترکہ مذہب اتحاد کی وجہ ہوتا ہے، کہیں مشترکہ کلچر، کہیں زبان لوگوں کو جوڑتی ہے تو کہیں نسل اور جغرافیائی وحدت اکٹھ کی وجہ ہوتے ہیں۔ نیز یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہ سارے عوامل مل کر کسی ملک کو اکھٹا رکھیں مگر ان تمام عوامل کے ساتھ ساتھ ایک اور وجہ جس کے بغیر ملک کبھی متحد نہیں رہ سکتے انصاف ہے۔ انصاف معاشرے کو جوڑتا ہے اور ناانصافی توڑتی ہے۔

ہندوستان کے مسلمانوں نے ہندو اکثریت کا رویہ غیر منصفانہ پایا تو آخر کار وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ اکثریت انہیں انصاف کے مطابق حقوق نہیں دینا چاہتی لہٰذا انتہائی اقدام کے طور پر ایک علیحدہ وطن کا مطالبہ کیا گیا تاہم قائداعظمؒ کے پیش نظر بھی یہ بات تھی کہ محض مذہب کی بنیاد پر لوگ تادیر اکھٹے نہیں رہ سکتے تاوقتیکہ ان کے ساتھ رواداری اور انصاف کے اصولوں کے مطابق سلوک نہ کیا جائے یہی وجہ تھی کہ انہوں نے انصاف کے مسلمہ اصولوں پر پاکستانی معاشرے کو پروان چڑھانے کی کوشش کی۔ ان اصولوں سے انحراف کا نتیجہ ہم مشرقی پاکستان کی علیحدگی کی صورت میں بھگت چکے ہیں مگر کچھ متعصب ہندو لیڈروں کی طرف سے اس علیحدگی کو علیحدہ مسلم قومیت یا اُمہ کے تصور کی نفی کہنا بھی صریحاً غلط ہے کیونکہ عباسی خلافت کی ابتداء کے ساتھ ہی سے مسلم ممالک میں علیحدگی کا رجحان بھی پیدا ہونا شروع ہوا اور دیگر عوامل کے علاوہ اس رجحان کی اہم وجہ یہ سوچ تھی کہ مرکز اُن کے ساتھ انصاف نہیں کررہا اور اس صورتحال میں مزید اکھٹے رہنا ممکن نہیں۔ موجودہ دور میں پچاس سے بھی زائد مسلمان ممالک دنیا کے مختلف خطوں میں واقع اور مختلف نسلوں کے لوگوں کی آبادی پر مشتمل ہیں مگر مسلم اُمہ کا تصور انہیں ایک لڑی میں پروئے ہوئے ہے۔ دنیا کے کسی بھی خطے کا مسلمان اپنے دوسرے بھائی کی تکلیف پر تڑپتا ضرور ہے چاہے وہ کچھ کر سکنے کی پوزیشن میں ہو یا نہ ہو اور یہی وجہ تھی کہ 1947ء کے ہنگامے میں میوؤں کو اس وجہ سے کوئی رعایت نہیں ملی کہ وہ محض نام کے مسلمان تھے اور اسلامی شعائر سے انکا دور کا بھی واسطہ نہ تھا بلکہ اُنہیں امت مسلمہ کا حصہ سمجھتے ہوئے اسی بربریت کا نشانہ بنایا گیا جس سے پنجاب اور دہلی کے مسلمان دوچار تھے بلکہ میوؤں پر منصوبہ بندی کے تحت لشکر کشی اس لئے بھی کی گئی کہ آزاد بھارت کے دارالحکومت کے نزدیک مسلم اکثریتی علاقہ ہندوؤں کیلئے قابل برداشت نہ تھا چاہے وہ میو ہی کیوں نہ ہوں جو آدھے ہندو آدھے مسلمان کہلاتے تھے۔

(جاری ہے)

ہم کی نہ سمجھاں! اچھی باتن سُو زیادہ اچھا کام کی ضرورت اے

الحمدللہ! صدائے میو کی عمر سولے سال ہوگی اے۔ نوں تو یو رسالو 2001ء میں کراچی سُو شہید اجمل خاں میو نے شروع کرو ہو جو 2005ء تک چلتو رہو۔ 2005ء میں ”صدائے میو“ بند کر کے اخبار کی شکل میں ”المیوات ٹائمز“ شروع کردیو۔ اجمل خاں کی شہادت سُو پاچھے سازش کر کے 2007ء میں موسُو ”المیوات ٹائمز“ چھینو گیو تو پانچ چھ مہینہ میں ہر دو مہینہ بعد ایڈیٹر بدلو گیو اور پھر پنجاب میں میو اتحاد کے ساتھ یو بھی غائب ہوگو۔ اپنی ہی محنت ماٹی میں ملتی دیکھی تو 2008ء میں ”میو ایکسپریس“ کا نام سُو اخبار شروع کردیو ابھی یو اخبار گھٹنیان چل رہو ہو کہ سازش سُو میرے اُوپر جعلی چیک کو پرچہ کرا کے 23 دن کے مارے پابند سلاسل کرایو گیو اور غصہ میں کچھ ساتھین نے مدعی پکڑ کے پیٹو تو وانے ایک اور ایف آئی آر کرادی یا کیس میں صلح کے مارے ”میو ایکسپریس“ بند کرن کی شرط راکھی گئی اپر میں بھی میو ہو اور اُوبی راسینہ کو جن کی تاریخ سُو سارا ای واقف ہونگا۔ میں نے بی ہار نہ مانی اور 2010ء میں صدائے میو کو این اوسی ہوتے ای دوبارہ سُو چھاپنوں شروع کردیو۔

کتنا ای لوگ آیا اور چلا گا، کائی اے میں اچھو نہ لگو اور کوئی موہے اچھو نہ لگو اپر میں اپنا ہر معاملہ اے واذات کی عدالت میں پیش کرتو رہو جہان ناانصافی کا تصور ای نہ ہے۔ جتنا بی لوگ موہے چھوڑ کے گیا انکا الگ ہونؤ سُو میں نے اپنا پا من پہ کھڑ وہونو سیکھ لیو کرے دھرے تو وے کچھ بی نہ ہا اپر غم غلط کرن کو ایک آسرا ہو جا کا ٹوٹن سُو میں پہلے سُو بی مضبوط ہو تو چلو گویا کی وجہ یُو ہی کہ میں نے اِت ہِت لو دیکھن کی بجائے ناک کی سیدھ چلنو شروع کردیو اور آج نتیجہ سبن کے سامنے اے۔ یہ بات تو ہر سالگرہ ایڈیشن میں کری جاواں ہاں یا مارے برادری کا تازہ حالات کی بات ای کرلی جاواں۔ میں نے 22 مئی لُو ہونؤ والی پانچویں ”میو بیٹھک“ میں سبن کے سامنے اُن ساری باتن کی معافی مانگ لی جن سُو کائی لُو کوئی تکلیف پہنچی ہوئے یا مارے کائی بندہ یا تنظیم کو نام لیر لکھن کی بجائے بس اُن باتن کو ای اظہار کروں گو جو میں نے درد درد کی ٹھوکر کھار محسوس کری ہاں۔

سندھ اور پنجاب میں 25 میو تنظیم بنی پڑی آں اور ساری ای اپنی قوم کے مارے کچھ نہ کچھ کرن کی دعویدار بھی ہاں۔ ماشاء اللہ سبن نے اپنی قوم سُو اتنی محبت ہے کہ ایک بھی تنظیم کو کوئی لیڈر ساری تنظیمن کو نام تک نہ جانے حالانکہ ہم نے کئی بر سبن کا نام بھی چھاپاں ہاں۔ جب ہم نے ایک ہونؤ ای نہ ہے تو پھر کائی کو نام یاد رکھن کی ضرورت ای کہا اے۔ قوم ایک پلیٹ فارم پر متحد ہوجائے، اتحاد اور اتفاق کے بغیر ہم کچھ بی نہ کرسکاں کی باتن نے کرن والان کی قومی سوچ کو یُو حال ہے کہ پچھلے دِنن ساری ای تنظیمن کا مشورہ سُو ہر سال ”میواتی کلچر ڈے“ منانا کو فیصلہ کرو گیو تو سوائے پاکستان صدائے میو فورم، میواتی دنیا اور صدائے میو مشاورتی (واٹس ایپ) گروپ کے ایک بھی تنظیم نے فیصلہ کو خیر مقدم کی پوسٹ چلانی گوارہ نہ کری حالانکہ یہ تنظیم کچھ کراں نہ کراں دنّوں راتو سوشل میڈیا پہ پوسٹ ایسے چلاواں ہاں جیسے قوم اے پوسٹن کے علاوہ کسائیں کی ضرورت ای نہ ہے اور تو اور سوشل میڈیا کا فلاسفرن نے بی میواتی کلچر ڈے کی اہمیت پہ لیکچر دینو مناسب نہ سمجھو۔ یہ فلاسفر بامقصد پروگرامن میں تو آنؤ گوارہ نہ کراں۔ چھوٹا

چھوٹا بے مقصد اجلاسن میں شرکت کر کے کھانؤ کھا کے دن رات خالی غباران میں ایسے ہوا بھراں جیسے اب اُو ہونؤ والو ہے جو پہلے کدی نہ ہو یو۔

ہمارو مقصد کائی پہ تنقید کرنو نہ ہے نہ کائی سُو کوئی دشمنی ہے اپر یُو بتانؤ ہماری ذمہ داری میں شامل ہے کہ ہمارے پیئے خالی باتین کے علاوہ کچھ بی نہ ہے یا ئی مارے ہر سچی بات تنقید ہی لگے ہے جب ہر بات ہی تنقید لگے ہے تو پھر یا ئے بتان میں کہا حرج ہے کہ میو قوم کی 25 تنظیمن میں سُو ایک بی تنظیم کا معیار پر پورو نہ اُترے بس ہر جگہ چند لوگن کا گروپ ہاں جن کو کام ای کہیں جا کے کھانؤ کھانو اور کہیں گروپ فوٹو بنا کے سوشل میڈیا پہ یو ظاہر کرن کی کوشش کرنی کہ فلاں بی ہمارے ساتھ ہے اور فلاں نے فلانو چھوڑ کے ہماری حمایت کردی یُو جوڑ کو نہ توڑ کو پیغام دیو جاوے ہے۔ ایسو زیادہ تر پنجاب میں ہوئے ہے سندھ کی برادری میں ایسو کم ای دیکھن میں آوے ہے۔

اللہ تعالیٰ نے میو قوم بہت نوازی ہے سرمایہ کی کمی ہے نہ تعلیم کی ان حالات میں بھی بہت کچھ کرن کی ضرورت ہے کیں کہ سب کچھ ہون کے باجود ہمارے پیئے کچھ بی نہ رہو جہاں بھائی بھائی کو نہ بنئے، اولاد والدین کی نہ مانے، میاں بیوی میں روز جھگڑا ہواں، جہیز کا نام پہ ہر جگہ بھیک مانگی جائے تو سرمایہ اور تعلیم کہا کام کی۔ ہم سب ایک دوسرا کی برائی پوری ذمہ داری سُو کرتا دکھائی دیواں ہاں۔ کائی ایک تنظیم میں زیادہ لوگ ہون کو مطلب ای نہ ہے کہ قوم متحد ہے اور ہم میں بھائی چارہ بڑھ روا ہے اگر ایسو ہوتو تو ہم میں دوسران کا اچھا کام کی تعریف کرن کو حوصلہ بی ہوتو، ایک دوسرا کا حق میں پوسٹ بھی چلائی جاتی، ایک دوسرا سُو رابطو بھی راکھو جاتو۔

شہید اجمل خاں نے ایسو کرو ویسو کرو آج سب کچھ اُن کی وجہ سُو ہے یا میں کوئی شک بی نہ ہے اپر ہم یا ئے کی نہ بتاواں کہ اجمل خاں میو کی شہادت سُو پاچھے ہم نے کہا کرو ہے جو یا دنیا سُو چلا گا اُن کا کام کی وجہ سُو ہر جگہ اُن کو نام لیو جاوے ہے۔ کہا اپنی قوم کے مارے ہمارو ایسو کردار ہے کہ ہمارا جان سُو بعد لوگ ہمارو نام بی فخر سُو لیک رنگ گا۔ گھر بیٹھے ای سوشل میڈیا پہ ویڈیو پیغام چلا دینو یا فلاں مرگو اور فلاں کی شادی ہے کی پوسٹ چلا کے ہم قوم پہ احسان کرراہاں۔ سوشل میڈیا پہ ایک چینل تو ایسو بی ہے جو دنّوں راتو ایک مخصوص تنظیم کی پوسٹن نے چلاوے اور جو بات لکھی جاواں اُن کو کہا تو تنظیم والان نے بی پتو نہ رہے اپر اُن کے مارے اتنو ای بہت ہے کہ مفت میں اُن کی تصویر چل ری ہاں اور پھر یا ئی خوشی میں پوسٹ شیئر بھی کردی جاوے۔

آخر میں ہاتھ جوڑ کے سبن سُو گزارش ہی کرسکوں ہوں کہ خدارا تنظیمن کا مقصد اور کام اے سمجھو، اپنا کارکن اور ذمہ دارن کی ذہن سازی کرو، قوم اے ٹکڑان میں باٹن کی بجائے بھائی چارہ کی اہمیت اے سمجھو، بڑان کی لڑائی اے چھوڑان تک مت جان دیو، مادری زبان میں بات کرن کا فوائد بتان کی بجائے کم از کم اپنا بچان سُو تو میواتی میں بات کرو، کائی بھی میو بھائی کے ساتھ کہیں بھی زیادتی ہوئے تو خاموش تماشائی بنن کی بجائے ایک دوسرا کے ساتھ کھڑو ہون کی سوچ پیدا کرو۔ زندگی کو کوئی پتو نہ ہے کد ختم ہوجائے یا مارے بہت زیادہ نہ تو کچھ نہ کچھ ایسو ضرور کر جاؤ کہ لوگ نام سنؔ کے منہ بنانؔ کی بجائے دعا دین پہ مجبور ہو جاواں۔

مؤثر تعلیمی اصول

پڑھائی کو کس طرح روزمرہ کی روٹین میں شامل کیا جائے؟

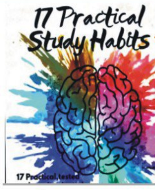

گزشتہ آرٹیکل میں ہم نے دیکھا کہ اپنے لئے مائیکرو چیلنج سیٹ کر کے اور ابتدائی اسٹیپس پر توجہ کر کے پڑھنے کے پراسس کو آسانی سے شروع کیا جاسکتا ہے۔ اب ہم دیکھیں گے کہ وہ دو مزید کونسی چیزیں ہیں جن سے پڑھنا آپ کی روزمرّہ کی روٹین کا حصہ بن سکتا ہے اور بغیر زیادہ قوتِ ارادی کا استعمال کیئے آپ باآسانی پڑھ سکتے ہیں۔

روزمرہ کے کاموں کی روٹین کے ساتھ پڑھنے کا شیڈول بنانا!

کسی نئی عادت کو اپنانے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اُسے کسی پرانی عادت، پرانے کام کے اوپر کرنا شروع کیا جائے تاکہ پرانی عادت نئی عادت کیلئے ری مائینڈر یا ٹریگر کا کام دے۔ اس طریقہ کار کو Habit Stacking کہتے ہیں۔ (Habit Stacking کا کونسیپ بی۔ جے فوگ نے اپنی کتاب Tiny Habits اور جیمز کلیر نے اپنی کتاب Atomic Habits میں بیان کیا ہے) یہ طریقہ نئی عادت بنانے کیلئے بہت کارساز ہے اور نئی عادت کو پرانی عادت کے ساتھ جوڑ کر بغیر زیادہ مشقت کے کیا جاسکتا ہے۔

Habit Stacking کو پڑھائی میں کیسے استعمال کرسکتے ہیں؟

آپ اپنے ان کاموں کی لسٹ بنائیں جنہیں آپ روزانہ لازمی کرتے ہیں۔ ان کاموں کے فوراً بعد پڑھائی کے چھوٹے چھوٹے سیشنز رکھیں یہاں تک کہ دماغ کو اس طرح ٹرین کردیں کہ اس کام کو کرنے کے فوراً بعد آپ کا دماغ آپ کو چھوٹے چھوٹے سیشنز کی طرف راغب کرے۔ آپ اس کو کچھ مثالوں سے سمجھ سکتے ہیں!

آپ صبح سو کر اٹھتے ہیں، روزانہ ناشتہ کرتے ہیں، روزانہ دوپہر اور رات کا کھانا بھی کھاتے ہیں، فجر، ظہر اور دیگر نمازیں بھی پڑھتے ہیں، روزانہ سوتے بھی ہیں اور کھانا بنانا اور چائے پینا بھی ہوسکتا ہے۔ اب آپ نے ایسی تمام روٹین جو آپ روزمرہ کرتے ہیں ان کے اوپر پڑھنے کی روٹین بنانی ہے۔

کچھ عملی مثالیں!

۱) اپنے دماغ کو اس طرح ٹرین کریں کہ صبح اُٹھنے کے بعد (پرانی عادت) پہلا کام یہ کریں گے کہ کتاب اُٹھا کر بیس منٹ پڑھنی ہے (باقی سارے کام دانت برش وغیرہ بعد میں) یعنی روزانہ صبح اٹھنے کی عادت کے اوپر کتاب اُٹھانے کی عادت بنائیں یہاں تک یہ پیٹرن دماغ میں راسخ ہوجائے۔

۲) ناشتہ کرنے سے پہلے کتاب وغیرہ پہلے ہی تیار کر کے رکھ لیں۔ اب ناشتہ کرتے ہی فوراً دس منٹ کتاب پڑھنی ہے۔ کچھ دن کے بعد دماغ ٹرین ہوجائے گا کہ ناشتہ، دوپہر کا کھانا یا ڈنر کرنے کے بعد سب سے پہلا کام کتاب اُٹھا کر دس، بیس منٹ پڑھنا ہے۔

۳) ظہر، عصر اور دیگر نمازیں پڑھنے سے پہلے ہی کتاب جائے نماز کے ساتھ رکھ کر نماز پڑھیں۔ نماز پڑھتے ہی فوراً دس، بیس منٹ کتاب پڑھیں۔ کچھ دن میں ہی آپ کا دماغ یہ پیٹرن سمجھ جائے گا کہ نماز کے فوراً بعد دس بیس منٹ کتاب پڑھنی ہے۔

یہ محض چند مثالیں ہیں، ایسے ہی روزمرّہ لازمی کیئے جانے والے کاموں کے اوپر نئی عادات کو بنانا زیادہ آسان اور مستقل ہے۔ اب خود ہی دیکھ لیجئے ایک وقت وہ تھا کہ کتاب اُٹھانا ہی مشقت بھرا کام تھا اب دن میں آپ تین چار مرتبہ آرام سے کتاب اُٹھا کر ایک دو گھنٹے پڑھ سکتے ہیں۔ یہ چھوٹے چھوٹے کام آپ کو صفر منٹ سے ایک سو بیس منٹ تک لے جاتے ہیں اور ایک سال بعد ایسے ہی چھوٹے طریقوں سے عام روٹین کی نسبت آپ سات سو تیس گھنٹے زیادہ پڑھ لیتے ہیں۔ کیا یہ حیران کن نہیں؟ کہ چھوٹی چھوٹی چیزیں وقت گزرنے کے بعد کتنے طاقتور نتائج دیتی ہیں۔

فصیلِ اُمید
ڈاکٹر فیصل سعید میو
شجاع آباد
0300-0692466

روزمرّہ کے کاموں کو اپنے انعام میں تبدیل کردیں!

آپ روزانہ ناشتہ بھی کرتے ہیں، دوپہر اور شام کا کھانا بھی کھاتے ہیں، درمیان میں دو بار سنیکس بھی لیتے ہیں، چائے، قہوہ، جوس، گرین ٹی بھی انجوائے کرتے ہیں۔ ڈرامے بھی دیکھتے ہونگے فیس بک، یوٹیوب بھی چلاتے ہونگے اور یقیناً سوتے بھی ہونگے۔ اگر آپ ان چیزوں کو for granted لینے کی بجائے اپنی پڑھائی کے reward میں تبدیل کردیں تو نہ صرف آپ باآسانی روزانہ پڑھنے کی عادت بنا سکیں گے بلکہ دیگر چیزوں سے بھی لطف اندوز ہوسکیں گے۔

کچھ مزید عملی مثالیں!

۱) آپ اپنے ناشتے کو ری وارڈ کے طور پر استعمال کرسکتے ہیں مثلاً۔ میں ناشتہ دس منٹ پڑھے بغیر نہیں کروں گا۔ میں دوپہر اور شام کا کھانا اسی وقت کھا سکتا ہوں جب میں دس، بیس منٹ اور پڑھ لوں اور میرا دوپہر کا کھانا میرا ری وارڈ ہوگا۔

۲) میں چائے اس وقت پی سکتا ہوں جب پانچ منٹ پڑھ لوں۔

۳) میں پہلے بیس منٹ پڑھوں گا پھر ری وارڈ کے طور پر ڈرامہ دیکھوں گا اس کے بغیر میں خود کو ڈرامہ دیکھنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔

۴) میں نیند کو for granted نہیں لونگا۔ میں خود کو اسی وقت سونے کا ری وارڈ دوں گا جب سونے سے قبل اپنی اسٹڈی چیئر پر بیس منٹ نہ پڑھ لوں پھر میں تسلّی سے سونے بستر پر آؤں گا جو کہ میرا انعام ہوگا۔

۵) میں موبائل اس وقت ہی استعمال کروں گا جب دس بیس منٹ پڑھ چکا ہونگا۔

یہ چند مثالیں ہیں آپ اپنی روٹینز کو لے کر سوچیں کہ آپ کی اور کون کونسی ایسی عادتیں ہیں جن کے آگے یا پیچھے پڑھائی کی عادت کو منسلک کر کے پڑھائی کو بھی آپ روزمرّہ کی عادت بنا سکتے ہیں لیکن یاد رہے کہ ایک وقت میں ایک ہی روٹین پر توجہ رکھیں پھر دوسری کے بارے میں سوچیں۔

چھوٹی تبدیلیاں، انقلابی نتائج!

درج بالا مثالوں پر عمل آپ کے دماغ کو ٹرین کردے گا، نئی عادتیں نیا پیٹرن بنائیں گی۔ سب سے بڑی بات پڑھائی بھی آپ کی ایسی ہی عادت بن جائے گی جیسے کھانا، پینا، سونا۔ آپ روزانہ کی بنیاد پر پڑھ سکیں گے اور روزانہ تھوڑا تھوڑا روزانہ کی بنیاد پر پڑھنا نہ صرف ایگزامز میں آپ کو فائدہ دے گا بلکہ پڑھائی کو لے کر آپ کا اسٹریس بھی کم کردے گا۔ یہ چھوٹی چھوٹی چیزیں پڑھنے کو آپ کی شخصیت کا حصہ بنادیں گی۔ شروع میں کسی ایک روٹین کو پکڑ کر اس کے ساتھ پڑھنے کی عادت منسلک کریں پھر کسی دوسری روٹین کے ساتھ پھر آہستہ آہستہ دیگر روٹین کے ساتھ۔ یہ چھوٹی چھوٹی عادتیں، تبدیلیاں کچھ وقت گزرنے کے بعد آپکی زندگی میں حیرت انگیز تبدیلیاں لائیں گی۔

حاصل کلام!

کسی پرانی عادت کے اُوپر پڑھنے کی عادت کو بنانا شروع کریں۔ شروع میں صرف کسی ایک پرانی روٹین کو پکڑ کر اس کے ساتھ پڑھنے کی عادت کو دماغ میں راسخ کریں یہاں تک کہ وہ بھی آپ کی شخصیت کا حصہ بن جائے۔ وہ عادتیں جو آپ کیلئے پُرسکون ہیں انہیں کرنے سے پہلے پڑھنے کی شرط رکھیں مستقل عمل کے ساتھ دماغ میں نئے پیٹرن بنتے جائیں گے یہاں تک کہ پڑھنا بھی آپ کیلئے ایسا آسان اور ضروری ہوجائے جیسے کھانا پینا سونا۔

(انشاءاللہ)

شناخت کا مقدمہ!

”Meo“ نہیں ہم ”Mayo“ ہیں!

برصغیر کی تاریخ میں جن اقوام نے اپنی غیرت، حمیت، جرات اور تہذیبی تشخص کو ہر دور میں زندہ رکھا ان میں "میو" قوم کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ میو صرف ایک برادری کا نام نہیں بلکہ یہ ایک لازوال تاریخ، قربانیوں کی داستان اور ایک منفرد ثقافت کا استعارہ ہے۔ آج کا دن ہماری اس صحافتی اور تہذیبی تاریخ میں ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ ہماری برادری کے دھڑکتے ہوئے دل اور ترجمانِ قوم اخبار 'صدائے میو' نے اپنے سفر کے سولہ (16) سال مکمل کرلیے ہیں۔

سولہ سال کا یہ طویل، صبر آزما اور کامیاب سفر اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ اخبار محض کاغذ کا ٹکڑا نہیں، بلکہ میو قوم کے حقوق کی آواز، علم کا نور اور ہماری شناخت کا سب سے بڑا امین ہے۔ اس تاریخی اور پرمسرت موقع پر جہاں ہم ”صدائے میو“ کی پوری ٹیم اور قارئین کو مبارکباد پیش کرتے ہیں وہاں وقت کا تقاضا ہے کہ ہم اپنی برادری کے ایک ایسے علمی اور انتظامی ابہام پر بھی بات کریں جس کا سدِ باب کرنا اب ناگزیر ہوچکا ہے۔ یہ ابہام ہے ہماری انگریزی لکھت کا یعنی ہماری عالمی پہچان 'Mayo' سے ہے یا 'Meo' سے؟۔

صدائے میو کی سولہویں سالگرہ کے اس تاریخی موڑ پر آیئے ادبی، تاریخی اور جغرافیائی تناظر میں اس مقدمے کا جائزہ لیتے ہیں کہ کیوں ہمیں 'Mayo' کو خیرباد کہہ کر متفقہ طور پر 'Meo' کو اپنا لینا چاہیے۔ سب سے پہلے ہمیں اس تاریخی مغالطے کو دور کرنا ہوگا جو سپیلنگ کی غلطی سے پیدا ہوتا ہے۔ انگریزی کا لفظ ”Mayo“ دراصل برطانوی تاریخ سے وابستہ ہے جس کا تعلق 'لارڈ میو' (وائسرائے ہند) سے تھا جس کے نام پر لاہور میں 'میو ہسپتال' اور اجمیر میں 'میو کالج' قائم ہوئے۔ ہمارا اس برطانوی نام یا نوآبادیاتی نسل سے دور کا بھی تعلق نہیں اور اگر کچھ لوگ جان بوجھ کر یہ تعلق جوڑنے کی کوشش کررہے ہیں تو میری ان سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ وہ نظرثانی کریں کیونکہ ہم میو قوم کو آئرش تو شاید ثابت نہ کرسکیں لیکن عالمی شرمندگی سے دوچار ضرور کریں گے۔

اس کے برعکس لفظ ”Meo“ براہِ راست ہماری اپنی مٹی اور اسلاف کی تاریخ سے جڑا ہے۔ تاریخی روایات کے مطابق، لفظ 'میو' کی جڑیں قدیم سنسکرت یا مقامی زبانوں کے لفظ 'میوآت' یا 'میو واسی' (شجاعت اور مٹی سے جڑے جنگجو) سے ملتی ہیں۔ جب ہم اپنے نام کو ”Mayo“ لکھتے ہیں تو ہم نادانستہ طور پر اپنی تاریخ کو استعمار کے نام کی بیساکھی دے دیتے ہیں، جبکہ ”Meo“ لکھنے سے ہماری اس حقیقی تاریخ کی عکاسی ہوتی ہے جو صدیوں پرانی اور خودمختار ہے۔

کسی بھی قوم کی شناخت کا اہم جزو اس کا جغرافیائی تعلق سے جوڑا ہے۔ جغرافیائی طور پر میو قوم کا اصل مسکن "میوات" کا تاریخی خطہ ہے جو دہلی، ہریانہ اور راجستھان کے سنگم پر واقع ہے۔ انگریزی اور اردو دونوں کی جغرافیائی اور سرکاری تاریخ میں اس خطے کو ہمیشہ Mewat لکھا گیا ہے۔ علمِ جغرافیہ اور لسانی قواعد کے اصول کے تحت، جو قوم 'میوات' سےتعلق رکھتی ہے اسے انگریزی میں Meo ہی لکھا جانا چاہیے تاکہ خطے اور قوم کے نام میں صوتی اور علمی ہم آہنگی برقرار رہے۔ اگر خطہ *Mewat* ہو اور قوم کو *Mayo* لکھا جائے، تو یہ جغرافیائی تعلق ٹوٹ جاتا ہے جو بین الاقوامی سطح پر تحقیق کرنے والوں کے لیے شدید الجھن کا باعث بنتا ہے۔

افکارِ عامرانہ
ڈاکٹر عامر اسرار میو
(اسلام آباد)
0313-7373737

اب ہم ”Meo“ کے ادبی اور صوتی پہلو پر غور کرتے ہیں۔ ادبی اور لسانی نقطہ نظر سے کسی بھی نام کے سپیلنگ کا بنیادی مقصد اس کے اصل تلفظ (Sound) کو تحریر میں محفوظ رکھنا ہوتا ہے۔ انگریزی لفظ ”Mayo“ کا صوتی تلفظ "مایو" بنتا ہے (جیسے مائیونیز یا لارڈ مایو)۔ جبکہ ہماری مادری اور قومی زبان کا اصل لفظ "میو" ہے، جس کے صوتی اثرات اور حقیقی خوبصورتی کو انگریزی کا لفظ ”Meo“ ہی درست اور خوبصورت طریقے سے ادا کرتا ہے۔

ادبی دنیا میں نام کا بگاڑ دراصل شناخت کا بگاڑ مانا جاتا ہے۔ اپنی زبان کے اصل حسن کو انگریزی میں زندہ رکھنے کے لیے ”Meo“ ہی سب سے موزوں اور معتبر لفظ ہے۔ اب ذرا ڈیجیٹل دور کے تقاضوں کو مدنظر رکھ کر اس اہم ضرورت کو اجاگر کرتے ہیں۔ آج کا دور ڈیجیٹل شناختی کارڈز، پاسپورٹ اور عالمی ڈیٹا بیسز کا ہے۔ جب ہماری آدھی برادری پاسپورٹ پر ”Mayo“ لکھتی ہے اور آدھی ”Meo“ تو کمپیوٹر الگورتھم ہمیں ایک قوم یا ایک جڑ سے وابستہ قبیلہ تسلیم کرنے کے بجائے دو الگ الگ گروہ سمجھتا ہے۔

مستقبل میں جب ہماری نئی نسل انٹرنیٹ پر اپنی تاریخ، اپنے شجرہ نسب یا میو قوم کے کارناموں پر تحقیق کرے گی تو بکھرے ہوئے سپیلنگز کی وجہ سے انہیں درست علمی مواد نہیں مل پائے گا۔ ہمیں بین الاقوامی سطح پر اپنی قوم کا ایک مضبوط "ڈیجیٹل برانڈ" قائم کرنے کے لیے ایک ہی لفظ یعنی ”Meo“ پر متحد ہونا ہوگا۔

گزشتہ 16 سالوں سے 'صدائے میو' نے جس طرح ہماری خوشیوں، غموں، تعلیمی کامیابیوں اور سماجی مسائل کو زبان دی ہے اب وقت ہے کہ یہ اخبار ہماری عالمی شناخت کی درستگی کا علمبردار بھی بنے۔ سپیلنگ کی یہ تبدیلی محض چند حروف کا ہیر پھیر نہیں بلکہ یہ اپنی تاریخ کو مسخ ہونے سے بچانے اور اپنی جغرافیائی و ادبی پہچان کو نئی زندگی دینے کا نام ہے۔ سولہویں سالگرہ کے اس تاریخی اور پرمسرت موقع پر، ”صدائے میو' اپنے تمام قارئین، اساتذہ، وکلاء، دانشوروں اور خاص طور پر جوشیلے نوجوانوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اپنے تعلیمی ریکارڈ، سوشل میڈیا پروفائلز اور روزمرہ کی زندگی میں ”Meo“ کے استعمال کو لازمی اور رائج کریں۔ آیئے اپنے نام کو برطانوی لاحقوں سے آزاد کرائیں اور فخر سے دنیا کو بتائیں کہ ہم 'میوات' کے وارث ہیں اور ہماری پہچان صرف اور صرف ”Meo“ ہے۔

'صدائے میو' زندہ باد، میو قوم پائندہ باد!

خدمت، قربانی، صحافت اور برادری کی آواز

’’صدائے میو‘‘ سولہ سالہ درخشاں سفر

عکسِ حال
خالد حسین رضا میو
(پیر محل)
0300-9123849

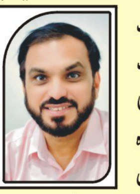

الحمدللہ رب العالمین! زندگی میں کچھ سفر ایسے ہوتے ہیں جو محض وقت گزارنے کا نام نہیں ہوتے بلکہ وہ ایک مشن، ایک مقصد اور ایک عزم کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ ایسے ہی عظیم سفر کا نام ’’صدائے میو‘‘ ہے جس نے آج اپنے اشاعتی سفر کے سولہ کامیاب سال مکمل کر لیے ہیں۔ یہ سولہ سال صرف صفحات کی تعداد یا اشاعت کی مدت نہیں بلکہ خدمت، قربانی، جدوجہد، سچائی اور برادری کے درد کو اپنی آواز دینے کی ایک خوبصورت تاریخ ہے۔ میو برادری کی نمائندگی کرنے والا یہ ادارہ ایک ایسے وقت میں وجود میں آیا جب برادری کے مسائل، اس کی ثقافت، تاریخ اور نوجوان نسل کی آواز کو کوئی مؤثر پلیٹ فارم میسر نہیں تھا۔ معاشرے میں بہت سی برادریوں کے پاس اپنے ذرائع ابلاغ موجود تھے مگر میو برادری اپنی شناخت اور اجتماعی مسائل کے اظہار کے لیے ایک مضبوط آواز سے محروم تھی۔ ایسے میں ’’صدائے میو‘‘ نے ایک چراغ جلایا اور وہ چراغ آج سولہ برس بعد بھی پوری آب و تاب کے ساتھ روشن ہے۔

’’صدائے میو‘‘ نے ہمیشہ صحافت کو صرف خبر رسانی تک محدود نہیں رکھا بلکہ اسے ایک سماجی خدمت سمجھ کر انجام دیا۔ اس ادارے نے برادری کے مسائل کو اجاگر کیا، نوجوانوں کو تعلیم کی طرف راغب کیا، سماجی برائیوں کے خلاف آواز اٹھائی، بے روزگاری، جہیز، منشیات اور ناانصافی جیسے موضوعات پر مسلسل لکھا اور لوگوں میں شعور بیدار کرنے کی کوشش کی۔ یہ ادارہ صرف ایک اخبار نہیں بلکہ ایک فکری تحریک بن کر ابھرا۔ گزشتہ سولہ برسوں میں ’’صدائے میو‘‘ نے برادری کے ہر طبقے کی نمائندگی کی۔ چاہے وہ غریب اور محروم افراد ہوں، تعلیم یافتہ نوجوان ہوں، بزرگ شخصیات ہوں یا بیرونِ ملک مقیم میو برادری ہر ایک کی آواز کو اس پلیٹ فارم نے عزت اور اہمیت دی۔ یہی وجہ ہے کہ آج ’’صدائے میو‘‘ صرف ایک اشاعت کا نام نہیں بلکہ میو برادری کے اعتماد اور محبت کی علامت بن چکا ہے۔ یہ حقیقت بھی کسی سے پوشیدہ نہیں کہ صحافت کا میدان ہمیشہ آسان نہیں رہا۔ خاص طور پر برادری کی سطح پر ایک ادارہ چلانا انتہائی مشکل کام ہے۔ مالی مسائل، وسائل کی کمی، اشتہارات کا فقدان اور مسلسل بڑھتے اخراجات کے باوجود ’’صدائے میو‘‘ نے اپنے مشن کو کبھی نہیں چھوڑا۔

کئی مواقع ایسے آئے جب ادارے کو مالی خسارے کا سامنا کرنا پڑا مگر برادری کی محبت اور خدمت کے جذبے نے اس سفر کو رُکنے نہیں دیا۔ یہ ایک ناقابلِ فراموش حقیقت ہے کہ ’’صدائے میو‘‘ نے صرف نفع یا کاروبار کی سوچ کے تحت کام نہیں کیا بلکہ برادری کی خدمت کو اپنا مقصد بنایا۔ ادارے کے ذمہ داران نے ذاتی مالی نقصان برداشت کیا، خسارے جھیلے، مگر اشاعت کا سلسلہ بند نہیں ہونے دیا۔ ایسے دور میں جب لوگ ذرا سی دشواری پر اپنے مشن چھوڑ دیتے ہیں وہاں سولہ سال تک مسلسل برادری کی خدمت کرنا یقیناً ایک عظیم قربانی اور بے مثال استقامت کی مثال ہے۔

’’صدائے میو‘‘ نے نہ صرف قلم کے ذریعے خدمت کی بلکہ عملی میدان میں بھی برادری کے ساتھ کھڑا رہا۔ تعلیمی پروگرامز، سماجی تقریبات، نوجوانوں کی حوصلہ افزائی، باصلاحیت افراد کی پذیرائی اور فلاحی سرگرمیوں میں اس ادارے نے ہمیشہ بھرپور کردار ادا کیا۔ کئی ایسے مسائل جو پہلے نظر انداز ہوتے تھے ’’صدائے میو‘‘ نے انہیں نمایاں کیا اور متعلقہ اداروں تک پہنچایا۔ اس ادارے کی ایک بڑی کامیابی یہ بھی ہے کہ اس نے میو برادری کی نئی نسل کو اپنی تاریخ، ثقافت اور روایات سے جوڑنے کی کوشش کی۔ آج کے جدید دور میں نوجوان اپنی شناخت سے دور ہوتے جا رہے ہیں مگر ’’صدائے میو‘‘ نے انہیں اپنی تہذیب، زبان اور اقدار سے وابستہ رکھنے کے لیے اہم کردار ادا کیا۔ یہی کسی بھی زندہ قوم اور برادری کی اصل پہچان ہوتی ہے۔

’’سالگرہ ایڈیشن‘‘ دراصل اس شاندار سفر کی ایک خوبصورت جھلک ہے۔ یہ ایڈیشن ان تمام قربانیوں، محنتوں اور کامیابیوں کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہے جو ’’صدائے میو‘‘ نے اپنے سولہ سالہ سفر میں حاصل کیں۔ اس سفر میں کئی مشکلات آئیں، کئی امتحانات آئے مگر ادارے کے حوصلے کبھی پست نہیں ہوئے۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ پوری میو برادری اس ادارے کی قدر کرے اور اس کا ساتھ دے۔ کیونکہ جو ادارے اپنی برادری کی شناخت، شعور اور اتحاد کے لیے کام کرتے ہیں، وہ دراصل قوموں کا سرمایہ ہوتے ہیں۔ اگر ایسے ادارے کمزور پڑ جائیں تو برادری کی اجتماعی آواز بھی کمزور ہو جاتی ہے۔

شہید میوات اجمل خاں میو کی نشانی کو زندہ رکھنے کیلئے ’’صدائے میو‘‘ نے جس خلوص اور دیانت داری کے ساتھ اپنی ذمہ داری نبھائی ہے وہ قابلِ فخر بھی ہے اور قابلِ تحسین بھی۔ یہ سولہ سال اس بات کا ثبوت ہیں کہ اگر نیت خدمت کی ہو اور مقصد برادری کی بھلائی ہو تو مشکلات راستہ نہیں روک سکتیں۔ ’’صدائے میو‘‘ کا سفر آنے والی نسلوں کے لیے بھی ایک مثال ہے کہ محدود وسائل کے باوجود بھی اگر جذبہ سچا ہو تو انسان بڑے سے بڑا کام کر سکتا ہے۔ ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ’’صدائے میو‘‘ کو مزید ترقی، استحکام اور کامیابیاں عطا فرمائے۔ ادارے کے تمام ذمہ داران، قلمکاروں، معاونین اور قارئین کی محنتوں کو قبول فرمائے اور اس پلیٹ فارم کو ہمیشہ حق، سچ اور برادری کی خدمت کا ذریعہ بنائے۔ آخر میں پوری میو برادری کی جانب سے ’’صدائے میو‘‘ کو اس کی سولہویں سالگرہ پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

یہ قافلہ یونہی چلتا رہے... یہ آواز یونہی بلند رہے
اور یہ خدمت کا چراغ ہمیشہ روشن رہے۔
سالگرہ مبارک صدائے میو!

غیرت و حمیت

آف دی ریکارڈ
متین قیصر ندیم میو
(احمد پور سیال)
mateenqaiser1977@gmail.com
03006821668

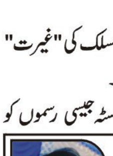

غیرت عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے "حمیّت، عزتِ نفس، اور اپنی اقدار کے لیے جذبہ"۔ سادہ الفاظ میں، غیرت وہ اندرونی *خاندانی اور سماجی غیرت*

غیرت جب خاندان اور معاشرے کے دائرے میں آتی ہے تو اس کے دو اہم رخ بنتے ہیں۔ دونوں کی نیت عزت کی حفاظت ہوتی ہے مگر طریقہ اور حدود الگ ہیں۔

1*خاندانی اور سماجی غیرت*

یہ وہ جذبہ ہے جو انسان کو اپنے گھر والوں کی عزت، پردے اور بھلائی کے لئے حساس بناتا ہے۔

مثبت پہلو:

☆ حفاظت: بیوی، بہن، بیٹی اور ماں کی عزت کا خیال رکھنا، انہیں ہراسانی سے بچانا۔

☆ تربیت: بچوں کو اچھے برے کی تمیز سکھانا اور خاندان کے وقار کو نقصان نہ پہنچنے دینا۔

☆ ذمہ داری: گھر کا سربراہ بن کر معاشی اور اخلاقی تحفظ دینا۔

منفی پہلو:

☆ شک کی بنیاد پر ظلم: بغیر ثبوت کے بیٹی یا بہن پر پابندی لگانا یا تشدد کرنا۔

☆ تعلیم اور ترقی روکنا: "لوگ کیا کہیں گے" کے ڈر سے لڑکیوں کو گھر بٹھا دینا۔

کاروکاری جیسے جرائم: غیرت کے نام پر قتل۔ یہ غیرت نہیں، جہالت اور قانون شکنی ہے۔

☆ اسلام کا نقطہ نظر: نبی ﷺ نے فرمایا "تم میں بہترین وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہترین ہو"۔ یعنی خاندانی غیرت کا مطلب محبت، پردہ اور تحفظ ہے جسے ظلم نہیں کہا جا سکتا۔

2*سماجی غیرت*

یہ وہ احساس ہے جو پورے معاشرے کی عزت، اقدار اور مفاد کے لئے بیدار ہوتا ہے۔

مثبت پہلو:

برائی سے روکنا: محلے میں کوئی نشہ بیچے یا کسی لڑکی کو تنگ کرے تو خاموش نہ بیٹھنا۔

☆ قومی وقار: ملک، پرچم یا قومی ہیروز کی توہین پر آواز اٹھانا۔

☆ اجتماعی ذمہ داری: گلی محلّہ صاف رکھنا، کمزور کی مدد کرنا کیونکہ "یہ ہمارا معاشرہ ہے"۔

منفی پہلو:

☆ ہجوم کا انصاف: سوشل میڈیا پر کسی کی ویڈیو وائرل کر کے خود ہی جج بن جانا۔

☆ فرقہ واریت: اپنی برادری یا مسلک کی "غیرت" کے نام پر دوسروں سے نفرت کرنا۔

☆ رسموں کی غلامی: جہیز، وٹہ سٹہ جیسی رسموں کو "غیرت" کا نام دے کر نبھانا۔

خاندانی غیرت، سماجی غیرت

☆ دائرہ: گھر، خونی رشتے، محلّہ، شہر، ملک۔

☆ مقصد: گھر والوں کی عزت و تحفظ، معاشرے کی اقدار و امن کا تحفظ۔

☆ خطرہ: گھر کے اندر ظلم، پابندی، خطرہ: ہجوم کا تشدد، تعصب۔

متوازن غیرت

☆ عدل: الزام سے پہلے ثبوت، غصے سے پہلے تحقیق۔

☆ قانون کا احترام: غیرت کے نام پر قانون ہاتھ میں نہ لینا۔ ریاست کا کام ریاست کو کرنے دینا۔

☆ عورت کی عزت: غیرت کا معیار صرف عورت کا لباس یا نقل و حرکت نہیں۔ مرد کی نگاہ، زبان اور کردار بھی غیرت میں آتا ہے۔

حقیقی غیرت مند وہ ہے جو پہلے اپنا گریبان دیکھے، اپنے گھر کو سنوارے اور پھر معاشرے کی بھلائی سوچے۔ تشدد نہیں، تربیت غیرت کی پہچان ہے۔

آپ کے خیال میں آج کل ہمارے معاشرے میں غیرت کا کون سا پہلو زیادہ بگڑ گیا ہے؟ احساس ہے جو انسان کو اپنی عزت، خاندان، دین، وطن یا کسی اصول کی بے حرمتی برداشت نہیں کرنے دیتا۔

غیرت کی صورت

1۔ذاتی غیرت: اپنی عزتِ نفس کا تحفظ۔ کوئی آپ کی بے عزتی کرے تو دل میں جو تکلیف اور ردعمل پیدا ہوتا ہے وہ غیرت ہے۔

2۔خاندانی غیرت: ماں، بہن، بیوی، بیٹی یا خاندان کے دیگر افراد کی عزت کے لیے حساس ہونا۔

3۔مذہبی غیرت: دین، مقدس ہستیوں اور شعائر کی توہین پر دل کا کڑھنا۔

4۔قومی غیرت: وطن، پرچم، یا قومی مفاد پر آنچ آئے تو برداشت نہ کرنا۔

غیرت مثبت

جب غیرت انسان کو ظلم کے خلاف کھڑا کرے، حق کا ساتھ دے اور اپنی حدود کی حفاظت سکھائے۔ اسلام میں بھی "غیرت مند مومن" کی تعریف کی گئی ہے جو برائی کو برداشت نہیں کرتا۔

غیرت منفی

جب یہ اندھا جذبہ بن جائے۔ شک کی بنیاد پر قتل، جھوٹی انا، یا اپنی بات دوسروں پر زبردستی مسلط کرنا "جہالت" ہے، غیرت نہیں۔ حقیقی غیرت عدل اور عقل کے ساتھ ہوتی ہے۔ غیرت ایک تلوار کی طرح ہے۔ اگر عدل کے ہاتھ میں ہو تو حفاظت کرتی ہے اور اگر غصے کے ہاتھ میں آ جائے تو خود کو ہی زخمی کر دیتی ہے۔ متوازن غیرت وہ ہے جو عزت کی حفاظت بھی

غیرت کے نام پر ظلم کرتے ہیں
ناحق وہ گردن قلم کرتے ہیں

صدائے میو علم و شعور کا 16 سالہ سفر!

شام و سحر
عمر حیات میو
(سمندری)
0331-7753733

کسی بھی میگزین کا اجرا محض چند صفحات کی اشاعت نہیں ہوتا بلکہ یہ ایک فکری تحریک، ایک تہذیبی سفر اور معاشرے میں شعور و آگہی کی شمع روشن رکھنے کا مستقل عمل ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب کوئی رسالہ یا میگزین مسلسل برسوں تک اپنی شناخت برقرار رکھتے ہوئے قارئین کے دلوں میں جگہ بنائے رکھے تو وہ صرف ایک اشاعتی ادارہ نہیں رہتا بلکہ ایک معتبر فکری آواز بن جاتا ہے۔ آج ’’صدائے میو‘‘ میگزین اپنی سولہویں سالگرہ منا رہا ہے تو یہ لمحہ یقیناً خوشی، فخر اور شکر گزاری کا متقاضی ہے۔

گزشتہ سولہ برسوں کا یہ سفر محض وقت گزرنے کی داستان نہیں بلکہ علم، ادب، ثقافت اور مثبت فکر کے فروغ کی ایک روشن مثال ہے۔ صدائے میو نے ہمیشہ اپنے صفحات کے ذریعے قارئین کو نہ صرف معلومات فراہم کیں بلکہ انہیں سماجی، ادبی اور فکری شعور سے بھی روشناس کرایا۔ ہر نیا شمارہ اپنے اندر نت نئے موضوعات، معیاری مضامین، حالاتِ حاضرہ کے تجزیات، ادب، سائنس، فن اور معاشرتی مسائل کا احاطہ لیے ہوئے سامنے آیا۔ یہی وہ تسلسل ہے جس نے اس میگزین کو قارئین کے اعتماد کا مرکز بنایا۔

کسی بھی میگزین کی اصل طاقت اس کے قارئین ہوتے ہیں۔ آج کے اس تیز رفتار ڈیجیٹل دور میں جہاں لمحوں میں بے شمار معلومات انسان کے سامنے آ جاتی ہیں وہاں ایک معیاری اور معتبر میگزین کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔ ’’صدائے میو‘‘ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس نے نہ صرف اپنے قارئین کے اعتماد کو قائم رکھا بلکہ ہر دور کے تقاضوں کے مطابق خود کو بہتر بنانے کی کوشش بھی جاری رکھی۔ یہ قارئین کی محبت اور وفاداری ہی ہے جس نے اس کارواں کو مشکلات کے باوجود رواں دواں رکھا۔ اس کامیاب سفر کے پیچھے ’’صدائے میو‘‘ کی پوری ٹیم کی شب و روز محنت شامل ہے۔ خصوصاً حافظ سلمان طارق میو کی سربراہی میں اس میگزین نے جس انداز سے ترقی کی منازل طے کیں وہ قابلِ تحسین ہیں۔ ان کی قیادت اور وژن نے ’’صدائے میو‘‘ کو ایک منفرد شناخت عطا کی۔ اس سفر میں ان تمام قلم کاروں، ادیبوں اور لکھاریوں کا کردار بھی ناقابلِ فراموش ہے جنہوں نے اپنے خیالات، تحقیق اور تخلیقی صلاحیتوں سے صفحات کو زندگی بخشی۔ ان کے الفاظ نے نہ صرف قارئین کے دلوں کو متاثر کیا بلکہ معاشرے میں مثبت سوچ کو فروغ دینے میں بھی اہم کردار ادا کیا۔

’’صدائے میو‘‘ کی سالگرہ ہمیں یہ احساس بھی دلاتی ہے کہ کامیابی کوئی آخری منزل نہیں بلکہ مسلسل جدوجہد، محنت اور عزم کا دوسرا نام ہے۔ بدلتے ہوئے دور کے ساتھ نئے تقاضے جنم لیتے ہیں اور کامیاب ادارے وہی ہوتے ہیں جو وقت کے ساتھ خود کو ہم آہنگ رکھتے ہیں۔ یہی عزم آج ’’صدائے میو‘‘ کی ٹیم کے حوصلوں میں نمایاں دکھائی دیتا ہے کہ آنے والے وقتوں میں معیار کو مزید بلند کیا جائے گا، نئے موضوعات کو شامل کیا جائے گا اور قارئین کی علمی و فکری ضروریات کو پہلے سے بہتر انداز میں پورا کیا جائے گا۔

سولہ سالہ اس خوبصورت سفر کے موقع پر ہمیں یہ عہد کرنا ہوگا کہ ہم علم و ادب کی اس شمع کو مزید روشن کریں گے، مثبت فکر کو فروغ دیں گے اور اپنی تحریروں کے ذریعے معاشرے میں شعور، اتحاد اور اصلاح کا پیغام عام کرتے رہیں گے۔ یہی کسی بھی معیاری میگزین کی اصل کامیابی اور حقیقی مقصد ہوتا ہے۔ ’’صدائے میو‘‘ نے اس مقصد کو نہ صرف اپنایا بلکہ اسے اپنی پہچان بنا لیا اور یہی اس کے روشن مستقبل کی ضمانت ہے۔

تمام تر سہولیات سے آراستہ رہائشی سکیم
7 مرلہ 4 مرلہ
5 مرلہ 3 مرلہ

نیو آبادی سرائچ

صوئے آصل سے صرف 5 کلومیٹر جانب سرائچ

چیف ایگزیکٹو
چوہدری نوید سرفراز
0300-4870945

ہیڈ آفس جلکے سٹاپ مین فیروزپور روڈ لاہور

3 4 5 7 10 مرلہ کے رہائشی و کمرشل پلاٹ
خواب نہیں حقیقت فائل نہیں پلاٹ
نئی آبادی بلھے شاہ
60 ماہ کی آسان اقساط میں
ماہانہ قسط فی مرلہ 3000/
پانی، بجلی، سیوریج، مسجد، سکول اور کشادہ سڑکوں سمیت تمام جدید سہولیات سے آراستہ
0300-8189154
Din Estate and Devlopers
پروجیکٹ منیجر اسلم خاں
اڈا ابلاقہ سنگھ نزد بلھے شاہ پیپر مل گیٹ نمبر 1 قصور ٹو کوٹ رادھا کشن روڈ قصور

ZOOM
حاجی نیاز اینڈ عرفان پٹرولیم
جس نے ملاوٹ کی وہ ہم میں سے نہیں (الحدیث)
ایک کلومیٹر صوئے آصل ہیر روڈ ضلع لاہور
حاجی محمد نیاز بھاگوڑیا (شیر اپوتا)
0300-8463844
محمد عرفان جٹ
0313-4987011

ماہنامہ صدائے میو
چیف ایڈیٹر حافظ سلمان طارق میو
ڈپٹی ایڈیٹر شہاب الدین البیامیو
ماہنامہ صدائے میو کی مسلسل اشاعت کی 16 ویں سالگرہ مبارک
منجانب محمد حسن پپو میو
0345-4863224
سٹی رپورٹر "صدائے میو" حیدر آباد

0315 8535755 عاطف ندیم 0301 4846133 طارق محمود
EVA,PU,PCU اور سکول شوز کی تمام ورائٹی ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں
طارق شوز
ہول سیل پوائنٹ شوروم
بالمقابل پٹرولنگ پولیس چیک پوسٹ نزد مصطفےٰ آباد (للیانی) نہر
طارق محمود میو
0301-4846133
0315-8535755 عاطف ندیم

100%
قدرتی، خالص اور جنگلی
شماس
مختلف اعلیٰ اقسام کا شہد دستیاب ہے
شماس مکس اچار
عجوہ کھجور
شماس شہد مرکز
صرف کاروباری اور ڈسٹری بیوٹر رابطہ کریں
زوم پٹرول پمپ مین رائیونڈ روڈ قصور
چیف ایگزیکٹو
محمد سرور خان میو
0333-4921386

ماہنامہ صدائے میو لاہور کے چیف ایڈیٹر حافظ سلمان طارق میو اور صدائے میو کی ٹیم کو مسلسل اشاعت کی 16 ویں سالگرہ مبارک
برکت علی میو
صدر
میوات ویلفیئر ایسوسی ایشن کراچی
0300-2996412

ماہنامہ صدائے میو لاہور
16 ویں سالگرہ مبارک
معیاری اور پائیدار تعمیرات کیلئے آج ہی رابطہ کریں
ٹھیکیدار
محمد رمضان میو
جنرل کونسلر
نائب صدر پاکستان میو اتحاد سندھ
0300-3087297

صدائے میو کے 16 سال

میو قوم میں توڑ نہیں جوڑ کا نظریہ

چراغِ وصل جلاؤ کہ تیرگی کم ہو

الحمدُ للہ ثم الحمدُ للہ میں آج یہ بات لکھتے ہوئے فخر محسوس کر رہی ہوں کہ ماہنامہ "صدائے میو" لاہور کی اشاعت کے سولہ یادگار سال مکمل ہونا ایک تاریخی اور قابلِ فخر سنگِ میل ہے۔ یہ صرف ایک میگزین کی کامیابی نہیں بلکہ میو قوم کے شعور، اتحاد، تہذیب اور فکری بیداری کی ایک روشن داستان ہے۔ اس عظیم سفر کے پس منظر میں چیف ایڈیٹر "حافظ سلمان طارق میو" کی انتھک محنت، خلوص، بصیرت اور قوم سے بے لوث محبت شامل ہے۔ انہوں نے قلم کو امانت سمجھتے ہوئے ہمیشہ حق، سچ اور اصلاحِ معاشرہ کی آواز بلند کی اور میو قوم کی تاریخ، ثقافت اور مسائل کو وقار کے ساتھ دنیا کے سامنے پیش کیا۔

''صدائے میو'' نے گزشتہ سولہ برسوں میں ایک ایسے فکری چراغ کی حیثیت اختیار کر لی ہے جس کی روشنی نے ہزاروں دلوں میں اپنی شناخت اور روایات سے محبت پیدا کی۔ یہ اخبار نوجوان نسل کے لیے امید، شعور، علم اور مثبت سوچ کا پیغام بن کر ابھرا ہے۔ آج جب معاشرہ بے حسی، نفرت اور انتشار کا شکار ہے، وہاں ''صدائے میو'' اتحاد، اخوت اور قومی غیرت کی خوبصورت علامت بن چکا ہے۔ حافظ سلمان طارق میو نے ثابت کیا کہ اگر نیت خالص ہو اور مقصد قوم کی خدمت ہو تو محدود وسائل بھی بڑے انقلاب کی بنیاد بن سکتے ہیں۔ ان کی ادبی و سماجی خدمات یقیناً قابلِ تحسین ہیں اور آنے والی نسلوں کے لیے مشعلِ راہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔

ہم میو قوم بحیثیت ہجوم دل کی گہرائیوں سے ماہنامہ ''صدائے میو'' کی پوری ٹیم کو سولہویں سالگرہ پر مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ یہ عظیم ادبی و سماجی سفر ہمیشہ اسی جذبے، وقار اور کامیابی کے ساتھ جاری رہے۔ اللہ تعالیٰ اس پلیٹ فارم کو مزید ترقی، عزت اور مقبولیت عطا فرمائے تاکہ یہ آنے والے وقتوں میں بھی میو قوم کی موثر اور باوقار آواز بنا رہے۔

قارئین اکرام! یہ بات انتہائی دکھ سے لکھنے جا رہی ہوں کہ جہاں اتنی کوششوں اور محدود وسائل کے ساتھ ساتھ کچھ ذمہ داران یا عہدیداران برادری بھائیوں کو متحد ہونے کا پیغام دے رہے ہیں وہیں برادری کے کچھ پڑھے لکھے اور اعلیٰ عہدیداران جوڑ کی بجائے توڑ کو کیوں ترجیح دیتے نظر آتے ہیں؟ غور طلب بات یہ ہے کہ آج کا انسان ترقی کی بلند عمارتیں تو تعمیر کر رہا ہے مگر رشتوں کی بنیادیں کمزور ہوتی جا رہی ہیں۔ معاشرہ ظاہری طور پر جتنا جدید ہو رہا ہے، دلوں کے فاصلے اتنے ہی بڑھتے جا رہے ہیں۔ محبت، برداشت، اخوت اور اتحاد جیسی خوبصورت قدریں آہستہ آہستہ نفرت، انا، حسد اور اختلاف کی نذر ہوتی جا رہی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جہاں ''جوڑ'' کی ضرورت ہے وہاں ''توڑ'' پیدا ہو رہا ہے۔

میو قوم ہمیشہ بھائی چارے، رواداری اور محبت کی علامت رہی ہے، مگر افسوس کہ آج ہم چھوٹے چھوٹے اختلافات کو انا کا مسئلہ بنا کر اپنے ہی لوگوں سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ سوشل میڈیا کی بے لگام گفتگو، ذاتی مفادات، گروہ بندی اور عدم برداشت نے دلوں میں دیواریں کھڑی کر دی ہیں۔ لوگ ایک دوسرے کو سننے کے بجائے صرف اپنی بات منوانا چاہتے ہیں۔ یہی رویہ معاشرتی انتشار کو جنم دیتا ہے۔ ایسے حالات میں اگر کوئی شخص اپنی قوم کو جوڑنے، بکھرے دلوں کو قریب لانے اور بھائی چارے کا چراغ جلانے کی کوشش کرے تو اسے مخالفت، تنقید اور حسد کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے۔

صدائے میو میگزین کے چیف ایڈیٹر حافظ سلمان طارق میو بھی انہی لوگوں میں شامل ہیں جو قوم کے اتحاد، شعور اور اصلاح کے لیے مسلسل جدوجہد کر رہے ہیں لیکن تاریخ گواہ ہے کہ جو لوگ معاشرے میں مثبت تبدیلی لانے نکلتے ہیں انہیں سب سے پہلے اپنے ہی لوگوں کی تلخ باتیں سہنا پڑتی ہیں۔

نفرتوں سے کبھی تعمیر نہیں ہوتیں قومیں
محبتوں سے ہی روشن ہوتے ہیں زمانے

حسد کرنے والے وقتی شور تو پیدا کر سکتے ہیں مگر کردار، اخلاص اور خدمت کے جذبے کو شکست نہیں دے سکتے۔ بڑے مقصد رکھنے والے لوگ مخالفت سے نہیں رکتے بلکہ مزید مضبوط ہو جاتے ہیں۔ جس طرح درخت ہمیشہ پھل لگنے کے بعد ہی پتھر کھاتا ہے۔ اسی طرح وہی لوگ تنقید کا نشانہ بنتے ہیں جو معاشرے میں کچھ بہتر کرنے کی ہمت رکھتے ہوں۔

لاریب ہیں یہی کسی لیڈر کی خوبیاں
عادل ہو، منتظم ہو، حقیقت شناس ہو

گرامی قدر بزرگوں، بھائیو! آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم شخصیت پرستی، الزام تراشی اور ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے بجائے اپنی قوم کے درد کو سمجھیں۔ اگر کوئی قلم کے ذریعے اتحاد، شعور اور اصلاح کا پیغام دے رہا ہے تو اس کی حوصلہ افزائی ہونی چاہیے نہ کہ اس کے راستے میں نفرت کی دیواریں کھڑی کی جائیں۔ قومیں تب ترقی کرتی ہیں جب ان کی مثبت سوچ رکھنے والی تنظیمات، اہلِ قلم، دانشور اور نوجوان ایک دوسرے کا سہارا بنتے ہیں۔ اختلافِ رائے ہر انسان کا حق ہے مگر اختلاف کو دشمنی، تضحیک اور نفرت میں بدل دینا اخلاقی زوال کی علامت ہے۔ ہمیں یہ سوچنا ہوگا کہ ہم اپنی آنے والی نسلوں کو کیسا معاشرہ دینا چاہتے ہیں؟ ایسا معاشرہ جہاں ہر طرف نفرت، طنز اور تقسیم ہو، یا ایسا ماحول جہاں محبت، احترام اور اتحاد کی خوشبو ہو؟

وقت کا تقاضا ہے کہ ہم ''میں'' سے نکل کر ''ہم'' کی طرف آئیں۔ دلوں کو جوڑیں، رشتوں کو مضبوط کریں اور اپنی برادری و معاشرے کو اتحاد کا گہوارہ بنائیں۔ کیونکہ قومیں نفرت سے نہیں، محبت، برداشت اور اخلاص سے زندہ رہتی ہیں۔ اور یاد رکھیے، اندھیروں کو کوسنے سے بہتر ہے کہ ایک چراغ جلایا جائے ایسا چراغ جو ہماری آنے والی نسلوں کیلئے مشعلِ راہ اور سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہو۔" قومیں تب مضبوط بنتی ہیں جب اختلاف کے باوجود دل ایک دوسرے کیلئے احترام اور خیر خواہی سے بھرے رہیں۔"

میو قوم کے عظیم محسن شہید اجمل خاں میو کا نام زندہ رکھنے کا مطلب یہ نہیں کہ اس سے کوئی مفاد حاصل ہو سکے بلکہ ایک محبت ہے جس کا ''صدائے میو'' کے ذریعے سالہا سال سے اظہار کیا جا رہا ہے یہ بات اس لئے کہہ رہی ہوں کیونکہ سنا ہے کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ ''حافظ سلمان طارق'' شہید اجمل خاں کے نام یا تصویر سے اپنی دکان چمکا رہے ہیں۔ ہر سال شہید میوات کی برسی منانا صدائے میو کی ٹیم کی نہیں شہید کی تنظیم میو اتحاد کی ذمہ داری تھی جس میں اس تنظیم نے غفلت کا مظاہرہ کیا ان حالات میں اگر صدائے میو کی ٹیم یہ کام نہ کرتی تو شاید نئی نسل یہ تک بھول جاتی کہ ایک شخص ایسا بھی تھا جس کی وجہ سے میو قوم کی پہچان ہوئی۔

میرا پیغام اپنی قوم کے نام

چراغِ وصل جلاؤ کہ تیرگی کم ہو
دلوں کو توڑنے والوں کا سلسلہ کم ہو

حاجی شبیر احمد عثمانی میو

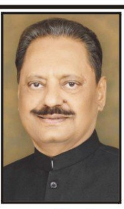
جاوید حنیف میو

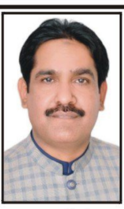
چوہدری احسن رضا میو

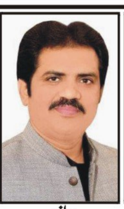
سردار راشد طفیل خاں میو

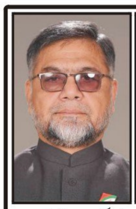
ایڈووکیٹ راشد خاں میو

رپورٹ: صدائے میو

پاکستان کے کسی بھی ادارہ یا شعبہ کو دیکھیں تو ہر جگہ کوئی نہ کوئی میو افسر ضرور مل جائے گا ان کی لسٹ شائع کرنا بھی ممکن ہے لیکن اس لسٹ کی طرف جانے سے پہلے ہم سسٹم کی طرف جانے کی کوشش کرینگے وہ الگ بات ہے کہ ہماری قوم میں سسٹم نام کی کسی چیز کا وجود ہی نہیں پھر بھی کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔

صدائے میو کا سالگرہ ایڈیشن ہے اس لئے کسی ایک سیاسی جماعت کی نہیں مجموعی بات کرتے ہیں کہ ہم سیاست میں کہاں کھڑے ہیں۔

میو قوم میں اس وقت سب سے بڑے عہدے پر نند کا تکیہ قصور سے تعلق رکھنے والے عام سے گھر کا فرد شبیر احمد عثمانی براجمان ہیں وہ وزیر اعظم پاکستان کے مشیر برائے امور کشمیر و گلگت بلتستان اور ریاستی سرحدی امور کے عہدے پر فائز ہیں یہ اس لئے بھی کوئی عام بات نہیں کہ وہ سرمائے یا سیاسی پشت پناہی کی وجہ سے یہاں تک نہیں پہنچے یہ ان کی اپنی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ دوسرے نمبر پر کراچی کے سابق کمشنر جاوید حنیف میو ایم کیو ایم پاکستان سے اپنی قوم کے واحد ممبر قومی اسمبلی ہیں اس سے پہلے وہ سندھ اسمبلی کے ممبر بھی رہے اور کراچی سے میو برادری کے اکثریتی حلقہ کورنگی سے منتخب ہوئے۔

کنگن پور قصور سے چوہدری احسن رضا خاں پہلی بار مسلم لیگ ن کے ٹکٹ پر اور 2024ء کے الیکشن میں آزاد حیثیت میں منتخب ہوئے جبکہ کوٹرا دھاکشن سے سردار طفیل احمد خاں کے بیٹے سردار راشد طفیل خاں تحریک انصاف کی حمایت سے پہلی بار ممبر پنجاب اسمبلی منتخب ہوئے اور حیدرآباد سے ایڈووکیٹ راشد خاں میو بھی پہلی بار ایم کیو ایم پاکستان کے ٹکٹ پر ممبر سندھ اسمبلی منتخب ہوئے۔

شبیر احمد عثمانی اور ایڈووکیٹ راشد خاں کی خصوصیت یہ ہے کہ انہیں کوئی بھی کال کرے وہ ہر کسی کی نہ صرف بات سنتے ہیں بلکہ ہر کسی کے کام آنے کی بھی کوشش کرتے ہیں اور برادری کے پروگرامز میں جہاں بھی انہیں بلایا جائے پہنچتے بھی ہیں حالانکہ ان دونوں شخصیات کی کامیابی میں برادری کا کوئی کردار نہیں جاوید حنیف میو بھی کراچی کی برادری کے پروگرامز میں دیکھے جاتے ہیں۔ چوہدری احسن رضا خاں اور سردار راشد طفیل خاں جو برادری کے ووٹوں سے منتخب ہوئے وہ برادری پروگرامز میں کوئی خاص دلچسپی نہیں لیتے اور اکثر دیکھا گیا ہے کہ وہ کال اٹینڈ کرنے کے معاملے میں بھی بے مروتی کا مظاہرہ کرتے ہیں البتہ چوہدری احسن رضا خاں نے پنجاب اسمبلی میں اپنی قوم کی جس طرح سے آواز بلند کی اس کی پہلے کوئی مثال نہیں ملتی۔ راشد طفیل خاں اسمبلی میں صرف اپنی پارٹی یا کبھی کبھار علاقے کے مسائل پر بات کرتے ہیں لیکن چوہدری احسن رضا خاں نے پنجاب اور راشد خاں نے سندھ اسمبلی میں جس طرح مسائل کی نشاندھی کرتے ہیں وہ قابلِ تحسین ہے۔

صدائے میو

محدود وسائل بڑے خواب

ہر انسان خواب دیکھتا ہے کسی کا خواب اعلیٰ وشاہانہ زندگی، اعلیٰ عہدہ، شاندار بنگلہ، گاڑی، عیش وعشرت سے بھرپور لائف سٹائل ہوتا ہے اور جب ایک بار انسانی آنکھ خواب دیکھ لے تو پھر اُسے پانے کے لئے دن رات ایک کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے لیکن کیا کبھی ایسا سنا اور دیکھا کہ کسی انسان نے خواب دیکھا ہو اپنی آخری سانسیں لیتی روایات، ثقافت اور دم توڑتی برادرانہ تہذیب کو دوبارہ عروج دلانے کا؟۔

پاکستان صدائے میو فورم کے گیارہ سال اور صدائے میو میگزین کے سولہ سال کامیابی کے ساتھ مکمل ہونا ایک خواب نہیں بلکہ سب کے سامنے جیتی جاگتی حقیقت ہے۔ صدائے میو برادری کی آواز اور نیک نیتی پر مشتمل ایک مشن کی تکمیل کا نام ہے۔ آج مجھے فخر ہے کہ ہماری قوم کا فورم اپنے گیارہ اور صدائے میو میگزین سولہ کامیابی کے سال مکمل کر چکا ہے۔ یہ صرف سالوں کی گنتی نہیں بلکہ جدوجہد، قلم کی طاقت، قوم کی آواز اور میو قوم کی پہچان کا سفر ہے۔ کم وسائل میں طویل مسائل کو تلاش کرنا، تنقید، رویے، حوصلہ شکنی اور اپنے اُوپر اُٹھنے والی آوازوں کے باوجود ہر آواز مثبت انداز میں قارئین تک پہنچانا۔ جھوٹ سب سننا پسند کرتے ہیں، خوشامد کو اہمیت سمجھا جاتا ہے لیکن سب کی ناراضگی، سب کی پسند ناپسند بالائے طاق رکھ کر صرف سچ عوام تک پہنچانا یہ خواب دیکھنے والوں کی اصل نیک نیتی ان کے غیر متزلزل عزم اور حوصلوں کی دلیل ہے۔

صدائے میو جس نے ہمیشہ برادری کے نازک معاملات کو اپنا موضع بنایا، برادری کے مسئلے مسائل کو حل کرنا اور کرانے کو اپنا مشن بنایا اور میدان عمل میں اپنا آپ منوایا۔ خالی دعوے، وعدے اور جھوٹی تسلیوں پر ہی اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ جو سوچا اس پر عمل بھی نظر آیا اور جو کہا اس پر پورا اُتر کر بھی دکھایا۔ میں اگر ماہنامہ ''صدائے میو'' کی بات کروں تو اس نے ہمیشہ حق، اتحاد، تعلیم اور میو قوم کی نمائندگی کو اپنا مقصد بنایا۔ برادری کے معاملات، مسائل اور اہم نقاط کو ہمیشہ مدنظر رکھا اسی جذبے کے پیش نظر ''صدائے میو'' آج ایک تحریک، ایک آواز اور ہزاروں دلوں کی دھڑکن بن چکا ہے۔

قوموں کی شناخت صرف بلند و بالا عمارتوں، وسائل یا جدیدیت سے نہیں ہوتی بلکہ ان کی تہذیب، زبان، ادب اور شعوری بیداری سے ہوتی ہے اور اگر کوئی ادارہ یا تنظیم اس بیڑے کو اُٹھانے کی ذمہ داری لے لے تو وہ ایک تنظیم نہیں رہتی بلکہ ایک تحریک بن جاتی ہے اور ''صدائے میو'' بھی ایک ایسی ہی ادبی، سماجی اور ثقافتی تحریک کا نام ہے جس نے اپنی مسلسل جدوجہد، خلوص اور فکری خدمت کے ذریعے اہل میوات کے دلوں میں خاص مقام پیدا کیا ہے۔ آج جب صدائے میو فورم اپنی گیارھویں اور ''صدائے میو'' اخبار سولہویں سالگرہ منا رہا ہے تو یہ ایک جشن نہیں بلکہ اس عزم، محبت اور فکری سفر کا اعتراف ہے جو برسوں کی محنت سے پروان چڑھا ہے۔ ایک ایسا دور جب مطالعہ کم اور سطحی مصروفیات زیادہ ہو چکی ہیں وہاں کسی بھی ادبی وسماجی پلیٹ فارم کا مستقل مزاجی سے قائم رہنا خود کامیابی کا اعتراف ہے۔

صدائے میو فورم اور صدائے میو اخبار نے نہ صرف میواتی اثاثہ جات کو محفوظ بنانے میں اپنا کردار ادا کیا بلکہ نوجوان نسل کو اپنی پہچان جوڑ کے رکھنے کا اہم ترین فریضہ بھی سرانجام دیا۔ اس پلیٹ فارم نے نئے لکھنے والوں کو حوصلہ عطا کیا اور شعراء و ادبا کو اظہار خیال کا موقع بھی فراہم کیا اور میو قوم میں مثبت سوچ کو فروغ دیا یہی وجہ ہے کہ آج یہ نام صرف فورم یا رسالہ نہیں بلکہ یہ ایک فکری خاندان کی صورت اختیار کر چکا ہے۔

آخر میں بس اتنا ہی کہنا چاہوں گی کہ کسی بھی مقصد کی کامیابی کے پیچھے مخلص افراد کی محنت، قربانی، صبر اور مستقل مزاجی کارفرما ہوتی ہے۔ اس پلیٹ فارم کی کامیابی بھی منتظمین، قائین، قلمکاروں اور صدائے میو کی پوری ٹیم کی مرہون منت ہے جنہوں نے درددل کے ساتھ برادری کے معاملات کو سمجھا اور اس سفر کو اپنا سفر سمجھتے ہوئے دن رات محنت کی اور ثابت کیا کہ اگر نیت خالص ہو تو محدود وسائل بھی بڑے خوابوں کی تعبیر بن سکتے ہیں۔

آج یوم تاسیس اور سالگرہ کا جشن ہمیں یہ پیغام دیتا ہے کہ ہمیں اپنی زبان، ثقافت اور ادب کو محفوظ رکھنے کے لئے مزید سنجیدگی سے کام کرنا ہوگا۔ نوجوان نسل کو کتاب، قلم اور شعور سے جوڑنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اس سفر میں ''صدائے میو'' نے اپنے حصے کا دیا جلا دیا ہے۔ انشاء اللہ آنے والے وقتوں میں یہ مزید روشن ہوگا۔ دعا ہے کہ صدائے میو کا یہ سفر اسی جذبے، محبت اور کامیابی کے ساتھ جاری وساری رہے

(آمین ثم آمین)

میری طرف سے صدائے میو کے منتظمین اور قارئین کو سالہویں سالگرہ مبارک ہو۔

فائل نہیں پلاٹ
آپکے خوابوں کی تعبیر
رجسٹری/انتقال
رحمت پارک
ہم مکاں کی نہیں مکینوں کی بات کرتے ہیں
متصل کوٹ میلہ رام مین فیروزپور روڈ لاہور
شاہین احمد
عاطف شریف
0300-8084821
PROPERTY CHANNEL
REAL ESTATE CONSULTANTS
0321-4022645
حاجی نعیم پاہٹ
چیئرمین
حاجی محسن شریف

19تا21 جون نیومری میں ہونیوالے پاکستان صدائے میو فورم کے
تین روزہ تربیتی کنونشن میں شرکت کرنیوالوں کو تہہ دل سے
SMF
خوش آمدید
چوہدری صابر حسین بلا میو
چوہدری شبیر خاں
اسلم نواب میو
کیپٹن آر حسین
محمد شریف پاہٹ
چوہدری تصور حسین
چوہدری طاہر اسلام

صدائے میو اخبار کی پوری ٹیم کو 16 ویں
سالگرہ مبارک
ایمانداری ہمارا نصب العین
کوالٹی میں نمبرون
مقدار پر کوئی سمجھوتہ نہیں
کرم اللہ
پٹرولیم
TOTAL
کاناکاچھا فلائی آور نیو ڈیفنس روڈ
لاہور
چیف ایگزیکٹو
حاجی نیاز خاں باگھوڑیا
0300-8463844

صدائے میو
بانی
شہید اجمل خاں میو
چیف ایڈیٹر
حافظ سلمان طارق میو
ماہنامہ صدائے میو کی مسلسل اشاعت کی
سالگرہ
مبارک
منجانب
محمد اسرائیل پاہٹ
مارکٹنگ منیجر
(صدائے میو کراچی)

ہول سیل ڈیلر
رمضان
کاسمیٹکس
ہمارے ہاں لوکل اور امپورٹڈ ورائٹی دستیاب ہے
نیو پارک مارکیٹ دکان نمبر 3
نزد عثمان کمبل ہاؤس شاہ عالم مارکیٹ لاہور
پروپرائیٹر
چوہدری شاہد رمضان میو
0326-4275374 حمزہ عباس
0311-5867345

Sada.e. Meo News
ماہنامہ صدائے میو نیوز
صدائے میو کے چیف ایڈیٹر
حافظ سلمان طارق میو
اور صدائے میو کی پوری ٹیم کو
سالگرہ
مبارک
صدائے میو کی مسلسل اشاعت کی 16 ویں
محمد عامر میو (نارتھ کراچی)
میواتی سنگت کراچی و خصوصی ممبر صدائے میو
0300-2146706

ماہنامہ "صدائے میو" لاہور
کی ٹیم کو مسلسل اشاعت کی
16 ویں
سالگرہ
مبارک
حاجی سردار خاں میو
(حویلی حاجی سردار والی سیدپور)
منجانب
سردار اصغر حسین میو
سینئر نائب صدر پاکستان صدائے میو فورم ضلع قصور
0300-6588330

جلیل القدر تابعی! جن کے لیے اللہ نے آتش کو گلزار بنا دیا

امت محمدیہ کے وہ جلیل القدر تابعی جن کے لیے اللہ تعالیٰ نے آگ کو اسی طرح بے اثر فرما دیا جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے آتش نمرود کو گلزار بنا دیا تھا۔ آپ یمن میں پیدا ہوئے اور سرکار دو عالم ﷺ کے عہد مبارک ہی میں اسلام لا چکے تھے لیکن سرکار دو عالم ﷺ کی خدمت میں حاضری کا موقع نہیں ملا تھا۔

سرور کائنات ﷺ کی حجۃ الوداع سے واپسی کے علالت کا دور شروع ہوا اسی زمانے میں یمن کے علاقے میں قبیلہ عنس کے ایک شخص عبہلہ بن کعب نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ یہ شخص مزاجاً نرم اور شیریں گفتگو والا تھا لیکن کریہ صورت اور کالی رنگت کا تھا اسی وجہ اسے اسود کہلایا یعنی کالا۔ اس کے لقب کے متعلق ذو الخمار (اوڑھنی والا) یا ذو الحمار (گدھے والا) تحریر ہے۔ وجہ یہ ہے کہ کریہ صورت ہونے کے سبب وہ اوڑھنی کا نقاب لگاتا تھا اور اس کے پاس سدھایا ہوا ایک گدھا بھی تھا جو اس کے اشارے پر رکوع و سجود کرتا تھا۔ اسود عنسی شعبدے اور کہانت میں بھی ماہر تھا جس کی وجہ سے اسے دعوائے نبوت کو ثابت کرنے میں مدد ملی۔ شعبدے اور کہانت کے زور پر لوگوں کو اپنی جھوٹی نبوت کا معتقد بنا کر اس نے باضابطہ یمن کے مسلمانوں کے خلاف جنگ چھیڑ دی اور بلا شرکت غیر پورے یمن کا حاکم بن گیا۔ حکومت اور اقتدار ملتے ہی اس کے کلام کی شیرینی ختم ہوگئی اور عجز و انکسار کی جگہ غرور اور تکبر نے لے لیا۔ خود بھی ظالم طبیعت اور قبیلہ بھی بڑا تھا۔ سو اس پر ایمان لانے والوں کا تانتا سا بندھ گیا۔ ایسے پر خطر ماحول میں جو آواز سب کے سامنے گونجی کہ تم کذاب ہو وہ اسی جلیل القدر تابعی کی تھی۔ اسی دوران اس نے آپ کو پیغام بھیج کر اپنے پاس بلایا اور اپنی نبوت پر ایمان لانے کی دعوت دی۔ آپ نے انکار کیا۔ اس نے پوچھا:

”کیا تم محمدؐ کی رسالت پر ایمان رکھتے ہو؟“

آپ نے فرمایا:

”ہاں۔“

اس پر اسود عنسی نے ایک خوفناک آگ دہکائی اور آپ کو اس آگ میں ڈال دیا لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے آگ کو بے اثر فرما دیا اور وہ اس سے صحیح سلامت نکل آئے۔

روایت میں ایسے بھی آتا ہے کہ ایک دفعہ نبوت کے جھوٹے دعویدار اسود عنسی نے آپ کو گرفتار کیا اور پوچھا:

”کیا تم میری نبوت کی شہادت دیتے ہو؟“

تو آپ نے جواب دیا:

”میں سنتا نہیں۔“

تین دفعہ ایسا ہی ہوا تو کذاب اسود عنسی نے آپ کو آگ میں ڈال دیا لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کی حفاظت فرمائی اور آپ ہشاش بشاش آگ سے باہر آ گئے۔“

تاریخ ابن عساکر کے مطابق اسود عنسی نے جب نبوت کا دعویٰ کیا تو حضرت ابو مسلم خولانی رحمۃ اللہ علیہ کو بلوا کر کہا کہ کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ فرمایا مجھے سنائی نہیں دیتا۔ کہا کیا تم گواہی دیتے ہو کہ محمد ﷺ اللہ کا رسول ہے۔ فرمایا ہاں! اس پر انہیں آگ میں پھینکنے کا حکم دیا۔ چنانچہ آپ آگ میں پھینکے گئے۔ لوگوں نے دیکھا کہ آپ آگ میں کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں۔ آگ ان کے لیے ٹھنڈی اور موجب عافیت ہوگئی۔

یہ واقعہ اتنا عجیب تھا کہ اسود عنسی اور اس کے رفقا پر ہیبت سی طاری ہوگئی۔ اسود کے ساتھیوں نے اسے مشورہ دیا کہ ان کو جلاوطن کر دو ورنہ خطرہ ہے کہ ان کی وجہ سے تمھارے پیروؤں کے ایمان میں تزلزل نہ آ جائے۔ انھیں یمن سے جلاوطن کر دیا گیا۔ یمن سے نکل کر ایک ہی جائے پناہ تھی یعنی مدینہ منورہ چنانچہ یہ سرکار دو عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے چلے۔ جب مدینہ منورہ پہنچے تو معلوم ہوا کہ آفتابِ رسالت ﷺ پردہ فرما چکا ہے اور حضرت صدیق اکبرؓ خلیفہ بن چکے تھے۔

انہوں نے اپنی اونٹنی مسجد نبوی ﷺ کے دروازے کے پاس بٹھائی اور اندر آ کر ایک ستون کے پیچھے نماز پڑھنا شروع کر دی۔ وہاں حضرت عمر فاروقؓ موجود تھے۔ انھوں نے ایک اجنبی مسافر کو نماز پڑھتے دیکھا تو ان کے پاس آئے۔ جب وہ نماز سے فارغ ہو گئے تو ان سے پوچھا:

”آپ کہاں سے آئے ہیں؟“

آپ نے جواب دیا:

”یمن سے!“

حضرت عمر فاروقؓ نے فوراً پوچھا:

آئینہ اعجاز
اعجاز خاں میو
(سیہووال پسرور)
0301-6320334
ejazmeo68@yahoo.com

”اللہ کے دشمن (اسود عنسی) نے ہمارے ایک دوست کو آگ میں ڈال دیا تھا اور آگ نے ان پر کوئی اثر نہیں کیا تھا۔ بعد میں ان صاحب کے ساتھ اسود نے کیا معاملہ کیا؟“

آپ نے فرمایا:

”اس کا نام عبداللہ بن ثوب ہے۔“

اتنی دیر میں حضرت عمر فاروقؓ کی فراست اپنا کام کر چکی تھی۔ انھوں نے فوراً فرمایا:

”میں آپ کو قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا آپ ہی وہ صاحب ہیں؟“

آپ نے جواب دیا:

”جی ہاں!“

حضرت عمر فاروقؓ نے یہ سن کر فرطِ مسرت و محبت سے ان کی پیشانی کو بوسہ دیا اور انھیں لے کر حضرت صدیق اکبرؓ کی خدمت میں پہنچے۔ انھیں حضرت صدیق اکبرؓ کے اور اپنے درمیان بٹھایا اور فرمایا:

”اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے موت سے پہلے امت محمدیہ کے اس شخص کی زیارت کرا دی جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام جیسا معاملہ فرمایا تھا۔“

یہ جلیل القدر تابعی حضرت ابو مسلم خولانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ آپ کا نام عبداللہ بن ثوب رحمۃ اللہ علیہ بیان کیا جاتا ہے۔ آپ کی کنیت ابو مسلم جبکہ یمن کے قبیلہ خولان سے تعلق کی وجہ سے خولانی کہلائے۔

حضرت ابو مسلم الخولانی رحمۃ اللہ علیہ شام کے شہر دمشق کے ایک مشہور تابعی اور ممتاز مذہبی شخصیت تھے۔ آپ ان آٹھ اولیاء میں سے تھے، جن میں عامر ابن عبدالقیس، اویس قرنی، الربیع بن خثیم، الاسود بن یزید، مسروق ابن اجداع، سفیان ثوری اور حسن بصری شامل ہیں۔

حضرت ابو مسلم خولانی رحمۃ اللہ علیہ عبادت و ریاضت میں مشہور تھے۔ راتوں کو قیام، طویل سجدے، کثرت ذکر اور دنیا سے بے رغبتی آپ کا شیوہ تھی۔ دعا میں گڑگڑاتے اور اللہ پر کامل توکل رکھتے تھے۔ آپ نے ملک شام کو اپنا مسکن بنایا اور وہاں علم و تقویٰ کی اشاعت میں مصروف رہے۔ شام کے لوگ آپ کو نہایت احترام کی نظر سے دیکھتے تھے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے:

”میں اللہ سے اس طرح حیا کرتا ہوں جیسے کوئی شریف انسان اپنے معزز مہمان سے حیا کرتا ہے اور دنیا کی محبت دل کو مردہ کر دیتی ہے۔“

آپ اپنے نفس کا سخت محاسبہ کرتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے:

”اگر میرا ایک پاؤں جنت میں ہو اور دوسرا باہر تب بھی میں خود کو امن میں نہ سمجھوں۔“

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شام میں بعض حکمرانوں کو نہایت جرات اور خیرخواہی کے ساتھ نصیحت کی۔ ایک مرتبہ فرمایا:

”حکمرانی اللہ کی امانت ہے اگر وہ عدل کرے تو اجر ہے اور ظلم کرے تو وبال۔“

آپ رحمۃ اللہ علیہ حد درجہ منکسر المزاج تھے۔ اپنی تعریف سن کر ناراض ہوتے اور فرماتے:

”اللہ کے ہاں اصل قدر عمل کی ہے، نام کی نہیں۔“

تاریخ ابن عساکر میں ہے کہ آپ کی لونڈی نے آپ کے کھانے میں زہر ملا دیا لیکن آپ کو اس سے کوئی نقصان نہ ہوا۔ ایک عورت نے آپ کی بیوی کو آپ کے خلاف بہکایا۔ آپ نے اس عورت کو بددعا دی اور وہ اندھی ہوگئی۔ پھر وہ آپ کی خدمت میں آئی۔ تائب ہوئی اور آپ نے اس کے لیے دعا کی اور اس کی آنکھیں اچھی ہوگئیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”میں سویا ہوا تھا کہ میں نے (خواب میں) سونے کے دو کنگن اپنے ہاتھوں میں دیکھے۔ مجھے اس خواب سے بہت فکر ہوا پھر خواب میں ہی وحی کے ذریعہ مجھے بتلایا گیا کہ میں ان پر پھونک ماروں۔ چنانچہ جب میں نے پھونک ماری تو وہ دونوں اڑ گئے۔ میں نے اس سے یہ تعبیر لی کہ میرے بعد جھوٹے نبی ہوں گے۔ پس ان میں سے ایک تو اسود عنسی ہے اور دوسرا یمامہ کا مسیلمہ کذاب تھا۔“

(بخاری)

حضرت ابو مسلم خولانی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات تقریباً 62 ہجری میں شام میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند عطا فرمائے۔

آج بھی جو ہو ابراہیم کا ایماں پیدا
آگ کر سکتی ہے اندازِ گلستاں پیدا

(بحوالہ تاریخ دمشق، البدایہ والنہایہ، دلائل النبوۃ)

آفتابِ میوات... تبلیغی جماعت... صدائے میو

میو قوم میں دینی بیداری اور اصلاحی تحریک کی تاریخی داستان

میوات کی سرزمین صدیوں سے بہادری، غیرت، محنت اور آزادی کی علامت رہی ہے۔ یہاں کے میو مسلمان اپنی سادگی، جفاکشی، مہمان نوازی اور دلیری کی وجہ سے پورے ہندوستان میں معروف تھے۔ ان کا پیشہ زیادہ تر کھیتی باڑی اور محنت مزدوری تھا مگر جب کبھی دین، عزت یا آزادی پر حملہ ہوا تو یہی کسان اور چرواہے شیر بن کر میدان میں اترے۔ بابر کے دور میں راجہ حسن خان میواتی جیسا مجاہد سامنے آیا اور انگریز دور میں بھی میوات کی پہاڑیاں آزادی پسندوں اور باغیوں کی پناہ گاہ رہیں۔

میو قوم اپنے پڑوسیوں کے ساتھ حسنِ سلوک سے رہتی تھی مگر ظلم اور جبر کو کبھی قبول نہ کرتی تھی لیکن ایک وقت ایسا آیا کہ جہالت، ناخواندگی اور دینی کمزوری عام ہوگئی۔ لوگ اسلام کے نام پر تو قائم تھے مگر دینی تعلیمات سے دور ہوتے جا رہے تھے۔ ہندوانہ رسم و رواج اور غیر اسلامی عادات زندگی میں داخل ہو چکی تھیں۔ نماز، تعلیم، دینی شعور اور اسلامی شناخت کمزور پڑتی جا رہی تھی۔ اسی دوران بعض حلقوں نے میو مسلمانوں کو دوبارہ ہندو بنانے کی کوششیں بھی شروع کر دیں۔ یہی وہ نازک وقت تھا جب اللہ تعالیٰ نے اصلاح و دعوت کی ایک عظیم تحریک کھڑی فرمائی۔

”آفتابِ میوات“ نامی اصل میں ایک قدیم رسالہ ہے جو دراصل اسی دینی، تعلیمی اور قومی بیداری کی آواز تھی۔ ذیل میں ان دونوں صفحات کی تحریر کو آسان اور مربوط انداز میں پیش کیا جا رہا ہے ساتھ ہی اس کا پس منظر بھی واضح کیا گیا ہے۔

آفتابِ میوات کا مقصد

”آفتابِ میوات“ ایک اصلاحی اور علمی رسالہ تھا جس کا مقصد میو قوم میں:

☆ دینی شعور پیدا کرنا۔

☆ اسلامی تعلیمات عام کرنا۔

☆ جہالت ختم کرنا۔

☆ قوم کو بیدار کرنا اور مسلمانوں کو ان کی اصل شناخت یاد دلانا تھا۔

اس کے سرورق پر یہ اشعار درج تھے:

پہلے تھی ہر اک شے پہ جہالت کی گھٹا
دین و دنیا کا نہ تھا کچھ بھی پتا
اب تو خدا کا شکر ہے یارو آفتابِ میوات نکلا یعنی

ایک زمانہ ایسا تھا کہ جہالت نے پوری قوم کو گھیر رکھا تھا، دین و دنیا دونوں سے ناواقفیت تھی لیکن اب اللہ کے فضل سے بیداری کی روشنی طلوع ہو رہی ہے۔

”عرضِ حال“ کا حاصل

رسالے کے دوسرے صفحے پر ”عرضِ حال“ کے عنوان سے اس رسالے کے اجرا کا مقصد بیان کیا گیا اس میں لکھا گیا کہ:

تقریباً 1930ء کے قریب میوات میں ایک تنظیمی اور اصلاحی تحریک شروع ہوئی اس کا مقصد میو مسلمانوں کو دینی اور اخلاقی لحاظ سے بیدار کرنا تھا۔ اس وقت میوات کی حالت یہ تھی کہ مسلمان ہونے کے باوجود دینی تعلیم نہ ہونے کے برابر تھی۔ لوگوں میں اسلامی احکام سے ناواقفیت عام تھی۔ تعلیم کی کمی، معاشرتی کمزوریاں اور جہالت نے قوم کو بہت پیچھے دھکیل دیا تھا۔ اسی لیے کچھ اہلِ درد نے فیصلہ کیا کہ قوم کی اصلاح کے لیے ایک ایسا رسالہ جاری کیا جائے جو میوات کے لوگوں کی زبان اور مزاج کے مطابق ہو ان کے مسائل بیان کرے، ان کو دین کی طرف بلائے اور

ندائے فطرت
ابوحمدان ابراہیم میو
(کراچی)
0321-2054970

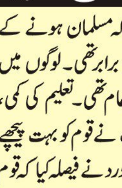

ان میں علمی و فکری بیداری پیدا کرے۔ رسالے میں یہ بھی اشارہ ملتا تھا کہ قوم کی محرومیوں اور کمزوریوں کو دور کرنے کے لیے مسلسل محنت کی ضرورت ہے اور اس مقصد کے لیے اہلِ علم، نوجوانوں اور دردمند لوگوں کو آگے بڑھنا چاہیے۔

میوات میں دینی اصلاح کی تحریک!

یہ وہی دور تھا جب مولانا محمد الیاس کاندھلوی نے میوات کے حالات دیکھے۔ انہوں نے محسوس کیا کہ مسلمان کلمہ تو پڑھتے ہیں مگر دین کی بنیادی تعلیمات سے ناواقف ہیں۔ بہت سے لوگوں کو نماز، عقائد اور اسلامی احکام کا صحیح علم بھی نہیں تھا۔ مولانا الیاسؒ اس صورتحال پر بہت غمگین رہتے تھے۔ انہوں نے میوات کے دیہات میں جا جا کر محنت شروع کی۔ مدارس قائم کیے، مکاتب چلائے اور لوگوں کو دین سکھانے کا اہتمام کیا۔ ان کا درد بھرا جملہ مشہور ہوا:

”اے مسلمانوں! مسلمان بنو“

تبلیغی جماعت کا آغاز!

اسی اصلاحی ماحول اور دینی بیداری کی محنت سے بعد میں تبلیغی جماعت کی بنیاد پڑی۔ ابتدا میں مقصد صرف میوات کے مسلمانوں کی اصلاح تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کام میں ایسی قبولیت عطا فرمائی کہ یہ دعوت پوری دنیا میں پھیل گئی۔ آج تبلیغی جماعت دنیا کے بے شمار ممالک میں دین کی دعوت، نماز، علم اور اصلاحِ اعمال کی محنت کر رہی ہے اور اس کی ابتدا میوات کی اسی دینی تحریک اور اصلاحی فکر سے ہوئی تھی۔

میو قوم کی اصل عظمت!

میو قوم کی عظمت صرف ان کی جنگی بہادری میں نہیں بلکہ اس بات میں بھی ہے کہ جب ان کو دین کی طرف بلایا گیا تو انہوں نے دین کو قبول کیا، اپنی اصلاح کی اور پھر دین کی محنت میں دنیا بھر کے لیے مثال بن گئے۔ یہ قوم کھیتی باڑی بھی کرتی رہی، محنت مزدوری بھی، ظلم کے خلاف لڑتی بھی رہی اور وقت آنے پر دین کی حفاظت کے لیے بھی کھڑی ہوئی۔

نتیجہ!

”آفتابِ میوات“ صرف ایک رسالہ نہیں تھا بلکہ ایک بیداری کی آواز تھی۔ یہ اس دور کی علامت تھا جب میوات میں دین، تعلیم اور اصلاح کی روشنی دوبارہ پھیلنا شروع ہوئی۔ اسی روشنی نے جہالت کو کم کیا، مسلمانوں کو ان کی شناخت یاد دلائی، دینی شعور پیدا کیا اور بالآخر ایک ایسی دعوتی تحریک کو جنم دیا جس کے اثرات پوری دنیا تک پہنچے۔ اللہ تعالیٰ میوات کے اکابر، علماء اور مخلص داعیوں کی خدمات کو قبول فرمائے اور امتِ مسلمہ کو دین پر ثابت قدم رکھے۔ آمین۔

صدائے میو!

اکابرین کی محنت کا نتیجہ ہے کہ اب پہلے سے حالات نہیں۔ دینی و دنیاوی تعلیم میں میو قوم پیش پیش ہے اور قوم میں جو برائیاں پائی جا رہی ہیں ان کی روک تھام کیلئے ”صدائے میو“ کے ذریعے آواز بھی بلند کی جا رہی ہے۔ میں نے صدائے میو کا نام تو سنا تھا لیکن گزشتہ دنوں عقیل بھائی کے ہمراہ حافظ سلمان طارق میرے پاس تشریف لائے تو ان سے مل کر خوشی ہوئی اور ان کی طرف سے دیئے گئے صدائے میو کا مطالعہ کیا تو ”آفتاب میوات“ کی یاد تازہ ہوگئی۔ کسی بھی معاشرے کے سدھار میں رسائل اور کتابوں کا بہت بڑا کردار ہوتا ہے اس لئے ہمیں ان چیزوں کی اہمیت کو سمجھنا چاہئے اور جو لوگ بھی اجتماعی بہتری کی کوشش کرتے ہیں ان کی حوصلہ افزائی کرتے رہنا چاہئے۔

محمد عامر میو | حاجی چوہدری اکبر میو | حاجی طیب محمود | عبدالوحید میو | مفتی محمد ابراہیم میو | سیٹھ حبیب احمد میو | برکت علی میو | عتیق الرحمٰن میو | محمد طارق میو | محمد عقیل میو | محمد اکرام کارولیا | عبدالرزاق میو | عمر اسحاق میو | ذیشان مشتاق میو

مئی میں کراچی و دیگر علاقوں سے بننے والے ''صدائے میو'' کے ممبران کی لسٹ

خصوصی ممبران

(1) محمد عامر میو (نارتھ کراچی) ..../25000
(2) حاجی طیب محمود (میو فوڈز) ملیر......../10000

لائف ٹائم ممبر

(1) حاجی چوہدری اکبر میو (صدر میو اتحاد)./10000

خصوصی تعاون

(1) عبدالوحید (یونائیٹڈ مارکٹنگ) کراچی../10000
(2) مفتی محمد ابراہیم میو (پاک کالونی) کراچی./5000
(2) برکت علی میو (صدر میوات ویلفیئر) کراچی/5000
(3) سیٹھ حبیب میو (الحبیب ڈیری) کراچی../5000

سالانہ ممبران کراچی

(1) عتیق الرحمٰن میو (عوامی پٹرولیم) ابراہیم حیدری
(2) شفیق الرحمٰن میو (ابراہیم حیدری) کراچی
(3) محمد کاشف میو (غوث پاک روڈ) کورنگی کراچی
(4) محمد فیصل میو (غوث پاک روڈ) کورنگی کراچی
(5) وڈیرہ عبدالرحمٰن میو (کورنگی 50-A) کراچی
(6) محمد علی میو (ایم علی پکوان سنٹر) کورنگی کراچی
(7) عبداللہ میو (کورنگی 50-A) کراچی
(8) عرفان اسلام میو (کورنگی ڈھائی نمبر) کراچی
(9) محمد اکرام میو (کورنگی نمبر 3) کراچی
(10) محمد فیاض میو (کورنگی نمبر ساڑھے تین) کراچی
(11) چیئرمین محمد اصغر میو (کورنگی 320-A) کراچی
(12) مولانا محمد حاشر میو (کورنگی 320-A) کراچی
(13) محمد آصف میو (کورنگی 320-A) کراچی
(14) محمد منور ابراہیم (کورنگی 320-A) کراچی
(15) محمد صدیق میو (کورنگی 320-A) کراچی
(16) محمد حنظلہ میو (کورنگی 320-A) کراچی
(17) محمد بلال شیر میو (کورنگی 320-A) کراچی
(18) معین اختر میو (الطاف ٹاؤن) کورنگی کراسنگ
(19) محمد ساجد میو (الطاف ٹاؤن) کورنگی کراسنگ
(20) محمد عباس میو (الطاف ٹاؤن) کورنگی کراسنگ
(21) عمر اسحاق میو (ڈی ایچ اے فیز 1) کراچی
(22) حاجی ماسٹر محمد عثمان (اعظم بستی) کراچی
(23) محمد اشفاق میو (اعظم بستی) کراچی
(24) محمد اسلم ظہور میو (اعظم بستی) کراچی
(25) شوکت علی میو (منظور کالونی) کراچی
(26) محمد ندیم میو (منظور کالونی) کراچی
(27) محمد شوکت میو (منظور کالونی) کراچی
(28) محمد طارق میو (منظور کالونی) کراچی
(29) حکیم حافظ عبدالحق (منظور کالونی) کراچی
(30) محمد ندیم مبین (منظور کالونی) کراچی
(31) حافظ محمد اسلم میو (منظور کالونی) کراچی
(32) محمد عقیل میو (پی آئی بی کالونی) کراچی
(33) محمد اسلم میو (پی آئی بی کالونی) کراچی
(34) محمد اکرام میو (راجپوت ملک شاپ) پی آئی بی
(35) محمد فیصل ادریس (المدینہ آٹوز) جمشید روڈ
(36) محمد یعقوب غوری (جمشید روڈ) کراچی
(37) محمد اسرائیل پاہٹ (سولجر بازار) کراچی
(36) محمد فیصل رفیق (سولجر بازار) کراچی
(37) عزیز احمد میو (سعید آباد) بلدیہ ٹاؤن کراچی
(38) مبشر ندیم میو (سعید آباد) بلدیہ ٹاؤن کراچی
(39) محسن غفار میو (سعید آباد) بلدیہ ٹاؤن کراچی
(40) عبدالرحمٰن میو (سعید آباد) بلدیہ ٹاؤن کراچی
(41) محمد سرور اختر (سعید آباد) بلدیہ ٹاؤن کراچی
(42) اسامہ شاہد میو (سعید آباد) بلدیہ ٹاؤن کراچی
(43) اشفاق احمد میو (میو سویٹ) گلستان جوہر
(44) محمد نعمان میو (میو ملک شاپ) گلستان جوہر
(44) رضوان باگھوڑیا (میو راجپوت اسٹیٹ) ناظم آباد
(46) ریاض احمد باگھوڑیا (ناظم آباد) کراچی
(47) محمد ارسلان (میو راجپوت اسٹیٹ) ناظم آباد
(48) محمد اشتیاق کارولیا میو (ناگوری ڈیری) ناظم آباد
(49) مختیار احمد کارولیا (ناظم آباد) کراچی
(50) طارق میو (لیسین بلاک ورکس) نارتھ ناظم آباد
(51) محمد صفدر میو (ماشاءاللہ ملک شاپ) ناظم آباد
(52) ذوالفقار علی میو (سیکٹر 11-C/1) نارتھ کراچی
(53) محمد ارسلان (سیکٹر 11-C/1) نارتھ کراچی
(54) محمد صدیق میو (سیکٹر L-265) نارتھ کراچی
(55) محمد سرفراز میو (راجپوت ڈیری) نارتھ کراچی
(56) محمد طارق میو (دلپسند ڈیری) نارتھ کراچی
(55) محمد ہارون نوگیاں (نارتھ کراچی) کراچی
(56) محمد عمیر ادریس (گلشن وسیم بفرزون) کراچی
(57) عبدالرزاق میو (الحمداللہ ملک شاپ) مدینہ کالونی
(60) ذیشان مشتاق (ضیاء الحق کالونی) کراچی
(61) چوہدری مقدس میو (ناگوری ملک شاپ) گلشن
(62) محمد اویس میو (میواتی چوک) خدا کی بستی کراچی
(63) علی جان میو (راجپوت اسٹیٹ) سرجانی
(64) شوکت علی میو (سرجانی ٹاؤن) کراچی
(65) محترمہ سلمٰی دین محمد (پنجابی سوداگران سوسائٹی)

دیگر علاقوں کے ممبران

(1) ڈاکٹر رشید احمد میو (نشتر کالونی لاہور
(2) سردار اسد اللہ ارشد میو (وینس کالونی) لاہور
(3) سردار اصغر حسین میو (حویلی حاجی سرادروالی) قصور

تمام ممبران کی حوصلہ افزائی کا شکریہ

اسد اللہ ارشد میو | ڈاکٹر رشید احمد میو | سردار اصغر حسین

محمد صدیق میو | محمد سرفراز میو | طارق حنیف
محمد ہارون نوگیاں | ذوالفقار علی میو | محمد ارسلان میو
رضوان باگھوڑیا میو | محمد جہانگیر میو | محمد اشفاق کارولیا
صفدر حسین میو | محمد اسرائیل پاہٹ | محمد فیصل رفیق
شوکت علی میو | حافظ حکیم عبدالحق میو | محمد شوکت میو
حافظ محمد اسلم میو | ندیم مبین میو | محمد طارق میو

اشتیاق احمد میو | محمد نعمان میو | عمیر ادریس میو
علی جان میو | شوکت علی میو | سردار محمد اویس میو
معین اختر میو | محمد ساجد میو | محمد عباس میو
محمد کاشف میو | محمد فیصل میو | محمد فیاض میو
چیئرمین اصغر میو | مولانا محمد حاشر میو | محمد منور گوروال
چوہدری محمد مقدس | آصف خاں میو | شیر محمد میو

وڈیرہ عبدالرحمٰن میو | محمد علی میو | محمد عبداللہ میو | مبشر ندیم میو | عزیز احمد میو | محمد سرور اختر میو | محسن غفار میو | عبدالرحمٰن میو | اسامہ شاہد میو | محمد فیصل غوری | حاجی محمد عثمان میو | محمد اشفاق میو | محمد اسلم میو | شفیق الرحمٰن میو

نجم الحسن میو | محمد عامر میو | ڈاکٹر محمد اقبال میو | چوہدری نعیم حنیف ایڈووکیٹ | چوہدری سرور شاہین | حاجی طیب محمود میو | چوہدری محمد اکبر میو | غلام نبی ایڈووکیٹ | اختر حسین بادشاہ | راشد خاں ایم پی اے | حاجی محمد عثمان میو | مفتی محمد ابراہیم میو | عبدالعزیز نگو میو | خوشی محمد میو راجپوت | سیٹھ حبیب احمد میو | برکت علی میو | ڈاکٹر نجمہ حنیف میو

سولہویں سال آں صدائے میو کی محسن شخصیات

میو قوم کے ترجمان سے تعاون کرنیوالوں کو صدائے میو سے کوئی مفاد ہے اور نہ ہی ذاتی تشہیر کی خواہش

اللہ تعالیٰ کا خاص کرم اور ملک بھر کے بہت سے معززین برادری کی حوصلہ افزائی کا نتیجہ ہے کہ میو قوم کا واحد نمائندہ ترجمان ''صدائے میو'' لاہور اپنی مسلسل اشاعت کے 16 سال مکمل کر چکا ہے اگر یہ کہا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ ''صدائے میو'' واحد میگزین ہے جس کے سامنے حالات کتنے ہی کٹھن کیوں نہ آئے ہوں اس کی اشاعت میں کبھی کوتاہی نہیں کی گئی بہت سی برادریوں کے رسائل و جرائد شائع ہوتے ہیں اور ہر برادری میں یہی مسئلہ ہے کہ فلاں نے تعاون نہیں کیا یا پیسے نہیں دیئے، فلاں نے اشتہار دینے کا وعدہ کیا تھا مگر نہیں دیا اس لئے اس ماہ اخبار یا میگزین شائع نہیں کیا جائیگا۔ یہ کوئی ہوائی باتیں نہیں بلکہ کئی برادری تنظیموں کے نمائندوں کی زبانی ان کے معاملات سے آگاہی رہتی ہے۔ سب کے مسائل ایک ہی طرح کے ہیں اور میو قوم کی حالت بھی یہی ہے۔ ماہنامہ میوات، ماہنامہ آفتاب میوات، پندرہ روزہ المیوات ٹائمز، ماہنامہ میو ٹائمز، نقوش میوات، سہ ماہی اراولی، سہ ماہی رہبر ملت ہفت روزہ میو ایکسپریس ہفت روزہ میو اخبار اور میو انٹرنیشنل کے نام سے اخبارات اور رسائل شائع ہوتے رہے جن میں سے ماہنامہ ''میوات'' کے سوا ایک بھی دو چار سال سے زیادہ اپنا وجود برقرار نہ رکھ سکا۔ شیر چودھری کے زمانے میں تو سہولیات اور مسائل کا فقدان تھا پھر بھی انہوں نے سولہ سترہ سال رسالہ چلایا باقی ذاتی تشہیر، مخصوص افراد یا تنظیم کی نمائندگی کرنے والے برادری کے دل میں اپنی جگہ ہی نہ بنا سکے اور چند ایک کسی سازش کا شکار یا وسائل کا رونا روتے روتے بند ہو گئے

صدائے میو کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس نے ایسے وقت میں پرنٹ میڈیا کا وجود برقرار رکھا جب برادری کے نام پر کسی میگزین یا اخبار کا وجود نہ رہا۔ سولہ سالوں میں ''صدائے میو'' کسی کا آلہ کار بنا نہ ہی کسی مخصوص تنظیم یا شخصیت کی نمائندگی کی۔ اس میں ہر وہ مضمون اور خبر شائع کی گئی جو اِسے بھیجی گئی۔ صدائے میو کی ٹیم کو برادری کی کسی بھی تنظیم کے پروگرام میں بلایا گیا تو وہاں پہنچ کر بغیر کسی لالچ کے اپنی ذمہ داری نبھانے کی کوشش کی اور ہر بات حقیقت پر مبنی پر لکھنے کی وجہ سے بہت سے لوگ اسے تنقید کا نشانہ بھی بناتے رہے ایک شخص نے تو اِسے بند کرانے کیلئے ہر متعلقہ ادارے کو درخواست دی اور قانونی نوٹس بھی بھجوائے لیکن صدائے میو کی ٹیم نے کسی بھی موڑ پر حق سچ لکھنے پر معذرت نہیں کی۔

صدائے میو کی کامیابی میں جہاں سالانہ، خصوصی، لائف ٹائم ممبران کا کردار ہے وہیں ہر سال باقاعدگی سے اشتہار دینے والی شخصیات اور اداروں کا بھی مرکزی کردار ہے کیونکہ اشتہارات کے بغیر کوئی بھی اخبار یا میگزین اپنی اشاعت کو جاری نہیں رکھ سکتا ہماری قوم میں جو لوگ پرنٹ میڈیا کے مسائل اور معاملات کو سمجھتے ہیں وہ ہمیشہ تعاون کرنے والوں میں شامل رہتے ہیں اور الٹرا کیمیکلز والے نجم ا بھائی اور نارتھ کراچی کے عامر میو بھائی پریس والے جیسے لوگ بھی ہیں جو ہر سال خصوصی ممبر شپ کے نام پر ممبر شپ سے کہیں بڑھ کر تعاون کرتے ہیں۔ بھائی نجم الحسن تو اخبار کے ساتھ ہی تعاون نہیں کرتے اجتماعی شادیوں کے فنڈ میں ہر سال حصہ ڈالنے کے علاوہ اکثر میو سپوت ایوارڈ اور میو طلبہ کنونشن میں لاکھوں روپے کے ایوارڈ بھی سپانسر کرتے ہیں اور عامر بھائی نے کئی بار کہا ہے کہ ہر ماہ بس ایک کال کر دیا کریں ہم صدائے میو کے اکاؤنٹ میں ہر مہینے دس پندرہ ہزار روپے بھیج دیا کرینگے لیکن الحمدللہ کسی کی محبت اور اپنائیت کا فائدہ اُٹھانے کی بجائے جو ہمیں خوشی سے دیتا ہے ہم اسی پر ان کے احسان مند رہتے ہیں۔ صدائے میو کے ساتھ جتنے بھی لوگ تعاون کرتے ہیں ان میں سے ایک بھی ایسا نہیں جسے ہماری ذات سے کوئی مفاد یا ذاتی تشہیر کا کوئی شوق ہو سب برادری محبت اور ہماری ٹوٹی پھوٹی محنت کی وجہ سے صدائے میو کے سر پر دستِ شفقت رکھے ہوئے ہیں۔

ہر ماہ باقاعدگی اور مقررہ تاریخ پر بیس یا چوبیس صفحات کا میگزین نکالنا اس لئے آسان کام نہیں کہ میگزین میں نہ تو سوشل میڈیا یا اخبارات سے کاپی کر کے مضامین اور خبریں شامل کی جاتی ہیں اور نہ ہی فرضی نام سے کسی کے کالم شائع کئے جاتے ہیں اور نہ ہی برادری سے ہٹ کر کسی کی خبریں شائع کی جاتی ہیں پھر بھی اکثر جگہ کی قلت کا مسئلہ بنتا ہے۔ کاغذ اور پرنٹنگ کے ریٹ روز بروز بڑھنے کے باوجود صرف ایک ہزار روپے میں سالانہ ممبر شپ کی جاتی ہے۔ مہنگائی کے طوفان میں میگزین کیلئے کی جانے والی محنت کو دیکھا جائے تو سال کے ہزار روپے معمولی رقم ہے اور اکثر ممبر کہتے بھی ہیں کہ ہر چیز کی قیمت میں اضافہ ہو رہا ہے تو ممبر شپ بھی بڑھا دینی چاہئے لیکن ممبر شپ کے علاوہ تعاون ملنے سے خرچہ پورا ہو جاتا ہے تو ہم اسی پر اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں ویسے بھی یہ کوئی کاروبار تو نہیں جو قیمت بڑھا دی جائے۔ اگر ایک ہزار روپے میں ہر سال ہزاروں لوگوں سے فیملی جیسا تعلق بن رہا ہے تو یہ کوئی نقصان کا سودا نہیں۔

ہماری برادری میں ایسے لوگ بھی بہت ہیں جو

حافظ سلمان طارق میو

چاہتے ہیں کہ ہر شمارے میں تصویر کے ساتھ ہماری خبریں شائع کی جائیں چاہے اس کے بدلے وہ ہمیں بہت کچھ دینے کو بھی تیار رہتے ہیں لیکن الحمدللہ ہم نے ذاتی فائدہ کیلئے کبھی کسی کے بیانات لگانے کی کوشش نہیں کی۔ یقیناً قارئین کرام نے دیکھا اور محسوس کیا ہوگا کہ صدائے میو میں بیانات کی بجائے خبریں اور مضامین ہی ہوتے ہیں پھر بھی ہماری قوم کے کچھ لوگوں کی سوچ یہ ہے کہ کوئی اچھا پہننے لگے یا نئی چیز خرید لے تو فوراً کہنا شروع کر دیتے ہیں کہ یہ سب اخبار کی وجہ ہے، سچ لکھنے پر بلیک میل کہا جاتا ہے اور ایسے ایسے لوگ لمبی لمبی چھوڑتے دکھائی دیتے ہیں جنہیں ان کی فیملی بھی منہ نہیں لگاتی۔ انسان کی عزت اس کے کام اور کردار سے ہوتی ہے کسی پر الزام لگانے یا حسد کرنے سے کوئی عزت دار نہیں بن سکتا۔ آج کے دور میں کسی کے بارے میں جاننا کوئی مشکل کام نہیں، باتوں اور حرکات سے ہی بندے کی پہچان ہو جاتی۔ سوچنے کی بات ہے اگر ہم اخبار یا کسی بھی کام سے ذاتی فوائد حاصل کر رہے ہیں تو ہمارے ساتھ تعاون کرنے والوں میں کمی کی بجائے دن بدن اضافہ کیوں ہو رہا ہے۔

ہم کسی بھی معاملے میں مایوسی کی بات اس لئے بھی نہیں کرتے کہ سولہ سال میں معززین برادری نے اخبار کے علاوہ مختلف پروگرامز کیلئے ہم سے چھ کروڑ روپے سے بھی زیادہ کا تعاون کیا ہے اور یہ کوئی مبالغہ آرائی نہیں ایک ایک پیسے کا تحریری طور پر حساب اور ریکارڈ موجود ہے اگر اخبار کی بات کریں تو سولہ سال میں ممبر شپ اور اشتہارات کی مد میں ہم سے ایک کروڑ 2 لاکھ 26 ہزار روپے کا تعاون کیا گیا جبکہ اخراجات ایک کروڑ 2 لاکھ 71 ہزار 115 روپے ہوئے۔ سولہ سال میں 44 ہزار روپے کا خسارہ کوئی معنی نہیں رکھتا اور اس میں صرف معززین برادری کا ہی نہیں ہر ماہ پندرہ ہزار روپے ہمارا اپنا حصہ بھی شامل ہوتا ہے کیونکہ اخبار کی کمپوزنگ اور پیج میکنگ میں خود کرتا ہوں اگر اس کام کے لئے ملازم رکھا جائے تو پندرہ بیس ہزار روپے سے کم کوئی تنخواہ نہ لے پھر بھی اگر کوئی کمی رہ جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے اتنا نواز رکھا ہے کہ پانچ دس ہزار روپے گھر سے بھی لگا سکتے ہیں اور ہر سال کے پہلے تین ماہ ایسا ہی ہوتا ہے کیونکہ اجتماعی شادیوں کے دنوں میں ہم ممبر شپ وغیرہ کا سلسلہ بند کر دیتے ہیں۔

عیدین پر بہت سے لوگ عیدی کے نام پر مجھے کچھ نہ کچھ دیتے ہیں اور کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو ممبر شپ کے ساتھ اضافی رقم دے کر کہتے ہیں یہ آپ کے لئے ہیں لیکن کسی بھی مد میں میرے ساتھ جو تعاون کیا جاتا ہے اس میں میرا یا میری شخصیت کا کوئی کمال نہیں یہ سب ''صدائے میو'' کی وجہ سے کیا جاتا ہے اسی لئے میں تمام پیسے اخبار کے کھاتے میں لکھ دیتا ہوں اگر کسی کو اس بات کا یقین نہ ہو تو کسی بھی وقت ہمارے پاس آ کر کھاتا چیک کر سکتا ہے اس میں ہر چیز لکھی ملے گی۔ میرے لئے یہی کافی ہے کہ اخبار کی وجہ سے ہزاروں نہیں لاکھوں لوگوں سے اپنی فیملی جیسا تعلق بن رہا ہے۔ ایک ایک ضلع کے سینکڑوں، ہزاروں افراد کو شکل اور نام سے جاننا کوئی آسان کام نہیں اسی بنیاد پر میں کہتا ہوں کہ برادری کی جتنی بھی تنظیمیں بنی ہوئی ہیں اُن سب کے لیڈر اتنے لوگوں کو نام اور شکل سے نہیں جانتے جتنوں سے میرا بھائیوں جیسا تعلق ہے۔

قارئین کرام سے میری گزارش ہے کہ برادری کے حوالے جو چیز بھی پرنٹ میں ملے اُسکا مطالعہ ضرور کیا کریں۔ سوشل میڈیا صرف دیکھنے کی چیز ہے تاریخ اور ریکارڈ اُسی چیز کی بنتی ہے جو تحریری شکل میں موجود ہو اور سب سے بڑی بات یہ کہ جو شخص بھی صدائے میو کا مطالعہ کرتا رہے گا اس کی نظر سے کوئی چیز اوجھل نہیں رہے گی۔ کہاں کہاں برادری کے لوگ بیٹھے ہیں اور ان کے معاملات کیا ہیں یہ سب کچھ صدائے میو میں پڑھنے کو ملے گا۔ ہم اخبار کی ممبر شپ پیسے جمع کرنے کیلئے نہیں کرتے صرف اس لئے کرتے ہیں تا کہ لوگ اِسے پڑھیں یہی وجہ ہے کہ ہم کسی ممبر کے پاس میگزین کی ڈاک کے بند بنڈل دیکھتے ہیں تو اس کی ممبر شپ کرنے سے گریز کرتے ہیں۔

آخر میں اُن تمام احباب کا دل سے احسان مند ہوں جو ممبر شپ اور اشتہارات کی مد میں ہمارے ساتھ تعاون کر کے ہمارا حوصلہ بڑھاتے ہیں اور اُن تمام احباب کے بھی ہم ہمیشہ شکر گزار رہیں گے جو ہمیں اپنا قیمتی ٹائم دے کر اخبار کی کامیابی میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ مان لیا کہ ہم تو اپنے اخبار کے مفاد میں لوگوں کے پاس جاتے ہیں لیکن سندھ اور پنجاب کے مختلف اضلاع کے ان بھائیوں کا کیا مفاد ہو سکتا ہے جو اپنے کام کاج چھوڑ کر اپنی گاڑیوں میں ہمارے ساتھ صبح سے رات گئے تک معززین برادری سے ملاقاتیں کرتے ہیں اور ان تمام بہن بھائیوں کے بھی ممنون ہیں جو ہمارے لئے دعائیں کر کے ہماری کامیابی میں اپنا حصہ ڈال رہے ہیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی حفظ و امان میں رکھے (آمین)

صدائے میو کے ساتھ ممبر شپ کے علاوہ مختلف انداز میں تعاون کرنے والے معززین برادری کی لسٹ

سالانہ خصوصی ممبران

(1) نجم الحسن میو (الٹرا کیمیکلز) لاہور........25000/
(2) محمد عامر میو (نارتھ کراچی)...........25000/
(3) چوہدری نعیم حنیف (لاہور)..........12000/
(4) چوہدری سرور شاہین (رائیونڈ)........10000/
(5) ڈاکٹر محمد اقبال میو (کہروڑ پکا)........10000/
(6) غلام نبی ایڈووکیٹ (میر پور خاص)..10000/
(7) حاجی چوہدری اکبر میو (ملتان)........10000/
(8) حاجی طیب محمود (ملیر کراچی)........10000/

سالانہ خصوصی تعاون

(1) اختر حسین بادشاہ (سابق ایم پی اے)...5000/
(2) چوہدری طاہر اسلام (بدوکی) لاہور......5000/
(3) اسد اللہ ارشد میو (لاہور)............5000/
(4) حاجی عثمان میو (میر پور خاص).........5000/
(5) ڈاکٹر نجمہ حنیف (میر پور خاص)........5000/
(6) ایڈووکیٹ راشد خاں (ایم پی اے).....5000/
(7) عبدالعزیز نگو میو (حیدر آباد)..........5000/
(8) خوشی محمد میو راجپوت (حیدر آباد)........5000/
(9) سیٹھ حبیب احمد میو (کراچی)..........5000/
(10) برکت علی میو (کراچی).............5000/

اشتہارات کی مد میں سالانہ تعاون

(1) الحاج غلام نبی خاں (رہبر واٹر پمپس).36000/
(2) راؤ گلشن حسن (آئیڈیل سٹی رجانہ)...36000/
(3) حاجی نیاز باگھوڑیا (حاجی نیاز پٹرولیم).30000/
(4) حاجی اختر علی (ایچ اے ایم گروپ)...25000/
(5) مدثر اقبال خاں (پیراڈائز پارک) پتوکی 24000/
(6) صدائے میو فورم (مختلف اشتہار).....20000/
(7) چوہدری اشرف خاں (کنٹری اسٹیٹ)18000/
(8) چوہدری سرور شاہین (برکت پیلس)...18000/
(9) حاجی نیاز اینڈ عرفان پٹرولیم (لاہور)..18000/
(10) چوہدری صابر حسین (صابر اسٹیٹ).18000/
(11) حاجی نعیم پاہٹ (رحمت پارک)....18000/
(12) نوید سرفراز میو (نئی آبادی سرائچ)....12000/
(13) محمود خاں پتھروڑیا (محمود اسٹیٹ).120000/
(14) چوہدری سعید اقبال (آرائیاں)....10000/
(15) عبدالوحید میو (یونائیٹڈ مارکیٹنگ)...10000/
(16) طارق میو (طارق شوز) مصطفےٰ آباد..10000/
(17) ٹھیکیدار رمضان میو (ٹنڈو الہیار)....10000/
(18) ٹھیکیدار شہاب الدین (ٹنڈو الہیار)...7000/
(19) محمد سرور خاں میو (شماس شہد) قصور....7000/
(20) حافظ نعمان مجید (مجید اینڈ سنز)........6000/
(21) عبدالرزاق میو (المہر ان فرنیچر سنٹر)..5000/
(22) راشد حسین میو (میو زرعی مرکز).......5000/
(23) سال کے دیگر اشتہارات...........9000/

حاجی غلام نبی خاں | راؤ گلشن حسن خاں | حاجی نیاز شیر اپوتا | چوہدری صابر حسین | حاجی اختر علی میو | مدثر اقبال میو | چوہدری اشرف خاں | حاجی نعیم پاہٹ | نوید سرفراز ایڈووکیٹ | سرور خاں میو | محمد طارق میو | محمود خاں پتھروڑیا | چوہدری سعید اقبال | عبدالوحید میو | ٹھیکیدار رمضان میو | ٹھیکیدار شہاب الدین | راشد حسین میو | عبدالرزاق میو

عقیل میو کے ہمراہ سعید آباد بلدیہ ٹاؤن میں مبشر ندیم میو، عزیز احمد میو، محسن غفار، محمد سرور میو، عبدالرحمٰن، اسامہ شاہد میو، کلفٹن میں چوہدری رمضان ایڈووکیٹ، اعظم بستی میں حاجی عثمان میو، عمر اسحاق، اشفاق میو، شہزاد میو، جمشید روڈ پر فیصل میو اور یعقوب غوری سے ملاقات کے بعد گروپ فوٹو

پاک کالونی میں مفتی محمد ابراہیم میو سے پہلی ملاقات

عقیل میو کے ہمراہ نارتھ کراچی میں محمد صدیق میو، ہارون نوگیاں، سرفراز میو، ناظم آباد میں میو اتحاد تحریک کے صدر محمد طارق میو اور صفدر حسین کارولیا سے ملات

میو اتحاد کے سیکرٹری جنرل غلام نبی ایڈووکیٹ سے ملاقات

کراچی کی میو تنظیمات کی قابل تعریف سوچ اور صدائے میو کی عزت افزائی

حافظ سلمان طارق میو

اس بار کراچی جانے سے پہلے ہی یہ سوچ لیا تھا کراچی میں ساری ہی میو تنظیمات کے احباب سے ملاقات کی جائے گی لیکن تنظیمات کی صورتحال پر لکھنے سے احتیاط کی جائے گی کیونکہ ہمارے ہاں سچ کو تنقید سمجھا جاتا ہے پھر بھی یہ بتادوں کہ کراچی کے مسائل پنجاب اور اندرون سندھ سے بالکل مختلف ہیں ۔ کراچی میں کوئی تنظیم کام کرے یا نہ کرے لیکن ایک چیز بہت اچھی ہے کہ کسی بھی تنظیم کے کسی میو بھائی کے ساتھ کوئی مسئلہ ہو جائے تو تمام تنظیموں کے لوگ اس کی مدد کیلئے پہنچتے ہی نہیں بلکہ ایک ساتھ بیٹھ کر مشورہ بھی کرتے ہیں اس چیز سے نہ صرف مسئلہ کو حل کرالیا جاتا ہے بلکہ غیر برادری کی نظروں میں بھی میو برادری کا بھرم بنتا ہے۔اس دفعہ کراچی پہنچا تو عقیل بھائی کے چچا کی دوکان پر حملہ کا مسئلہ پہلے سے ہی بنا ہوا تھا اس لئے کراچی پہنچتے ہی بھائی عمر اسحاق کے گھر جانا پڑا جہاں پر ساری ہی تنظیموں کے لوگوں سے ملاقات بھی ہوئی اور تیسرے دن پی آئی بی کالونی تھانہ میں جس طرح دوسرے فریق نے عقیل بھائی کے چچا اور دیگر سے معافی مانگی اور تنظیموں کے لیڈروں کے ایک ساتھ جانے سے برادری کا جو وزن بنا اس پر کراچی کی تمام تنظیموں کو داد دینا بنتا ہے۔ وزیر اعظم کے مشیر شبیر احمد عثمانی صاحب کا کردار تو تھا ہی میو اتحاد سندھ کے نائب صدر حاجی نور محمد اور ان کی پوتی لائبہ عرفان میو جو لیڈیز ونگ کے جنرل سیکرٹری بھی ہیں کا کردار بھی قابل تعریف تھا۔

اس دفعہ میں نے کراچی کے ان معاملات پر لکھنا تھا جن کے بارے میں کسی کو بھی علم نہیں لیکن سالگرہ ایڈیشن کی وجہ سے اتنے مضامین آگئے کہ اخبار کے حوالے سے آنے والے مضامین کی جگہ اور کچھ اور لکھنا مناسب نہ لگا۔ برادری کیلئے یہ بات حیران کن ہوگی کی کراچی سے ایک میو وزیر بلدیات اور دو ایم کیو ایم کے عروج میں ایم پی اے بھی رہے۔مختلف محکموں میں افسران کی بات کی جائے تو یہ بھی ایک طویل فہرست ہے اس لئے میں کوشش کرونگا کہ آئندہ شمارے میں اس پر ضرور لکھوں۔

یوں تو کراچی اور سندھ کے لوگ صدائے میو کے معاملے میں ہمیشہ ہی ہماری بھرپور حوصلہ افزائی کرتے ہیں لیکن اس بار معززین برادری نے پہلے سے کہیں زیادہ حوصلہ افزائی کی ۔صدائے میو کی ممبر شپ تو بہت سارے لوگوں نے کرائی لیکن نارتھ کراچی سے گل پرنٹر والے عامر میو، یونائیٹڈ مارکیٹنگ کے سی ای او عبدالوحید میو، ملیر سے میو فوڈز اینڈ میو ڈیری کے مالک حاجی طیب محمود، پاک کالونی کی معروف مذہبی شخصیت مفتی ابراہیم میو، میوات ویلفیئر ایسوسی ایشن کے صدر برکت علی میو اور الحبیب ڈیری والے سیٹھ حبیب احمد میو نے جس طرح میری حوصلہ افزائی کی اس سے نہ صرف تین ماہ سے خسارے میں جانے والے ''صدائے میو'' کا بوجھ ہلکا ہو گیا بلکہ اس سے میرا حوصلہ بھی مزید بڑھ گیا ہماری حوصلہ افزائی بلا وجہ نہیں سب کو معلوم ہے کہ ''صدائے میو'' پہنچے نہ پہنچے لیکن باقاعدگی سے شائع ضرور ہوتا ہے۔کراچی میں بہت سارے ممبران کو ڈاک نہ ملنے کی شکایت رہتی ہے لیکن پھر بھی کوئی ہمیں مایوس نہیں کرتا۔

میری خوش قسمتی ہے کہ برادری کے لوگ صرف اخبار کی ہی سپورٹ نہیں کرتے بلکہ مجھے بھی کھلا کھلا کر نڈھال کر دیتے ہیں۔کئی احباب کے سامنے تو ہاتھ جوڑنے پڑے لیکن پھر بھی کورنگی میں فیصل بھائی، فیاض بھائی ،کورنگی 32-A کے چیئرمین اصغر بھائی ناظم آباد میں طارق بھائی، پی آئی بی کالونی میں عقیل بھائی،کورنگی انڈسٹری ایریا کے بھائی رضوان ادریس اور خاص طور پر کاشف بھائی ،مولانا حاشر میو اور فیصل بھائی نے ساحل سمندر پر جو پر تکلف دعوت کی اس کی وجہ سے میں سب بھائیوں کا احسان مند ہوں۔

کئی سال بعد اس بار نارتھ کراچی کے صدیق بھائی کو تکلیف نہیں دی کیونکہ عقیل بھائی نے آٹھ دن باقاعدگی سے پورا ٹائم دیا۔عقیل بھائی اور ذوالفقار علی بھائی کی وجہ سے پہلی بار سعید آباد اور پاک کالونی کے ساتھیوں سے بھی ملاقات ہوئی ۔اگر 22 مئی کو لاہور میں صدائے میو کی سالگرہ پر ''میو بیٹھک'' کا پروگرام نہ ہوتا تو اورنگی ٹاؤن اور ملیر کے کچھ علاقوں میں ٹائم دینے کی کوشش کرتے پھر بھی جتنے بھی بھائیوں نے صدائے میو کی ممبر شپ کرائی اور کروانے میں اپنا کردار ادا کیا سب کا ہم تہہ دل سے شکر گزار ہیں۔

ابراہیم حیدری میں عتیق الرحمن اور شفیق الرحمن کے ہمراہ

کورنگی کراسنگ میں معین اختر اور حاجی اختر حسین کے ساتھ

سرجانی میں اویس میو، علی جان اور شوکت علی میو کے ہمراہ

پی آئی بی کالونی میں عقیل میو اور اکرام کارولیا کے ہمراہ

کورنگی میں فیاض میو اور محمد علی پکوان والے سے ملاقات

میو فوڈز ملیر میں حاجی طیب محمود میو سے پہلی بار ملاقات

نارتھ کراچی میں عامر میو اور ذوالفقار علی کے ہمراہ

میوات ویلفیئر ایسوسی ایشن کے صدر برکت علی میو کے ہمراہ

میو اتحاد کے رہنماؤں حاجی نور محمد اور لائبہ عرفان کے ہمراہ

گلستان جوہر میں اشتیاق میو اور نعمان میو سے ملاقات

میو اتحاد کے چیئرمین حاجی افضل خاں میو، میو فاؤنڈیشن کے چیئرمین حاجی غلام رسول، میو اتحاد تحریک کے چیئرمین مزمل ممتاز ایڈووکیٹ، میو سوشل گیدرنگ کے رہنماؤں عقیل میو، عمر اسحاق اور دیگر کے ہمراہ گروپ فوٹو

میو سوشل ویلفیئر آرگنائزیشن کراچی کے صدر ڈاکٹر الیاس میو سے فیھیا بینکویٹ میں عقیل میو کے ہمراہ ملاقات

میو سوشل گیدرنگ کے بانی عقیل میو کے ہمراہ مخدوم بلاول سوسائٹی میں سیٹھ حبیب احمد، محمد ساجد میو، محمد عباس میو اور مدینہ کالونی گلشن اقبال میں عبدالرزاق میو سے ملاقات کرتے ہوئے

کورنگی انڈسٹری ایریا میں محمد ادریس، رضوان ادریس، یونائیٹڈ مارکٹنگ سرجانی میں عبدالوحید میو، ذوالفقار علی میو، کلفٹن میں کاشف میو، فیصل میو، مولانا حاشر میو، عقیل میو، ناظم آباد میں محمد رمضان میو، رضوان باگھوڑیا میو اور اشتیاق کارولیا میو کے ہمراہ گروپ فوٹو

قارئین کی محفل

ایڈیٹر کی ڈاک میں قارئین کھل کر اپنی رائے اظہار کر سکتے ہیں لیکن ان کی رائے سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری ہے

کسی پروگرام کا کوئی نتیجہ سامنے کیوں نہیں آتا، ابراہیم میو

محترم ایڈیٹر صاحب! صدائے میو فورم اور دیگر تنظیموں کی طرف سے مختلف پروگرام کئے جاتے ہیں جن میں کچھ پروگرام تو کسی نہ کسی مقصد کے تحت ہوتے ہیں اور معززین برادری بھی ہر پروگرام میں شرکت کرتے ہیں، باتیں بھی ایسی ایسی کی جاتی ہیں جنہیں سُن کر یوں محسوس ہوتا ہے جیسے میو قوم میں بہت بڑی تبدیلی آنے والی اور سب لوگ آپس کے ختلافات کو بھلا کر ایک ہو جائیں گے لیکن نتیجہ کوئی سامانے نہیں آتا ایسا کیوں ہے؟۔

آپکا بھائی، محمد ابراہیم میو (ریاض) سعودی عرب

ابراہیم بھائی! آپ کا سوال بہت اچھا ہے اور اسی کا رونا ہم بھی روتے ہیں کہ اچھی کوششوں کا اچھا رزلٹ کیوں نہیں سامنے آتا مسئلہ یہ ہے کہ تقریریں ہوتی ہیں اور سنی جاتی ہیں لیکن حتمی اور اجتماعی بات نہیں کی جاتی۔

میواتی کلچر ڈے منانے کا فیصلہ قابل تعریف ہے، عبدالوحید میو

محترم چیف ایڈیٹر صاحب! صدائے میو نیوز کے پیج پر پڑھا کہ 31 اکتوبر کو میواتی کلچر ڈے منایا جائیگا۔ یہ فیصلہ جس نے بھی کیا قابل تعریف ہے۔ضرورت اس بات کی ہے کہ کلچر ڈے کس طرح منانا ہے اور اس میں کن چیزوں کو اہمیت دینی ہے اس بارے میں اچھی پلاننگ ضرور کرنی چاہئے اور جہاں تک میرا خیال ہے اس معاملے میں صدائے میو کی ٹیم ہی مرکزی کردار ادا کر سکتی ہے۔امید ہے میرے مشورے پر ضرور غور کیا جائیگا۔

منجانب، عبدالوحید میو (کنگن پور) چونیاں

عبدالوحید بھائی! یقیناً فیصلہ تو بہت اچھا ہے اور سب کی مشاورت سے ہی کیا گیا ہے لیکن دن رات پوسٹیں چلانے والوں میں سے ایک نے بھی اس کا خیر مقدم نہیں کیا ان حالات میں کچھ نہیں کہہ سکتے۔

کیا الیکشن کے بعد کالج کی تعمیر شروع ہو جائیگی، خالد محمود میو

محترم چیف ایڈیٹر صاحب! سوشل میڈیا پر خبریں پڑھ رہے ہیں کہ اگست میں انجمن اتحاد و ترقی میوات کے الیکشن کرائے جائیں گے۔کیا الیکشن کے بعد بدوکی میں میو کالج کی تعمیر شروع ہو جائے گی تمام ڈونرز اور انجمن کے عہدداران میں اتفاق ہو جائے گا۔اگر پہلے والے لوگ ہی پھر آ گئے تو ڈونرز کو مطمئن کس طرح کیا جائے گا۔ہمیں تو یہ سب کچھ سوچی سمجھی پلاننگ کا حصہ لگتا ہے۔

آپکا بھائی، خالد محمود میو (سمبڑیال) سیالکوٹ

خالد بھائی! الیکشن تو ہو رہے ہیں فی الحال سازش والی تو کوئی بات نہیں الیکشن کے شیڈول کے بعد امیدوار سامنے آئیں تو پتہ چلے گا کہ کالج کا مسئلہ حل ہو گا یا پھر مزید الجھن کا شکار ہو جائے گا۔

عامر اسرار میو کی بات پر مل بیٹھ کر سوچنا چاہئے، شگفتہ وسیم

محترم حافظ سلمان بھائی! سب سے پہلے تو صدائے میو کی سولہویں سالگرہ کی بہت بہت مبارک ہو۔ ماشاءاللہ صدائے میو میں مزید اچھے لکھاری آ گئے ہیں اور بہن رابعہ بے دوبارہ سے آ گئی ہیں۔مئی کے شمارے میں اسلام آباد کے بھائی عامر اسرار نے Meo اور Mayo کے سپلیکنگ پر جاندار بات کی ہے برادری کے بڑوں کو اس معاملے میں بیٹھنا چاہئے کہ ہم میو کے سپیلنگ پر جمع نہیں ہو سکتے تو باقی معاملات کیا کریں گے۔

آپکی بہن، شگفتہ وسیم میو (پرانا کاہنہ) لاہور

شگفتہ بہن! عامر اسرار کی فکر مندی بجا ہے اور یہ بھی سچ ہے کہ ہماری قوم کے لوگ کسی بھی معاملے میں بیٹھ تو جاتے ہیں لیکن نتیجہ کوئی نہیں نکلتا کیونکہ کسی میں متفقہ فیصلہ کرنے یا منوانے کی صلاحیت ہی نہیں۔

میواتی سوشل میڈیا نے عملی کام سے دور کر دیا، چوہدری عمران

محترم حافظ سلمان صاحب! صدائے میو کی پوری ٹیم کو 16 سالگرہ مبارک ہو، مئی کے شمارہ میں میواتی سوشل میڈیا کے بارے رابعہ میو کا مضمون پڑھا انہوں کافی حد تک حقائق کی عکاسی کی ہے لیکن یہ بھی بتانا چاہئے تھا کہ سوشل میڈیا پر جو کچھ بھی ہو رہا ہے اس نے سب کو عملی کام سے بھی دور کر دیا ہے۔

آپکا بھائی، چوہدری عمران میو (مصطفےٰ آباد) قصور

عمران بھائی! رابعہ بہن نے جو کچھ دیکھا اُسی پر لکھا ہے اگر اُسے چھوڑ دی جاتی تو نہ جانے کیا کیا اور کس کے بارے لکھتیں باقی ہم آپ کی بات سے اتفاق کرتے ہیں کہ سوشل میڈیا نے عملی کام سے دور کر دیا ہے۔

یُو ہے میرو گاؤں صدائے میو کا زبردست سلسلہ ہے، عائشہ رحیم

محترم بھائی حافظ سلمان! ماشاءاللہ صدائے میو کے ذریعے ہمیں گھر بیٹھے ہی اچھی معلومات مل جاتی ہیں اس کا اداریہ بہت جاندار اور اجتماعی معاملات کی عکاسی کرتا ہے۔میں سمجھتی ہوں صدائے میو نے ''یُو ہے میرو گاؤں'' کا اچھا سلسلہ شروع کیا ہے اس سے ہر گاؤں کے بارے میں معلومات مل رہی ہیں۔

آپکی بہن، عائشہ رحیم (فیصل ٹاؤن) لاہور

عائشہ بہن! حوصلہ افزائی کا شکریہ۔''یُو ہے میرو گاؤں'' کا سلسلہ بلاوجہ نہیں اس سے آئندہ ہونے والی مردم شماری میں بہت مدد ملے گی اور ہر گاؤں کے برادری معاملات کا ریکارڈ بھی بن جائے گا۔

جن کے قلم سے مہکتا رہا صدائے میو

صدائے میو کی سولہ سالہ زندگی میں بہت سے لکھاری آئے اور چلے گئے۔کسی نے ہمیں سکھایا اور کچھ سیکھ کر کوچ کر گئے۔سالہویں سال صدائے میو جن لکھاریوں کے قلم سے مہکتا رہا ان میں مستقل مزاجی سے صدائے میو کے قارئین کو اسلامی، تاریخی، تعلیمی، سماجی و معاشرتی اور اپنی قوم کے حالات سے آگاہی فراہم کرنے میں لاہور سے قیس چودھری چھرکلوت (بالم) سردار عظیم اللہ خاں (تقسیم ہند اور میوات) حافظ سلمان طارق میو (آئینہ میوات) پسرور سے اعجاز خاں میو (آئینہ اعجاز) لندن سے بیرسٹر کے بی خاں میو (میو فریڈم فائٹ) احمد پور سیال سے متین قیصر ندیم میو (آف دی ریکارڈ) پیر محل سے خالد حسین رضا میو (عکسِ حال) صوبیہ جاوید میو (غور طلب) شجاع آباد سے ڈاکٹر فیصل سعید (فصیلِ امید) اور دو چار بار اپنے قلم کے جوہر دکھانے والوں میں قصور سر ریاض نور میو (حقیقت) کوٹرادھا کشن سے شگفتہ اُمید گل (چند یادیں چند باتیں) پروفیسر سرفراز احمد میو، مشتاق احمد صدیقی میو (سچی بات) اسلام آباد سے ڈاکٹر عامر اسرار میو (افکارِ عامرانہ) لاہور سے کرنل (ر) محمد علی میو (رابطہ) فرحان بادشاہ (موقف) حکیم بابر میو (نصف دائرہ) چوہدری نعیم حنیف (روشنی) حکیم قاری یونس شاہد میو (کارنامہ) سید عارف نوناری (چیئرنگ کراس) ندیم مشتاق (ناداں) نجمہ سلمان میو (گھر کی بات) سمندری سے راشدہ عمر میو (پیغام عمل) سیالکوٹ سے ڈھنگل خاں میو (عرض کیا ہے) سرگودھا سے رابعہ میو (شاہینوں کے شہر سے) نارووال سے محمد اکرم میواتی (کڑوی بات) اور ڈسکہ سے حکیم رفیق میو شامل ہیں۔ ادارہ ان تمام لکھاریوں کا ممنون ہے جنہوں نے صدائے میو کے صفحات پر اپنی صلاحیتوں کے موتی نچھاور کر کے قارئین کی معلومات میں اضافہ کیا۔

ماہنامہ صدائے میو کی 16 سالہ آمدن و اخراجات

پنجاب اور سندھ کے 42 اضلاع میں باقاعدگی سے پہنچنے والا میو قوم کا واحد نمائندہ ترجمان ماہنامہ ''صدائے میو' لاہور مالی فوائد حاصل کرنیکا ذریعہ نہیں اور نہ ہی اسکا مقصد کسی ایک شخصیت یا مخصوص تنظیم کی تشہیر ہے۔دس ہزار کی موٹر سائیکل بیچ کر شروع کئے جانے والے اس سفر میں کتنی مشکلات اور مسائل کا سامنا کرنا پڑا یہ ایک طویل داستان ہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ کسی بھی قسم کی آسانی کیلئے مشکلات سے گزرنا پڑتا ہے۔برادری معاملات میں صدائے میو کی ٹیم کی مصروفیات کی وجہ سے سال کے پہلے دو تین ماہ مالی پریشانیوں کا سامنا رہتا ہے مگر یہ پریشانی عارضی ہوتی ہے اور سال کے اختتام پر بہت زیادہ نہیں تو چند ہزار کی بچت کا نتیجہ ضرور سامنے آتا ہے جس کی وجہ سے صدائے میو کی ٹیم کا حوصلہ مزید بڑھ جاتا ہے۔

قارئین کرام کیلئے یہ بات حیران کن ہو گی کہ سولہ سال کی آمدن اور اخراجات کا مکمل ریکارڈ تحریری طور پر موجود ہے۔اسی لئے سولہ سال کی آمدن اور اخراجات کا جائزہ لیا گیا تو معلوم ہوا کہ 16 سال میں ممبر شپ اور اشتہارات کی مد میں ایک کروڑ 2 لاکھ 26 ہزار 210 روپے آمدن ہوئی اور ایک کروڑ 2 لاکھ 71 ہزار 115 روپے کے اخراجات ہوئے یعنی سولہ سال میں صرف 44 ہزار 905 روپے کا خسارہ ہوا البتہ میگزین کی کمپوزنگ اور پیج میکنگ چیف ایڈیٹر خود کرتے ہیں اگر اخراجات میں اخبار کی تیاری کا معاوضہ بھی شامل کیا جائے تو خسارہ تین لاکھ سے بھی تجاوز کر جاتا۔اخراجات میں ممبر شپ کیلئے آنے جانے کا کرایہ اور اخبار کی ترسیل کا خرچہ بھی شامل ہوتا ہے۔

بزمِ ادب

صدائے میو

میواتی نعت

قیس چودھری چھرکلوت میو (لاہور)

ہوا بطحا مہیں جایو کدی تو
مرو سب حال جا کہیو نبیؐ سو
ترس رو ہوں ترا دیدار گو میں
بہت مجبور ہوں دل کی لگی سُو
جنم جب سُو لیو ہے میں نے آقاؐ
لگی ہے ای لگن من میں جبھی سُو
تری رحمت کے صدقے جاؤں سرورؐ

کدی تو بات کر یا اُمتی سُو
ترا پہلو میں سورا یار تیرا
ابوبکرؓ و عمرؓ مرضی تری سُو
فرستہ ناؤں جب دیکھنگا تیروؐ
کہا پوچھنگا موسا آدمی سُو
ترا قدمن کی آقاؐ دھول ہوں میں
تو راضی ہوجا میری ساعری سُو

میواتی گجل

سکندر سہراب میو (لاہور)

دھرم دیا تو سپنا ہوگا کہا بنے گو سوچو ہوں
ایک ایک ہے لوٹے ہے ایک ایک اے کھارو ہے
ناں میں کھکّے، ناں میں بھیکم، ناں سعداللہ کہا کہوں
یَودا موٹا گیت ہاں میرا ٹُوٹو سو اِک تارو ہے
کال میری گھروالی نے ای ہنس کے پوچھی یائے بتا
قوم کا گم میں نون سو گھل گو کانس سَو سُو کو جارو ہے

کہاں تھا اس وقت؟

انتخاب: ابوطلحہ میو

درد کی دل پہ حکومت تھی کہاں تھا اس وقت
جب مجھے تیری ضرورت تھی کہاں تھا اس وقت
موت کے سکھ میں چلا آیا مجھے دیکھنے کو
زندہ رہنے کی مصیبت تھی، کہاں تھا اس وقت
دل کے دریاؤں میں اب ریت ہے صحراؤں کی
جب مجھے تم سے محبت تھی، کہاں تھا اس وقت

میری دعا میں اثر نہیں رہا!

شہید رشید میواتی

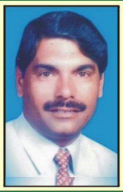

آسان زندگی کا سفر ہی نہیں رہا
تیرے بغیر گھر میرا گھر ہی نہیں رہا
اب کون اس کو سایہ الفت عطا کرے
جس کے چمن میں کوئی شجر ہی نہیں رہا
جھیلی ہیں تیرے شہر میں اتنی مصیبتیں

اب تو کسی عذاب کا ڈر ہی نہیں رہا
جن میں تمہاری یاد کے ملتے نہیں نقوش
اُن راستوں پہ اپنا سفر ہی نہیں رہا
یا تو خوشی نہیں ہے میرے بخت میں رشید
یا پھر میری دعا میں اثر نہیں رہا

سب یونہی تو نہیں!

ڈاکٹر سعدیہ نورین

پرنسپل: یونیک (صوا آصل کیمپس لاہور)

وفا، دوا اور شفا یونہی تو نہیں
رخِ یار سب رنج بھلا دیا ہے
جفا، سزا اور نزع یونہی تو نہیں
دغا یار کو سولی پر چڑھا دیتا ہے
نگاہ، سرمستی و خمار یونہی تو نہیں

صنم آنکھوں سے ہی جام پلا دیتا ہے
رگِ جاں، سوزا اور ساز یونہی تو نہیں
عشق رگ رگ کو تار بنا دیتا ہے
بے چینی، مایوسی و بے بسی یونہی تو نہیں
سعدیہ ہر شخص نیا زخم لگا دیتا ہے

سلامت رکھنی ہے!

ڈاکٹر طاہر شبیر میو (لاہور)

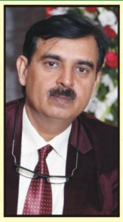

سر پہ اگر دستار سلامت رکھنی ہے
لفظوں کی تلوار سلامت رکھنی ہے
اپنا آپ بچانا ہے ہر دشمن سے
سوچوں میں دیوار سلامت رکھنی ہے
سب سے آگے ہونگے ہم ہی منزل تک
قدموں کی رفتار سلامت رکھنی ہے

زندہ رکھنا ہے ہم نے سُر تال کو بھی
پائل کی جھنکار سلامت رکھنی ہے
ممکن ہے کل لوگ ہماری بات سُنیں
ہونٹوں پہ گفتار سلامت رکھنی ہے
مرتے دم تک ہم نے اپنی آزادی
مل کر مرے یار سلامت رکھنی ہے

ہر باکھلْ میں روکھ خوشی کا!

احمد فہیم میو (لاہور)

بھُوڈ میں ہابڑ دوس مچاتا کھدو لاٹھی کھلے ہا
بھائی ہا وے جو بھائی کی بپتا اپنا سِر پہ جھیلے ہا
مانْس ہو مانْس کو ہونسو لوبھ نہیں ہو بالکل بی
ہر باکھلْ میں رُوکھ خوشی کا، سکھ ہر اک کے گیلے ہا

کالا پربت کی واٹی میں گاؤں بسے ہا میوون کا
گھولْ کرے ہا ایک دوجا سُو ڈنڈ خوشی سُو پیلے ہا
گائے چراتا گوالْ میاں جی ڈوہا گاتا ڈولے ہا
سانجھ ہوئے تو ہینکی لاتا دن چڑھتے ای میلے ہا

غزل

کلیم خاں کلیم میو (لاہور)

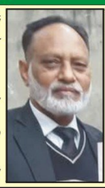

شباب ہے اُسے بے وجہ بے مزہ نہ کرو
خطا بجا اسے رسوائی آشنا نہ کرو
کسی کو اتنا نہ چاہو کہ وہ خدا سا لگے
بتوں سے کچھ نہیں ملتا انہیں خدا نہ کرو
کسی کی کھوج میں خود سے نہ ہاتھ دھو بیٹھو

نماز شوق کو اس طور سے ادا نہ کرو
کبھی جو لوٹ کے آنے کو دل مچل بیٹھا
نہ لوٹ پاؤ کبھی اتنا فاصلہ نہ کرو
دیارِ عشق کی راہیں بہت کٹھن ہیں کلیم
یہ عشق روگ ہے تم اس کی ابتدا نہ کرو

16 ویں
سالگرہ مبارک
ماہنامہ صدائے میو
اتحاد، خدمت، تعلیم، ترقی
ہماری آواز، ہمارا وقار
میو قوم کے نمائندہ ترجمان کی ٹیم کو
مسلسل کامیاب اشاعت کی
HAM GROUP OF COMPANIES
ہر نام، قابل اعتماد
HAM Properties
HAM Beverages
FAIZAN AKHTAR TRADERS
Greenford FARMS
Where Nature And Comfort Intertwine
MD
اعجاز احمد خاں
0345-8587262
Email: Info@hambeverages.com.pk
0300-6581076
CEO
چوہدری اختر علی خاں
Head Office: Opposite to Central Park Housing Society,30KM Feroz Pur Road Lahore

جانوروں کی تمام ادویات، ویکسین اور پولٹری کی میڈیسن کا مرکز
الحافظ فارمیسی
برلب نہر کوٹ میناں روڈ کوٹرادھا کشن
پروپرائیٹر حافظ محمد انور میو
0321-7626056,0325-6163744

صدائے میو کی ٹیم کو 16 ویں
سالگرہ مبارک
MK
MK GROUP OF COMPANIES
MK Traders
MK Petroleum Services
MK Bricks Corporation
MZ Textile Private Limited
MK Livestock and Dairy
CEO
MUDASSAR IQBAL KHAN
0300-4710361

گلہ روبی فین بلمقابل
ماڈل فیملی ہسپتال
گوندلانوالہ روڈ گوجرانوالہ
R.T.M No. 94238
(رجسٹرڈ)
رہبر
واٹر پمپس اینڈ موٹرز
میو قوم کے نمائندہ ترجمان
صدائے میو
کی ٹیم کو مسلسل اشاعت کی
16 ویں
سالگرہ مبارک
0300-6401996
صدر: میو فاؤنڈیشن گوجرانوالہ
ح غلام نبی خاں میو